سیّدی سرمست رحمۃ اللہ علیہ

کلام اور اردو ترجمہ

الفیصل

پی ٹی وی ورثہ
PTV VIRSA

سچّل سرمستؒ

سندھی، پنجابی، فارسی اور اُردو کلام

اُردو ترجمہ

شفقت تنویر مرزا

زیر اہتمام

مشترکہ اشاعتی پروگرام

لوک ورثہ
LOK VIRSA
Garden Avenue, Shakarparian,
Islamabad, Pakistan.
Ph:051-9252097

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

©Lok Virsa, Islamabad, 3rd Edition June 2010

Urdu Translation
Shafqat Tanveer Mirza

Executive Editor/Publisher
Khalid Javaid

Editor
Mazhar Ul Islam

Title Designed
Athar Rasul

Publication Officer
S. Muhammad Ali

No part of this book may be reproduced by mimeograph or any other means without permission from Lok Virsa, Islamabad.

A Joint Venture of
Lok Virsa, Islamabad
and
Al-Faisal Nashran Lahore.

Al-Faisal Nashran
Ghazni Street, Urdu Bazar,
Lahore, Pakistan.
Ph: 042-7230777

Garden Avenue, Shakarpariar,
Islamabad, Pakistan.
Ph:051-9252097

Marfat.com

سندھ کی ہیروئن مارو ی کے نام

جسے عمر سومرو کے شاہی محل میں نہ

اپنا ریگ زار بھولا اور نہ اپنے غریب مارو

Marfat.com

ترتیب

پبلشر نوٹ ۵
پہلی بات ۷
کچھ متن اور ترجمے کے بارے میں ۵۸
شجرۂ نسب ۶۲
نعت۔تعارف ۶۳

سندھی:

وحدت ۷۱
حقیقت ۷۹
سسّی ۹۱
نوری ۱۲۳
ماروی ۱۳۳
مومل رانو ۱۵۹
بیت روجھے ۱۷۵
بیت سارنگ ۱۸۳
ہیر رانجھو ۱۹۳
جوگ ۲۰۳

پنجابی:

دوہے ۲۱۱
کافی ۲۲۳
سی حرفی ۳۱۳
فارسی (عشق نامہ۔وصلت نامہ) ۳۶۱
اُردو ۴۰۳

☆.....☆.....☆

Marfat.com

پبلشر نوٹ

پاکستان گوناں گوں تہذیبی وثقافتی روایات کے ساتھ ساتھ دنیا کی عظیم اور گرانقدر صوفیانہ روایات کی امین سرزمین بھی ہے۔ جہاں صوفیاء کرام نے تہذیب وثقافت کے فروغ اور اخلاقی و روحانی تربیت کا ایک ایسا تسلسل قائم کیا جو ہزار سال کے طویل عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔

صوفیائے کرام نے برصغیر میں اشاعت اسلام کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے لئے اُن کے پاس اقتدار کی طاقت تو نہ تھی مگر اخلاق اور عوامی روایات کا وہ خزانہ ضرور تھا جس نے انہیں عام لوگوں میں اتنا مقبول اور ہر دلعزیز کر دیا کہ آج صدیوں بعد بھی اُن کی تعلیمات، اُن کی شاعری اور اُن کی اخلاقی و روحانی قدروں کا عکس ہماری زندگی میں نمایاں نظر آتا ہے۔ سچل سرمست کی اعلیٰ اخلاقی قدروں نے ہی انہیں سچل کہلوایا، روایت ہے کہ آپ بچپن میں بہت کم بولتے تھے اور جو بولتے تھے وہ سچ ہوتا تھا اسی لئے بچپن ہی سے آپ کا نام سچو یا سچل پڑ گیا تھا۔

سید علی ہجویری کا کہنا ہے کہ جو شخص خوش گوار آواز اور نغمہ وترنم کو پسند نہیں کرتا وہ یا تو جھوٹ بولتا ہے یا منافق ہے یا اس میں حس لطیف بالکل مفقود ہے۔ ایسا آدمی اپنی بے حسی اور کور ذوقی کے باعث جانوروں اور چوپایوں سے بھی بدتر ہے۔

سچل سرمست کے شعر کہنے کا یہ عالم تھا کہ جس وقت سارنگی یا طبلے پر ہاتھ لگتا تھا تو آپ پر بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ سر کے بال کھڑے ہو جاتے، اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے۔ عین وجد و مستی کی حالت میں متواتر شعر کہتے جاتے تھے اور ان اشعار کو ان کے مرید اور فقیر لکھ لیتے تھے۔ آپ جب ہوش میں آتے تو آپ کو کلام پڑھ کر سنایا جاتا لیکن آپ کہتے تھے کہ ''یہ کسی کہنے والے نے کہا ہوگا مجھے کچھ یاد نہیں''۔

مرزا علی قلی بیگ نے ایک جگہ سچل سرمست کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے اپنے سب مسودوں کو نذر آتش کر دیا کیونکہ آپ کو اپنے کلام سے متعلق شک پیدا ہو گیا تھا کہ

Marfat.com

کہیں لوگ اس کا غلط مطلب لے کر گمراہ نہ ہو جائیں۔اس واقعہ کو جب کافی عرصہ گذر گیا تو آپ کے حلقہ بگوشوں اور عقید تمندوں کے اصرار پر آپ نے اپنے کلام کو دوبارہ قلمبند کرنے کی اجازت دے دی۔عقید تمندوں کو جو کلام یاد تھا وہ اُسے کتابی صورت میں لے آئے۔مرزا علی قلی بیگ کے مطابق آپ کی کل کافیوں کی تعداد نو لاکھ چھتیس ہزار چھ سو تھی۔

لوک ورثہ نے صوفیائے کرام کی اس گرانقدر ثقافتی میراث کو بچانے، اسے آگے بڑھانے اور آنے والی نسلوں کو اس سے روشناس کرانے کے لئے ثقافتی معلومات کو باقاعدہ ڈاکومنٹ کرنے اور اسے کتاب کی صورت میں محفوظ کرنے کے لئے اشاعتی پروگرام کا آغاز کیا اور پہلی بار لوک ادب، لوک گیت، لوک داستانیں، ثقافتی معلومات، ثقافتی فنون، صوفیاء کے کلام اور حالات زندگی پر مشتمل کتابوں کی اشاعت کا کام شروع کیا اور ثقافتی موضوعات پر سینکڑوں کتابیں شائع کیں۔ خاص طور پر صوفیاء کے حوالے سے ان کے حالات اور شاعری پر مشتمل کتابوں کی ایک سیریز کا سلسلہ شروع کیا جس کے تحت اب تک ۳۵ سے زائد کتابیں شائع کی جا چکی ہیں۔

کتاب کی اہمیت اور اس سے متعلقہ جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے لوک ورثہ کے اشاعتی پروگرام کو مزید موثر، وقت کے تقاضوں کے مطابق اور دلچسپ بنانے کے لئے نئی حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے ان کتابوں کو نہ صرف ان کے مواد، تصاویر اور طباعت کے لحاظ سے جاذب نظر بنانے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ ان کی منظم مارکیٹنگ کے لئے نجی ادارے کی شراکت سے ایسا نظام ترتیب دیا کہ کتاب شائع ہوتے ہی نہ صرف ملک بھر میں دستیاب ہو بلکہ اس کی موثر تشہیر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کی جائے۔اس سلسلے میں لوک ورثہ میسرز الفیصل ناشران لاہور کے محمد فیصل صاحب کا مشکور ہے کہ انہوں نے ادارے کے مشترکہ اشاعتی پروگرام میں شامل ہو کر اس کام میں ہماری معاونت کا فیصلہ کیا۔

قبل ازیں ''سچل سرمست'' کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔زیر نظر کتاب اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔صوفیائے کرام اور ان کے حالات زندگی پر مشتمل کتابوں کی اشاعت ہماری ترجیحات میں شامل ہے اور اس سلسلے میں لوک ورثہ اب تک خاطر خواہ کام کر چکا ہے۔

خالد جاوید
ایگزیکٹو ڈائریکٹر

Marfat.com

سچل سرمستؒ کے بارے میں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کے آباواجداد پہلی صدی ہجری میں محمد بن قاسمؒ کے ساتھ سندھ میں آئے تھے۔ ان کا شجرۂ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ ان کے آباواجداد سیوستان یا سیہون کے حکمرانوں میں تھے اور محمود غزنوی کے عہد تک سیہون پر حاکم رہے مگر خود سچلؒ کے لئے یہ باتیں کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں، ان کے لئے اپنے خانوادے میں سے سب سے اہم ان کے دادا خواجہ محمد حافظ عرف میاں صاحب ڈِنہ اور اس کے بعد ان کے مرشد چچا اور سسر خواجہ عبدالحقؒ جو حضرت صاحب ڈنہ کے سجادہ نشین ہوئے، خواجہ محمد حافظؒ کا ذکر حضرت سچل سرمستؒ نے فارسی، پنجابی اور سندھی تینوں زبانوں میں بڑے اہتمام سے کیا ہے پنجابی میں اپنا تعارف لکھا اور بات حضرت صاحب ڈنہ سے شروع کی۔ فارسی میں مثنوی "تارنامہ" میں خواجہ محمد حافظؒ کی زندگی میں انقلاب لانے والا واقعہ بھی تفصیل سے درج کیا خواجہ محمد حافظؒ فاروقی خاندان کے کامل ولی اور بلند پایہ شاعر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ وہ

Marfat.com

سنہ ۱۱۰۱ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۹۲ھ میں وفات پائی (سندھی کے مشہور بزرگ اور شاعر شاہ لطیف بھٹائی، خواجہ محمد حافظؒ کے ہم عصر تھے۔ شاہ صاحب کی پیدائش سنہ ۱۱۰۲ھ/سنہ ۱۶۸۹ء اور وفات سنہ ۱۱۶۵ھ/سنہ ۱۷۵۲ء ہے) اس زمانے میں سندھ پر کلہوڑوں کی حکومت تھی۔ یہ حکومت محمد حافظؒ کی نوعمری میں قائم ہوئی اور ان کے انتقال کے چند سال بعد تک قائم رہی۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد سندھ پر سے مغلوں کی حکمرانی کا طویل دور ختم ہوا۔ اس دور کا خاتمہ محمد حافظ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کلہوڑوں کے سورج کا طلوع و غروب بھی دیکھا۔ محمد حافظ کلہوڑوں کے عہد میں ممتاز عہدے پر فائز تھے اور ان کا قیام بکھر یا سکھر کی انتظامیہ کے تحت خیرپور کے نواح میں ہی تھا۔ روائت ہے کہ ایک بار آپ اپنے ماتحت افراد اور نوکروں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار کسی دورے پر جا رہے تھے کہ راستے میں ایک مجذوب عورت بی بی بصری نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر انہیں روک لیا اور کہا کہ انہیں تو بارگاہِ ایزدی سے حقیقی بادشاہت عطا ہوئی ہے وہ دنیا کے دھندوں میں کہاں مارے مارے پھر رہے ہیں، بی بی بصری کی اس بات نے ایک دم ان کے دل و دماغ میں انقلابی تبدیلی پیدا کر دی، غالباً ذہنی طور پر وہ دنیاوی انتظامیہ سے وابستگی کو پہلے بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ بی بی بصری انہیں مکمل قطع تعلق تک لے گئیں اور محمد حافظؒ نے اسی دم اپنے گھوڑ سوار ساتھی، تزک و احتشام اور جاہ و مراتب کو خدا حافظ کہا اور جنگل کی راہ لی۔ روائت کے مطابق جنگل میں شیر کا غار تھا۔ خواجہ محمد حافظؒ نے تنہائی کی زندگی اختیار کی اور اس غار میں عبادت میں مستغرق ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے مسلسل وہاں چالیس چلّے کاٹے یعنی اس غار میں انہوں نے کم و بیش ساڑھے چار سال بسر کر دیئے۔ اسی اثنا میں حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے

Marfat.com

ایک بزرگ حضرت خواجہ عبیداللہ جیلانیؒ تشریف لائے اور غار کے منہ پر کھڑے ہو کر آواز دی "اب خربوزہ پک چکا ہے باہر تشریف لائیں تاکہ خلق خدا آپ سے مستفیض ہو"۔ خواجہ محمد حافظؒ یہ سن کر باہر آ گئے۔ خواجہ عبیداللہ جیلانیؒ نے فرمایا "یہ فیض آپ کے جدِ امجد خواجہ ابوسعید فارمدیؒ کا عطا کردہ ہے جو میں آپ تک پہنچا رہا ہوں"۔

خواجہ عبیداللہ جیلانیؒ نے رخصت ہونے سے پیشتر آپ کو خاص طور پر تین نصیحتیں کیں (۱) آپ کے ہاں دو بیٹے ہوں گے ان میں سے چھوٹے بیٹے کو گدی سپرد کرنا کیونکہ بڑے لڑکے میں سے ایک سرمست پیدا ہوں گے وہ لاولد ہوں گے لیکن چھوٹے بیٹے کی پشت قائم رہے گی (۲) آپ کے خاندان کا ہر فرد اپنے سجادہ نشین کو اپنا مرشد بنائے گا۔ کسی دوسری درگاہ کا مرید نہیں ہوگا (۳) آپ اور آپ کی وفات کے بعد جو بھی سجادہ نشین ہوگا وہ اپنی درگاہ کی حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔

آخری ارشاد سن کر خواجہ محمد حافظؒ رنجیدہ ہوئے اور عرض کی کہ اگر مجھے سرورِ کائناتؐ کے روضے کی زیارت کا اشتیاق ہو تو میں کیا کروں، خواجہ عبیداللہ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو تمہاری درگاہ پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگے گی جس میں دوسرے اولیاء کرام بھی موجود ہوں گے تمہیں حضورؐ کی خاطر کہیں جانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی، سچل سرمستؒ کے خلیفہ اور سندھی شاعر نانک یوسف فقیر نے کہا ہے۔

حکم ایهو درگاهوت مولیٰ قادر قدس کرارو تهي

شاه قطب جیلاني جي شوقئون طبل نیهه نقارو تهي

روز کچهري پیغمبر جي شه دراڻن وارد تهي

یہ حکم بارگاہِ ایزدی سے جاری ہوا اور شاہ قطب جیلانی نے کہا کہ دراز اشریف میں

Marfat.com

روزانہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگے گی۔

روائت سے قطع نظر درازا شریف کی اہمیت کا آغاز بھی بڑی حد تک خواجہ محمد حافظؒ سے اور انتہا بھی انہی سے ہے۔ درگاہ سے باہر نہ جانے کی روائت ڈیڑھ سو سال سے زیادہ تک جاری رہی مگر اب یہ روائت ترک کر دی گئی ہے، خواجہ محمد حافظؒ نے بعد میں ایک مرحلہ پر عبید اللہ جیلانیؒ کی دوسری ہدایت کے بارے میں اپنے دونوں بیٹوں کو آزمایا۔ روائت ہے کہ آپ نے اپنے بڑے بیٹے میاں صلاح الدین کو حکم دیا کہ فلاں درخت کے قریب میرا لوٹا رکھا ہے وہ لے آؤ میاں صلاح الدین جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ خون کا ایک دریا موجزن ہے جسے دیکھتے ہی ان کے دل پر ہیبت طاری ہو گئی اور فوراً واپس آ گئے اس کے بعد انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے میاں عبدالحق سے لوٹا لانے کے لئے کہا انہیں بھی خون کا دریا ہی نظر آیا مگر وہ اس سے خوفزدہ نہیں ہوئے اور دریا میں کود گئے تو وہاں کوئی دریا نہ تھا وہ لوٹا لے کر واپس اپنے والد کے پاس آ گئے اس واقعہ کے بعد خواجہ محمد حافظؒ نے میاں عبدالحق کی سجادہ نشینی کا اعلان کر دیا۔

سچل سرمستؒ کے تقریباً تمام سوانح نگار خواجہ محمد حافظؒ اور شاہ لطیف بھٹائی کی ملاقات کے بارے میں متفق الرائے ہیں تاہم تفصیل میں اختلاف ہے شاہ لطیف بھٹائیؒ اپنا آبائی وطن چھوڑ کر کئی برس جوگیوں اور سنیاسیوں کے ساتھ سندھ کے دور دراز علاقوں میں گھومتے رہے۔ لس بیلہ، مکران، کچھ، کاٹھیاواڑ، جیسلمیر اور ملتان کی سیر و سیاحت کی اور اپنے وقت کے مشہور اولیائے کرام سے مستفیض ہوئے۔ یہ سارا سفر انہوں نے پیدل ہی کیا تھا۔ یہ روایت مخدوم غلام محمد کھہڑا (تحصیل گمبٹ ضلع خیرپور) سے منسوب ہے کہ حضرت شاہ لطیف بھٹائیؒ کھہڑا

Marfat.com

شہر کی طرف جا رہے تھے کہ درازا شریف سے گذرے۔ میاں صاحب ڈنہ اس وقت ایک غار میں چلہ کشی میں مصروف تھے۔ حضرت شاہ لطیفؒ نے فرمایا "ہمیں اس جگہ سے ایک پکے خربوزہ کی خوشبو آ رہی ہے"۔ ایک اہلِ دل درویش شاہ لطیفؒ کے اشارے کو سمجھ گیا اور عرض کی کہ بیلو کی جھاڑیوں میں خواجہ محمد حافظؒ چلہ کشی میں مصروف ہیں یہ سن کر شاہ لطیفؒ غار کے اندر گئے اور خواجہ محمد حافظؒ سے ملاقات کی اور کہا کہ "اب محبوب کو چھپانا اچھا نہیں، چلو باہر چلیں۔ اس طرح شاہ لطیفؒ، خواجہ محمد حافظؒ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے آئے اور دونوں بزرگ اوتارہ (فقیروں کی جھونپڑی) میں بیٹھ کر گفتگو کرتے رہے۔

ایک دوسری روائت ہے کہ کھہڑا شہر میں چنیہہ نام کا ایک شخص اُجن قبیلے سے تھا وہ خواجہ محمد حافظ ڈنہؒ کا خاص مرید تھا۔ چلہ کشی کے دوران ہر روز ان کی خدمت میں دودھ لے کر آیا کرتا تھا۔ جس روز غار میں خواجہ محمد حافظؒ اور شاہ لطیفؒ گفتگو کر رہے تھے چنیہہ فقیر بھی دودھ لے کر آ گیا۔ غار کے اندر جانے لگا تو خواجہ محمد حافظؒ نے دیکھ لیا اور دور سے آواز دی کہ چنیہہ آج یہاں آگ جل رہی ہے اندر مت آنا مگر چنیہہ کو تو اسی آگ کی تلاش تھی وہ درّانہ اندر چلا گیا۔ خواجہ محمد حافظؒ اس کی ہمت اور جرأت سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا "چنیہہ آج تیرے نام سے "چ" کا حرف نکل گیا، بس اب تو "نیہہ" یعنی سراپا عشق ہے"۔ اس کے بعد چنیہہ درویشِ کامل بن گئے اور ان کی اولاد میں پشت ہا پشت تک فقیر اور درویش گذرے ہیں۔ ان کی اولاد کھہڑا شہر میں ہے۔

خواجہ محمد حافظؒ صاحبِ کرامات بزرگ تو تھے ہی مگر تصوف کے سلسلہ کی روایات کے مطابق سندھی اور پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ شاعری افکار کی تبلیغ کا ذریعہ تھی اور تبلیغ چونکہ

Marfat.com

عام انسانوں یعنی عاموں میں مقصود تھی اس لئے انہوں نے اس علاقے میں بولی جانے والی زبانوں کا سہارا لیا ان کی ایک پنجابی کافی ہے۔

صورت بشری کر کے بہانہ ہر رنگ دے وچ رنگ رچائم
یعقوب ہو کے بیٹڑا جائم یوسف اپنا نام دھرائم
آپ کو آپے کھو ہے پائم قیدی ہو کے در کنعان
آپے اپنا مُل چکائم

حیدر بن کے حملہ کیتم ہو کے حسن ہیں زہر چا پیتم
نال نیازی دے نا لڑا نیتم چھوڑ مدینہ، ملک، مکان
کربل دے وچ کندھڑا کپائم

کداں شریعت دے وچ شادی کداں معرفت کراں منادی
کداں حقیقت دا ہاں ہادی کداں طریقت کر طولان
ہر مظہر وچ حکم ہلائم

مخفی بھی میں ہوں ظاہر بھی میں ہوں ناظر تے منظور بھی میں ہوں
تجلی بھی میں ہوں طور بھی میں ہوں موسیٰ نوں چا کر مستان
صاحب ڈنہ ہی نام سڈائم

سچل سرمست رح کے بزرگوں میں سے سچل رح کے لئے جو سب سے زیادہ واجب الاحترام بزرگ تھے وہ یہی خواجہ محمد حافظ عرف صاحب ڈنہ رح تھے۔ اس کے بعد خواجہ عبدالحق رح کا مقام آتا ہے۔ سچل رح کے دل و دماغ پر خواجہ محمد حافظ رح چھائے رہے اس لئے ان کی شاعری پر بھی خواجہ رح کے افکار کے گہرے سائے ہیں۔ مندرجہ بالا کافی سچل رح کے سلسلہ شاعری کی ہی

Marfat.com

ایک کڑی نظر آتی ہے یا یوں کہیئے کہ سچلؒ کی ساری شاعری اس کافی کے سلسلے کی کڑیاں ہیں انہی کے حوالے سے سچلؒ کے لئے درازا دنیا کا سب سے اہم مقام بھی بن گیا۔ مدینہ سے درازا تک صدیوں پر پھیلا ہوا سفر سچلؒ کی شاعری میں قدم قدم پر اپنا رنگ دکھاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس طرف بھی ایک روزنِ در سے دیکھ لیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد آپ کے پوتے شیخ شہاب الدین بن عبدالعزیز پورے خاندان کے ساتھ حجاز سے ہجرت کر کے عراق میں آ گئے ۹۳ھ مطابق ۷۱۱ء میں جب عراق کے گورنر حجاج بن یوسف نے محمد بن قاسم کی کمان میں سندھ کو مہم بھیجنے کا فیصلہ کیا تو شیخ شہاب الدین کو جو اپنے عہد کے اہم مدبر اور سیاستدان تھے اس نوجوان سپہ سالار کے ہمراہ مشیر کی حیثیت سے بھیج دیا کیونکہ جب سندھ پر مسلمانوں کو پہلے حملے میں شکست ہوئی تو شیخ شہاب الدین نے ہی حجاج بن یوسف کو مشورہ دیا تھا کہ سندھ کے سرحدی علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے بڑے بڑے عالموں کو بھیجا جائے۔ غالباً اسی تجویز کی بنا پر حجاج بن یوسف نے شیخ شہاب الدین فاروقی کو محمد بن قاسم کے ہمراہ بھیجا۔

سندھ پر مسلمانوں کے غلبہ کے بعد شیخ شہاب الدین نے محمد بن قاسم کو لوگوں کی آسودگی اور خوشحالی کے لئے مفید اور کارآمد مشورے دیئے۔ جس سے ایک طرف مسلم فوج کو کچھ فوائد ہوئے تو دوسری طرف سندھ کے عوام کو نئے مذہب میں کشش نظر آنے لگی۔ محمد بن قاسم نے نیرون کوٹ (موجودہ حیدرآباد کے پاس) کے راجہ پر حملہ کرنے سے پہلے ایک سفارتی دستہ روانہ کیا جس کی قیادت شیخ شہاب الدین کر رہے تھے۔ اسی طرح محمد بن قاسم نے حملہ سے پہلے جو سفارتیں دوسرے راجاؤں کو

Marfat.com

بھیجیں وہ بھی شیخ شہاب الدین کی سربراہی میں بھیجی گئیں۔ شیخ کی سفارتی صلاحیتوں نے بڑا کام دکھایا۔ اس طرح شیخ کے سندھ والوں سے گہرے تعلقات قائم ہوئے ان کی شہرت عام ہوئی۔

روائت کے مطابق جب محمد بن قاسم نے سیوستان (سیہون) فتح کیا تو شیخ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا۔ تھوڑی سی مدت میں انہوں نے اپنے نظامِ حکومت اور اپنی قابلیت کے باعث حکومت مستحکم کر لی مگر جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔ انہیں سیہون میں ہی دفن کیا گیا ان کے بعد ان کے فرزند شیخ محمد فاروق سیہون کے حاکم ہوئے اور اس کے بعد اس علاقے کی حکمرانی اسی خاندان کے پاس رہی۔

سندھ پر سلطان محمود غزنوی کے حملے کے بعد یہ خاندان سیہون کی حکمرانی سے سبکدوش ہوا۔ تاہم سلطان نے اس خاندان کی جاگیر مقرر کر دی۔ ساتویں صدی ہجری میں اس خاندان کے مخدوم نورالدین تھے جن کے چار فرزند تھے۔ ابو سعید، بدرالدین رکن الدین اور ضیاء الدین۔ ان میں سے مخدوم ابو سعید اور مخدوم بدرالدین سیہون سے ہجرت کر کے گاگڑی کے علاقے میں آ گئے یہ دونوں بھائی مخدوم جمارؒ کے مرید ہوئے جو مخدوم بہاؤالدین ذکریاؒ ملتانی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ مخدوم جمارؒ کا مقبرہ رانی پور سے مشرق کی جانب دو میل کے فاصلے پر ہے۔ "رسالہ پچل سرمست" کے مؤلف مرزا علی قلی بیگ نے لکھا ہے کہ جس وقت مخدوم بہاؤالدین ذکریاؒ سندھ تشریف لائے تو ان دونوں بھائیوں (ابو سعید اور بدرالدین) کی یہ حالت دیکھی کہ جنگلی گھاس کے دانوں (ڈُتھ) پر گذر اوقات کر رہے ہیں۔ چنانچہ خواجہ بہاؤالدینؒ نے ان دونوں کو "ڈوتھڑ" کا لقب دیا۔

Marfat.com

مخدوم جمارؒ کا مزار گڈیجی میں ہے اور ابوسعید کا موسیجی میں جو رانی پور سے ایک میل کے فاصلے پر ہے" سچل جو سرائیکی کلام" کے دیباچے میں مولانا محمد صادق رانی پوری لکھتے ہیں" مخدوم ابوسعید کی اولاد موسیجی سے ہجرت کر کے شہر رانی پور میں آکر آباد ہوئی۔ ان میں قاضی محمد شریف ایک زبردست عالم، محدث، صاحبِ کشف وکرامات اور بلند پایہ شاعر تھے۔ ان کی مسجد جو کسی زمانے میں جامع مسجد تھی۔ اس وقت بھی رانی پور کے سرکاری ہسپتال سے شمال کی طرف پچاس گز کے فاصلے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب جنوب کی طرف مخدوم محمد شریف اور ان کے رشتہ دار دل کے مزار ہیں۔ مسجد کے نزدیک مشرق کی طرف ایک پکا کنواں ہے۔ کنوئیں کے مشرق کی طرف ایک وسیع قلعے کے اندر انہی فاروقی بزرگوں کے مکانات تھے۔ جن میں حضرت پیر صالح شاہ گیلانی کے ملازم رہا کرتے تھے۔

آغا غلام نبی صوفی نے اپنی کتاب" سچل سرمستؒ" میں لکھا ہے کہ" سیہون میں رہ رہ کر آخر اس فاروقی خاندان کا آب ودانہ تبدیل ہوا۔ زمانہ نے اپنی نیرنگیاں دکھانا شروع کر دیں۔ اور یہ خاندان سیہون کو خیرباد کہہ کر خدا آباد میں جا کر مقیم ہوا۔ لیکن فلک نے انہیں وہاں بھی چین نہیں لینے دیا۔ بعد میں وہ سندھ کے مشرقی ریگستانی علاقے تھر میں جا آباد ہوئے اس منتقلی کا خاص سبب معلوم نہیں تاہم ان دنوں خواجہ بہاؤالدین ذکریا ملتانی وہاں تشریف لائے اور اپنے خلیفہ مخدوم جمارؒ کے ذریعے مخدوم ابوسعید اور مخدوم بدرالدین کو" ڈوتھڑ" کا لقب دیا۔ گڈیجی کے قصبہ میں اس خاندان کے خواجہ احمد فاروقی گذرے ہیں۔ غالباً کلہوڑوں سے بھی پہلے مغلوں کے عہد میں انہیں گمبٹ اور رانی پور میں جاگیریں دی گئیں۔ روایت ہے کہ فاروقی خاندان نے وہ جاگیریں دو خادموں کو آباد کرنے کے

Marfat.com

لئے دے دیں ان کے نام درآز اور کاجن تھے دونوں کا تعلق ونڈیر قبیلے سے تھا درآز ونڈیر کے نام پر درازا کا قصبہ آباد ہوا۔ اسی نسبت سے سچل سرمستؒ درازی کہلائے۔

قاضی علی اکبر درازی اپنی کتاب "دولہا درازی" میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت خواجہ محمد حافظؒ کے فیض روحانی کا شمسِ کمال عالم آشکار ہوا اور کئی مرید اور عقیدت مند آپ کے فیض سے بہرہ ور ہونے لگے۔ تو گردونواح کے شہروں یعنی گمبٹ اور رانی پور کے جیلانی سادات کو اس بات پر بڑا تعجب ہوا اور فوراً میاں صاحب ڈنہ کو کہلا بھیجا کہ دو شیر ایک جنگل میں کبھی نہیں رہ سکتے۔ خواجہ محمد حافظ نے جواباً یہ عرض کی کہ "ہم آپ کے جدِ امجد حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے ارشادات کے مطابق یہاں آکر آباد ہوئے ہیں اور ہمیں آپ کی بزرگی کا بڑا احترام ہے لہذا آپ کبھی کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔" میاں صاحبؒ ڈنہ کے اس پیغام پر پیر صاحبان نے فرمایا "اچھا آج رات ان تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے گا۔"

گمبٹ اور رانی پور کے دونوں پیر صاحبان بڑے باکمال ولی اللہ تھے اور جب رات ہوئی تو ان دونوں نے حضرت غوث الاعظمؒ کے باطنی حضور میں حاضر ہو کر دیکھا کہ "سبحان اللہ! حضرت پیر دستگیر نے اپنے ایک گھٹنے پر اپنے ایک صاحبزادے کو بٹھا رکھا ہے اور دوسرے گھٹنے پر خواجہ محمد حافظؒ بیٹھے ہیں۔ حضرت پیر دستگیر نے گمبٹ اور رانی پور کے دونوں پیر صاحبان سے مخاطب ہو کر فرمایا "بیٹا! یہ محمد حافظ ہماری نظرِ فیض کا فرزند ہے اور ہمیں بہت پیارا لگتا ہے۔" پیر صاحبان نے جب حضرت غوث پاک کی بارگاہ میں خواجہ محمد حافظ کا اتنا بڑا مرتبہ دیکھا تو ان سے بڑی شفقت اور محبت کے ساتھ پیش آئے اور آج تک ان تینوں درگاہوں کے سجادہ نشینوں اور عقیدت مندوں

Marfat.com

کاایک دوسرے کے ساتھ دوستی اور محبت کا سلسلہ بدستور قائم ہے۔ "سچل سرمست" کے مصنف حاجی خیرپوری کا خیال ہے کہ خواجہ محمد حافظ عرف صاحب ڈنہ کی درگاہ گمبٹ اور رانی پور کی درگاہوں سے پہلے قائم ہو چکی تھی۔ جیلانی سادات میں سے سید محمد شاہ اور سید احمد شاہ دونوں مخدوم احمد کھہڑا کے یہاں مقیم رہے تھے اور جیلانی سادات نے انہی کی وساطت سے رانی پور اور گمبٹ میں درگاہیں قائم کی تھیں۔

فاروقی خاندان کے اس پس منظر اور روایات میں خواجہ عبدالوہاب سچل سرمستؒ ۱۱۵۲ھ مطابق ۱۷۳۹ء خواجہ محمد حافظؒ کے بڑے صاحبزادے خواجہ صلاح الدین کے گھر دراز امیں پیدا ہوئے اس وقت خواجہ محمد حافظؒ کی عمر ۵۱ برس تھی۔ ان کی وفات کے وقت سچل سرمستؒ کی عمر ۲۶ برس تھی۔ جب کہ شاہ لطیف بھٹائیؒ سچل سرمست کی پیدائش کے چودہ برس بعد انتقال کر گئے۔ سچل سرمست کی پیدائش کے وقت مغلوں کی حکومت کو ختم ہوئے چالیس برس ہو چکے تھے اور چالیس برس سے کلہوڑوں کی حکومت تھی۔ خواجہ عبدالحق سچل کی پیدائش کے وقت ۳۲ برس کے تھے ۷۲ سال کی عمر میں خواجہ محمد حافظؒ کے سجادہ نشین ہوئے۔ سچل سرمستؒ صرف چھ برس کے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ سچل سرمستؒ نے کلہوڑوں کے دور میں آنکھ کھولی اور پھر تالپوروں کا پورا عہد دیکھا اور زندگی کے آخری ایام میں انگریزوں کو "ہند سندھ" پر حاوی ہوتے محسوس کیا۔ سندھ میں دلدیزیوں کی آمد و رفت بھی ان کے سامنے رہی کلہوڑوں کے عہد میں سندھ کی سیاسی اکائی اور پھر تالپوروں کے نصف عہد میں سندھ کی وحدت کو دیکھا مگر ان کی زندگی میں ہی سندھ تالپوروں کے تحت تین وحدتوں میں تقسیم ہو گیا ان میں ایک وحدت کے حکمران خیرپور کے تالپور تھے جو دراز اکی گدی

Marfat.com

کے معتقد تھے۔

روایت ہے کہ سچل سرمستؒ کی پیدائش کے بعد شاہ لطیف بھٹائیؒ درازا شریف تشریف لائے۔ خواجہ محمد حافظؒ نے خواجہ عبدالحق، سچل سرمست اور خواجہ عبدالحق کے فرزندوں کو شاہ لطیفؒ بھٹائی کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کیا۔ شاہ لطیف نے سچل کو دیکھا تو بے ساختہ کہہ دیا کہ "ہم نے جو خم چڑھایا ہے اس کا ڈھکنا یہ بچہ اٹھائے گا"۔ سندھی ادبی دنیا اس پیش گوئی کو ایک تاریخی حقیقت سمجھتی ہے ہرچند بعض محققین کا خیال ہے کہ ایسا واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ بہرحال سچل سرمستؒ وہی کچھ ثابت ہوئے جو شاہ نے کہا تھا۔

روائت ہے کہ سچل سرمستؒ کی پرورش ایک نیک سیرت دایہ کے سپرد کی گئی جو شیدی (حبشی) قوم سے تھی اور حضرت سچل سرمستؒ اسے پیار میں "کالی اماں" کہا کرتے تھے۔ ایک روز دایہ نے حضرت سچل سرمستؒ کو ہدایت کی کہ بیٹا کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ حضرت سچل سرمستؒ نے جواب دیا۔ اماں اس لفظ میں تو اللہ کا نام آخر میں آتا ہے آپ مجھے وہ لفظ سکھایئے جس میں اللہ کا نام سب سے پہلے آتا ہو۔

سچل سرمستؒ کو ان کے چچا خواجہ عبدالحق نے سب سے پہلے حافظ عبداللہ قریشی صدیقی کے پاس قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے بھیجا۔ آپ بچپن میں ہی قرآن مجید ازبر کرکے حافظ اور قاری بن گئے۔ ان کے استاد کی تربت بھی آپ کے مقبرے کے سامنے صحن میں موجود ہے اپنے استاد کی وفات پر خود سچلؒ نے مادۂ تاریخ نکالا اور یہ قطعہ اپنے استاد کی لوح پر لکھوایا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد سچل سرمستؒ کو

Marfat.com

خواجہ عبدالحق نے خود فارسی پڑھانا شروع کی۔ علومِ عربیہ متداولہ کی تحصیل کے ساتھ علم تصوف و معرفت کی بھی تکمیل کرائی اور خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ علاقہ میں عام لوگ اسی کارن انہیں خلیفہ سچل بھی کہتے ہیں۔ خود سچلؒ نے اپنا استاد و مرشد خواجہ عبدالحقؒ کو ہی کہا ہے اور چاروں زبانوں میں خواجہ عبدالحقؒ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

سچل سرمستؒ بچپن میں بہت کم بولتے تھے اور جو کچھ بولتے تھے وہ سچ ہوتا تھا اس لئے بچپن سے ان کا نام سچو یا سچل پڑ گیا۔ تن تنہا رہنا عادت تھی۔ جنگلوں میں پھرتے رہتے تھے، خموشی، صبر اور فکر ان کا فطری سرمایہ تھا۔ ایامِ جوانی میں باجماعت نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرتے زیادہ تر وقت درود و وظائف میں مشغول رہتے تھے، اسی اثنا میں خواجہ عبدالحقؒ نے اپنی دختر نیک اختر سچلؒ سے بیاہ دی۔ جن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی، سچلؒ زیادہ تر درازا میں ہی رہے ایک آدھ بار سکھر، روہڑی، شکارپور، لاڑکانہ اور قرب و جوار کے علاقوں میں گئے۔ روہڑی میں ان کی ملاقات قادر بخش بیدلؔ سے ہوئی جو آپ کے بڑے معتقد تھے۔ سکھر اور شکارپور میں آپ کی ولائت و کرامت اور درویشی اور سخنوری کو بڑی شہرت حاصل ہوئی اور کئی لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں آکر شامل ہوئے۔ لاڑکانہ میں عثمان فقیر چاکی کو فیض روحانی سے مستفیض فرمایا اور میاں محمد صالح کو سلوک و معرفت کی منزلیں طے کرائیں۔

آپ کی جوانی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ آپ گھوڑے پر سوار کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی ملا جو بیل لئے جا رہا تھا، سچلؒ نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے اس نے جواب دیا "محبوب" آپ نے پھر پوچھا "کدھر جا رہے ہو"۔ بولا "مستی" (گاؤں کا نام) کی طرف۔ اس پر آپ نے دریافت کیا "کس کے پاس" بولا "محبت کے پاس"۔ یہ سن کر سچلؒ

Marfat.com

پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ جھوم جھوم کر کہنے لگے "سبحان اللہ، سبحان اللہ محبوب محبت اور مستی کی طرف جا رہا ہے۔" آپ فوراً گھوڑے سے اتر پڑے اور اس آدمی کو گھوڑے پر سوار کرا دیا اور خود اس کا بیل پکڑ کر پیدل چل پڑے اور سارا راستہ کہتے گئے "واہ واہ سبحان اللہ، محبوب مستی اور محبت کی طرف جا رہا ہے" آخر آپ درازا پہنچ گئے اور وہاں اپنے نوکر سے کہا کہ اس آدمی اور بیل کو محبت کے پاس پہنچا آؤ۔ اس کے ساتھ آپ نے اپنا گھوڑا بھی اس شخص کو بخش دیا۔

عام روایت ہے کہ میرانِ خیرپور اور درازا کے فاروقی فقیروں کے ایک دوسرے کے ساتھ اتنے گہرے تعلقات تھے کہ ایک عامل دیوان جو حیدرآباد کے میر صاحبان کے یہاں ملازم تھا کسی وجہ سے ملازمت چھوڑ کر خیرپور کے والی میر سہراب خان کے یہاں چلا آیا اور ان کا مختارِ کار ہوا۔ چند دنوں کے بعد اس نے سرکاری رقوم میں نادانستہ یا دانستہ طور پر خورد برد کی اور اسی الزام میں گرفتار ہوا۔ اس حیدرآبادی دیوان کے رشتہ دار صوفی فقیر میاں فضل اللہ جھوک شریف والے کی خدمت میں جا حاضر ہوئے اور سفارش کے لئے منت سماجت کی۔ صوفی فقیر نے انہیں ایک خط خواجہ عبدالحقؒ کے نام لکھ دیا اور اس میں لکھا کہ "ہمارا ایک آدمی تمہارے ظالموں نے قابو کر رکھا ہے اسے فوراً آزاد کرا دو۔" حضرت خواجہ عبدالحق نے خط پڑھ کر اپنی دستار حضرت سچل سرمستؒ کے سر پر رکھی اور فرمایا کہ "جاؤ اور میران خیرپور سے حیدرآبادی عامل کو آزاد کرا کے لاؤ" سچل سرمستؒ میر سہراب خاں کے دربار میں پہنچ گئے اور وہاں بندوقیں دیکھ کر پوچھا "یہ کیا ہیں؟" سب لوگوں نے جواب دیا کہ یہ بندوقیں ہیں اور ان سے شیروں کا شکار کیا جاتا ہے۔ حضرت سچلؒ نے فرمایا

Marfat.com

کہ شیر کا شکار آسان بات نہیں، حاضر خدمتگاروں نے تکرار سے کام لیتے ہوئے کہا کہ "یہ بندوق صرف چند قدموں پر شیر کی دھجیاں اڑا دیتی ہے"۔ اس پر سچل سرمستؒ کی طبیعت میں عجیب طرح کا جوش پیدا ہوا۔ آپ کے چہرے پر جلال کے کچھ ایسے آثار نمایاں ہوئے کہ میر سہراب خاں کے تمام صاحبزادگان اور حاضرین مجلس کو یوں محسوس ہونے لگا گویا سچ مچ شیر آکر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا ہے۔ سب ڈر کے مارے کانپنے لگے اور معافی کی درخواست کی۔ آخر ان صاحبزادگان کی سفارش پر حضرت سچل سرمستؒ کی منشا کے مطابق اس ہندو عامل دیوان کو فوراً قید سے آزاد کر دیا گیا۔

اس واقعہ کے بعد ریاست خیرپور کے تمام میر صاحبان درازا کے فاروقی فقیروں کے بڑے معتقد بن گئے وقتاً فوقتاً زیارت کے لئے آتے اور نذر نیاز پیش کرتے۔ رشید احمد لاشاری نے لکھا ہے کہ مرزا علی قلی بیگ کے مطابق جب سچل سرمستؒ نے وفات پائی۔ میر علی مراد خان نوعمر تھے۔ میر علی مراد خان کا اپنا بیان ہے کہ ایک مرتبہ جب میں چھوٹا سا تھا تو آپ نے میری آنکھوں پر بوسہ دیا تھا اور مجھے دعا دی تھی۔ اس واقعہ کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ ایک روز ریاست خیرپور کے چھوٹے بڑے میر صاحبان شکار سے واپس لوٹے اور درازا کے قریب سے گذر رہے تھے حضرت سچل سرمستؒ اس وقت کنوئیں پر اپنے پورے جسم کو ملتانی مٹی لگائے نہانے کے لئے تیار تھے۔ سر پر پانی ڈالنے ہی والے تھے کہ بڑے میر صاحبان حضرت کی قدمبوسی کے لئے آگے بڑھے مگر انہیں ملتانی مٹی میں لتھڑا ہوا دیکھ کر فوراً پیچھے ہٹ گئے، نزدیک نہیں آئے دور کھڑے خیر و عافیت پوچھتے رہے۔ میر مراد خاں جو سب سے

Marfat.com

چھوٹے تھے اور سب سے آخر میں وہاں پہنچے تھے فوراً دوڑ کر سچل سرمستؒ کے قدموں میں گر پڑے۔ سچلؒ بہت خوش ہوئے فوراً اٹھ کر میر علی مراد خاں کی آنکھوں پر بوسہ دیا اور انہیں دعا دے کر بڑے میر صاحبان سے مخاطب ہو کر فرمایا "تم ملتانی مٹی دیکھ کر مجھ سے پیچھے ہٹ گئے لیکن یہ ملتانی مٹی نہ تھی بلکہ جاہ و اقبال کی مہندی کا رنگ تھا جو اس چھوٹے میر صاحب (میر علی مراد خاں) کو لگ چکا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت سچل سرمستؒ کی دعا کا ہی اثر تھا کہ ۱۸۴۳ء میں (سچلؒ کی وفات کے صرف سترہ برس بعد) جب انگریزوں نے میرانِ سندھ سے حکومت چھین کر برطانوی پرچم لہرا دیا تو تمام سندھ میں خیرپور ہی ایک ایسا علاقہ تھا جہاں میر علی مراد خاں کی ریاست باقی رہ گئی۔

مرزا علی قلی بیگ نے حضرت سچل سرمستؒ کی شادی اور اولاد کے بارے میں ایک روایت درج کی ہے کہ والیٔ ریاست خیرپور میر رستم خاں (واضح رہے کہ رستم خان حضرت سچلؒ کی وفات کے چار برس بعد ۱۸۳۰ء میں میر سہراب خان کا جانشین مقرر ہوا تھا) کا فرزند میر حسن سخت بیمار تھا، میر رستم خان نے حضرت سچل سرمستؒ کو اپنے بیٹے کی دعا کے لئے اپنے پاس بلایا۔ سچل سرمستؒ نے میر محمد حسن کے لئے دعا کی اور وجد و مستی میں آکر میر رستم خان سے مخاطب ہوئے کہ "ہم اپنا فرزند تمہارے فرزند کے عوض اللہ میاں کے سپرد کرتے ہیں۔" سچل سرمستؒ ابھی خیرپور میں میر رستم خان ہی کے پاس تھے کہ اس کا فرزند میر محمد حسن تندرست ہو گیا۔ جب کہ سچلؒ کا بیٹا جس کا نام نیاز علی یا موجود علی تھا وفات پا گیا ——— لیکن اس روایت میں کسی اعتبار سے بھی کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔

رشید احمد لاشاری لکھتے ہیں "کتاب تذکرہ مخادیم کھہڑا (قلمی) میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ خواجہ محکم دین سیلانی امیر (خانقاہ شریف بہاولپور) درازا شریف کے نزدیک

Marfat.com

جنگل میں آکر مقیم ہوئے۔ حضرت سچلؒ سائیں ان کی ملاقات کے لئے گئے۔ ملاقات کے وقت حضرت محکم دین صاحب نے سچلؒ سائیں سے بغلگیر ہوتے ہی ان کے منہ پر زور سے ایک طمانچہ مارا اور فرمایا بس تمہارے لئے عشق الٰہی کا یہ ایک طمانچہ ہی کافی ہے اس روز سے سچل سرمستؒ کے لقب سے مشہور ہوئے۔" مولانا محمد صادق رانی پوری اور قاضی علی اکبر درازی دونوں اس روایت کی تردید کرتے ہیں کیونکہ انہیں سچلؒ کے کلام یا تحریروں سے اس کی تصدیق نہیں ملتی۔

فیض پانے کی روایات اپنی جگہ فیض یاب کرنے کی روایات میں بھی ایک منفرد رنگ ہے۔ حضرت سچل سرمستؒ کے دربار سے وابستہ فقیر نانک یوسف گذرے ہیں جن کے والد کا نام مولوی محمد ہاشم تھا۔ سبی (بلوچستان) کے رہنے والے تھے۔ مگر وہاں سے شہر جھل مگسی آگئے جہاں انہیں مفتی مقرر کر دیا گیا۔ ان کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ مشہور ولی اللہ گودڑیا کے مزار پر آکر دعا مانگی۔ وہاں انہیں بشارت ہوئی کہ بیٹا ہوگا لیکن وہ اپنے زمانے کا منصور ہوگا۔ مولوی ہاشم کے گھر بیٹا ہوا، اس کا نام محمد یوسف رکھا گیا۔

محمد یوسف نے اپنے والدِ بزرگوار سے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور فارغ التحصیل ہو کر دستار بندی کی۔ رسمِ دستار بندی کے چند دنوں بعد ہی مولوی ہاشم کا انتقال ہو گیا۔ محمد یوسف کو اُن کی جگہ گدی نشین کیا گیا۔ عالم فاضل تھے، نیک دل تھے۔ اس لئے علم و کمال کی شہرت جلد ہی دور دور تک جا پہنچی۔ عالم فاضل سلامی کے لئے آنے لگے۔ اس کے باوجود محمد یوسف کے دل میں ہمیشہ یہ خیال رہا کہ میں عالم، فاضل اور زاہد و عابد تو بن گیا لیکن اللہ کا دیدار نصیب نہیں ہوا۔ اس بے قراری میں شہر چھوڑ

Marfat.com

کر جنگل کی راہ لی۔ جنگل میں چلّہ کشی کی اور بشارت ہوئی کہ فیض الٰہی حاصل تو ہوگا مگر اس جگہ سے جہاں صبح و شام نعرۂ منصوری بلند ہوتا رہتا ہے۔

محمد یوسف نے ایک سال میں متواتر تین بار چلّے کاٹے لیکن ہر مرتبہ یہی بشارت ہوئی آخر اس تلاش میں نکل پڑے۔ رانی پور سے ہوتے ہوئے دراز اشریف کے قریب پہنچ گئے۔ تاہم رات کا وقت تھا راستہ بھول گئے اور رات بسر کرنے کے لئے بستی ڈھونڈنے لگے انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ کون سا قصبہ یا گاؤں ہے تاہم سماع کی آواز سن کر درگاہ شریف کی حدود میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد کے حجرے کے اندر ایک مردِ خدا مراقبے میں ہے اور دوسرے فقرا اس کے اردگرد سماع میں مشغول ہیں۔ محمد یوسف نے اچھی طرح پہچان لیا، کہ منصوری نعرہ بلند کرنے والا مردِ مجاہد یہی شخص ہو سکتا ہے"۔ یہ سوچ کر محمد یوسف بھی ان فقیروں کے ساتھ سماع میں شامل ہو گئے لیکن ابھی بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ اس مراقبے والے شخص نے فقیروں کو حکم دیا کہ اس نو وارد کو اسی وقت مسجد کے حجرے سے نکال دو۔ فوراً حکم کی تعمیل کی گئی اور انہیں مسجد کے حجرے سے باہر نکال دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر مسجد میں داخل ہوئے مگر مراقبے والے نے پھر مسجد سے نکالنے کا حکم دیا۔ تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا تاہم جب تیسری مرتبہ محمد یوسف کو مسجد سے باہر پھینکا تو وہ بے ہوش ہو گئے مراقبے والے نے محمد یوسف کو جب بے ہوشی کے عالم میں دیکھا تو کہا کہ اس کو ڈنڈا ڈولی کر کے شہر سے باہر پھینک دو۔ حسبِ ارشاد محمد یوسف کو سمتی تالاب کے قریب ایک درخت کے ساتھ ٹیک دلا کر پھینک دیا گیا۔ محمد یوسف اس

Marfat.com

درخت کے ساتھ اس طرح ٹیک لگائے بیٹھے کہ ان کا منہ درگاہ شریف کی طرف رہا اسی طرح متواتر چند روز تک وہیں بیٹھے رہے اور کسی طرف بھی ہلے جُلے نہیں۔

اس واقعہ کو چند روز گذر گئے تو حضرت سچل سرمستؒ جو دراصل مراقبے والے بزرگ تھے اپنے فقیروں کے ساتھ اس تالاب کے پاس سے گذرے اور اس درویش کو بے ہوشی کے عالم میں دیکھا۔ حضرت سچل سرمستؒ نے فقیروں سے فرمایا کہ جاکر دیکھو زندہ ہے کہ مرگیا ہے۔ فقیروں نے دیکھ کر عرض کیا کہ "قبلہ یہ بے چارہ مرگیا ہے"۔ سچلؒ نے ہنس کر فرمایا "یہ درویش آسانی سے مرنے والا نہیں بلکہ زندہ ہے"۔ فقیروں نے التجا کی کہ قبلہ یہ فقیر آپ کا سچا عاشق ہے اب تو اس پر نگاہ کرم ڈالئے۔ آپ نے فرمایا "اچھا اسے میرے پاس لے آؤ"، فقیروں نے فوراً اس کے قریب پہنچ کر آواز دی کہ "چلو تمہیں مرشد نے یاد فرمایا ہے"۔ فقیر یہ آواز سن کر اچھل کر اٹھا اور تندرستوں کی طرح خوشی خوشی پیدل حضرت سچل سرمستؒ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔

حضرت سچل سرمستؒ نے محمد یوسف پر نظر عنایت فرمائی اور اسے اپنے روحانی فرزندوں میں شامل کرکے ریاضت کا حکم دیا۔ پہلے بارہ مہینے تو وہ لنگر کے لئے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے رہے۔ روایت ہے کہ وہ ابھی لکڑیاں کاٹتے ہی رہتے تھے کہ لنگر ختم ہو جاتا تھا اور انہیں روٹی نصیب نہیں ہوتی تھی حضرت سچلؒ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے ان سے لکڑیاں کاٹنے کا کام بند کرادیا اور پانی بھرنے کا حکم دیا۔ بارہ ماہ تک محمد یوسف درگاہ کے لئے مشکے بھرتے رہے۔ اس کے بعد مرشد نے کرم فرمایا اور انہیں اپنا خاص خدمتگار مقرر کیا۔

Marfat.com

یوسف فقیر سے پہلے یعقوب فقیر بھی حضرت سچل رح کی خدمت میں رہتے تھے روایت ہے کہ ایک روز سچل رح اپنی خلوت گاہ میں بیٹھے تھے۔ آپ نے اچانک آواز دی کہ "یعقوب، یعقوب"۔ یعقوب فقیر اس وقت موجود نہ تھے۔ یوسف فقیر نے جواب دیا "یعقوب حاضر نہیں اس کا بیٹا یوسف حاضر ہے"۔ اسی طرح حضرت سچل رح نے تین بار یعقوب کو آواز دی۔ یوسف فقیر نے ہر مرتبہ وہی جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ اس بات پر سچل رح پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور جب حال سے باہر آئے تو فوراً یوسف فقیر کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امانت جب تمہیں حاصل ہونی تھی تو یعقوب کو کیسے دی جا سکتی ہے یوں مرشد کی ایک ہی نگاہ سے یوسف فقیر واصل باللہ ہوئے۔

مرشد سے مستفیض ہونے کے بعد یوسف کچھ عرصہ درازا میں ہی مقیم رہے۔ لیکن بعد میں حکم ہوا کہ رنگپور کی بستی میں بود و باش اختیار کرو۔ یوسف فقیر اسی بستی میں آکر مقیم ہوئے جسے آج کل یوسف فقیر جو گوٹھ یا اگڑا کہا جاتا ہے۔ روایت ہے ایک مرتبہ یوسف فقیر کو حضرت سچل سرمست رح نے حکم دیا کہ فوراً چلے جاؤ اور امرتسر کی سیر کر کے آؤ۔ مرشد کے ارشاد کے مطابق یوسف فقیر نے حاجی عبداللہ فقیر، ڈھنڈھن فقیر یلو فقیر اور اللہ داد فقیر کو اپنی رفاقت میں لیا اور سفر پر چل پڑے۔ کئی منزلیں طے کرنے کے بعد امرتسر میں سکھوں کے دربار میں پہنچ گئے۔

یوسف فقیر نے امرتسر پہنچ کر خود کو 'گورو نانک' کہلانا شروع کر دیا۔ سکھوں کو ان پر بڑا غصہ آیا۔ سکھوں نے انہیں گھیر لیا اور فیصلہ ہوا کہ یوسف کو گستاخی کی سزا دی جانی چاہیئے۔ چنانچہ ایک منصوبہ کے مطابق یوسف فقیر سے کہا گیا کہ گورو نانک کا

Marfat.com

یہ معمول تھا کہ ہر روز تیل کی ایک کڑاہی آگ پر رکھواتے تھے اور جب تیل کھولنے لگتا تھا تو فوراً اس میں کود کر اشنان کرتے تھے۔ آپ اگر واقعی گورو نانک ہیں تو اپنے اس کارنامے کو دوبارہ کر دکھایئے۔ یوسف فقیر نے سکھوں کی اس تجویز کو فوراً قبول کر لیا۔ فوراً تیل کی کڑاہی چڑھائی گئی اور اس کے نیچے شعلے بھڑکنے لگے۔ جب تیل کھولنے لگا تو یوسف فقیر سے کہا گیا کہ اب خود کو گورو نانک ثابت کیجئے۔ یوسف فقیر جوش میں آکر تیل میں کودنے والے تھے کہ اچانک غیر متوقع طور پر موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور چند لمحوں کے اندر ابلتا ہوا تیل پانی کی طرح ٹھنڈا ہو گیا۔ یوسف فقیر نے اس کڑاہی میں غوطے لگائے اور اپنی مشہور کافی گانا شروع کر دی۔

دھوپڑے میں دھپا سائیں دھوپڑے میں دھپا
گگا چھوڑ کے دوا دھو کے لَلّا، تتا، پیّا سائیں دھوپڑے میں دھپا
نانک یوسف عشق انوکھا مرشد میرا مکّہ
اس پر میری جان تصدق وہ عاشق کا تپا سائیں دھوپڑے میں دھپا

گانا ختم ہوا تو یوسف فقیر اشنان کر کے باہر نکلے یہ کرامت دیکھ کر سکھ بھی معتقد ہو گئے اب تک آپ صرف یوسف فقیر کہلاتے تھے اب نانک یوسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت سچل سرمستؒ انہیں یوسف کنعانی کے نام سے بھی پکارتے تھے۔ نانک یوسف فقیر کے مرنے پر روہڑی کے فقیر قادر بخش بیدلؔ نے قطعے کی صورت میں تاریخ وفات کہی۔

یوسفِ مصر جاں عزیز وجود جانب ملک جاوداں رفتہ
سال وصلش خرد بجُست سروش گفت طائر بہ آشیاں رفتہ

۱۲۶۹ھ

Marfat.com

حیدرآباد اور سندھ کے میر شیعہ تھے۔ چنانچہ خیرپور کے میروں کے بارے میں حیدرآباد کے میروں کو یہ اعتراض تھا کہ وہ سُنیوں اور وہ بھی فاروقیوں یعنی درازا والوں کے معتقد ہیں۔ قاضی علی اکبر درازی مصنف "دولہا درازی کے دربار کے موتی" میں لکھتے ہیں کہ حیدرآباد کے میر واحد بخش نے اس سلسلے میں خیرپور کے میر علی مراد خاں کو خط لکھا اور طعنہ دیا کہ تم شیعہ ہو کر درازا کے اہلِ سنت فاروقیوں کے معتقد ہو۔ علی مراد خاں نے واحد بخش کو لکھ بھیجا کہ سچل سرمستؒ بڑے کامل اکمل عارف ولی اللہ ہیں انہیں رب رسولؐ کے راز معلوم ہیں جو ان کا منکر ہے وہ مردود ہے۔ میر واحد بخش نے علی مراد خاں کو لکھا کہ ہم یوں نہیں مانتے بہتر ہوگا کہ سچلؒ کا کوئی فقیر ہمارے پاس بحث مباحثہ کے لئے بھیجو۔ یہ خبر سچل سرمستؒ کو بھی معلوم ہو گئی انہوں نے یوسف فقیر کو حیدرآباد میں میر واحد بخش کی کچہری میں جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ فقیر یوسف اپنے دوسرے فقیروں کے ساتھ میر واحد بخش کی کچہری میں پہنچ گئے مگر وہاں میر واحد بخش نے ان فقیروں سے سخت بدسلوکی کی جس پر یوسف فقیر نے میر واحد بخش سے کہا کہ "پگ گئی اور ٹوپی آگئی"۔ یہ اشارہ تھا حیدرآباد کے میروں کی حکومت کے خاتمے اور انگریزوں (ٹوپی والوں) کی حکومت کے آنے کا۔

میرپور کے پہلے حکمران میر سہراب خان (۱۷۳۰ - ۱۸۳۰ء عہد حکومت ۱۷۸۴ - ۱۸۳۰ء) درازا شریف کی درگاہ اور سجادہ نشینوں کے بڑے معتقد تھے انہوں نے خواجہ محمد حافظؒ، خواجہ عبدالحقؒ اور سخی قبول محمد تینوں کا عہد دیکھا تھا تاہم درگاہ پر پہلا مقبرہ میر رستم خان نے ۱۲۲۵ھ (جس وقت سچلؒ کی عمر ۷۴ سال تھی) میں تعمیر کرایا۔ تیسرے حاکم علی مراد خاں نے سچل سرمستؒ کا فارسی دیوان "دیوان آشکارا"

Marfat.com

پچھلی صدی کے نصف آخر میں چھپوایا تھا۔

رشید لاشاری اپنی کتاب "سچل سرمستؒ" میں لکھتے ہیں "بعض احباب نے لکھا ہے کہ کھہڑا کے مخدوموں کو سچل سرمستؒ سے عداوت تھی۔ لیکن یہ بات حقائق کے خلاف جاتی ہے اس کے متعلق "تذکرہ مخادیم کھہڑا" کا یہ حوالہ ہی کافی ہے کہ ایک مرتبہ مخدوم محمد عاقل اول اور ان کے بھائی مخدوم محمد صاحب کا جاگیروں کے سلسلہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تنازعہ ہوگیا۔ مخدوم محمد صاحب میر سہراب خاں کے یہاں پکار پکار کر تھک گئے۔ لیکن کسی قسم کی دادرسی نہ ہوئی۔ آخر وہ سخی قبول محمد اور سچل سرمستؒ کے یہاں فریاد لے کر آئے۔ چنانچہ سچل سرمستؒ، مخدوم محمد کا معاملہ لے کر مخدوم محمد عاقل کے پاس گئے تو مخدوم محمد عاقل نے اپنی مہر اٹھا کر سچل سرمستؒ کے ہاتھ میں دے دی اور کہنے لگے آپ جو فیصلہ کریں مجھے منظور ہے۔ سچل سرمستؒ نے فیصلے کے مطابق ملکیت کا مناسب حصہ مخدوم محمد عاقل کے بھائی مخدوم محمد کو دلایا اور دونوں بھائیوں کو گلے ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ شیر و شکر بنا دیا۔

سچل سرمستؒ کے شعر کہنے کا یہ عالم تھا کہ جس وقت سارنگی یا طبلے پر ہاتھ لگتا تھا تو آپ پر بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ سر کے بال کھڑے ہو جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگتے تھے۔ عین وجد و مستی کی حالت میں متواتر شعر کہتے جاتے تھے اور ان اشعار کو ان کے مرید اور فقیر قلمبند کرتے جاتے تھے۔ آپ جب ہوش میں آتے تو آپ کو کلام پڑھ کر سنایا جاتا لیکن آپ کہتے تھے کہ "یہ کسی کہنے والے نے کہا ہوگا مجھے کچھ یاد نہیں"۔

مرزا علی قلی بیگ نے لکھا ہے کہ سچلؒ کے مریدوں نے ان کا اکثر کلام

Marfat.com

کتابی صورت میں اکٹھا کر رکھا تھا۔ لیکن ایک موقعہ پر آپ نے ان سب مسوّدوں کو نذر آتش کر دیا کیونکہ آپ کو اپنے کلام کے متعلق یہ شک پیدا ہو گیا تھا کہ مبادا لوگ غلط مطلب لے کر گمراہ نہ ہو جائیں۔ اس واقعہ کو جب کافی عرصہ گذر گیا تو آپ کے فقیروں اور عقیدتمندوں کے بار بار کے اصرار پر آپ نے اپنے کلام کو دوبارہ قلمبند کرنے کی اجازت دے دی۔ فقیروں کو جو کلام یاد تھا اسے کتابی صورت میں لے آئے۔ مرزا علی قلی بیگ کی روایت کے مطابق آپ کی وفات کے وقت آپ کی تمام کافیوں (؟) کا شمار کیا گیا تو کل نو لاکھ چھتیس ہزار چھ سو تھیں۔

ایک دفعہ آپ کچھ زیادہ بیمار ہوئے تو سجادہ نشین سخی قبول محمد نے جنہیں سچلؒ کی حسن پرستی اور لے سے دلچسپی کا بخوبی علم تھا۔ میر رستم خاں کو کہلا بھیجا کہ آپ کچھ گانے والیاں بھیجیں۔ جب گانے والیاں دراز پہنچیں تو حضرت سچل سرمستؒ کو بہت خوشی ہوئی آپ اٹھ بیٹھے۔ گانا سنتے ہی آپ پر وجد طاری ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ رو بصحت ہو گئے۔

ایک دوسری دفعہ بیماری کے دوران لاڑ کانے کی ایک گانے والی آئی، تو حضرت سچل سرمستؒ نے اسے دیکھ کر فرمایا "بسم اللہ ہمارا طبیب آیا، ہمارا حکیم آیا۔"

کریم بخش خالد اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ سچلؒ کے عہد کے مذہبی حالات بھی ناگفتہ بہ تھے۔ کھڑا کے مخدوم مذہبی لحاظ سے انتہا پسند تھے انہیں اس قدر مذہبی اقتدار حاصل تھا کہ معمولی باتوں پر ہندوؤں کو جبراً مسلمان کیا کرتے تھے۔ حکام اور علماء بھی ان کے احکام کو رد کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ غیر مسلموں کو زبردستی حلقۂ اسلام

Marfat.com

میں لانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ اقلیتیں حکومت اور مخدومین کے خلاف گڑبڑ اور بغاوت کے منصوبے بنانے لگیں اور آنے والے دور نے یہ بات ثابت کر دکھائی کہ جب انگریز سندھ میں وارد ہوئے تو ہندوؤں اور دوسری اقلیتوں نے میران سندھ کے خلاف ان کا ساتھ دیا تاہم اس دور میں بزرگانِ دین کی خانقاہیں مظلوم انسانوں کے لئے امن اور سکون کے بہت بڑے مراکز تھیں اس سلسلے میں گمبٹ اور رانی پور کو خصوصیت حاصل تھی۔ جہاں ابراہیم شاہ اور صالح شاہ قادری فیض کے دریا بہا رہے تھے۔ علاوہ ازیں کنڈڑی (ریاست خیرپور) روہڑی، پیر گوٹھ اور سندھ کے دوسرے علاقوں میں بھی ان کے مسکن قائم تھے۔"

سچل سرمستؒ سندھ میں منصوری روایت کے علمبردار تھے اور اس ضمن میں سندھ کی جو روایات تھیں ان کی پاسداری کو انہوں نے فرض جانا۔ چنانچہ جھوک شریف والے شاہ عنایت کو وہ منصوری راہ کے شہیدوں میں شمار کرتے ہیں۔ سندھی، فارسی اور پنجابی میں شاہ عنایت کو بار بار انہوں نے خراج عقیدت پیش کیا۔ شاہ عنایت کا تنازعہ اگر ایک طرف تنگ نظر ہم عقیدہ لوگوں سے تھا۔ تو دوسری طرف اس وقت مغلوں اور کلہوڑوں کے ان حاکموں سے جو عارضی اور فوری مقاصد کے حصول کے لئے طاقت اور جبر کو ضروری خیال کرتے تھے۔ مولانا اعجاز الحق قدوسی نے "تحفۃ الاکرام" اور "مقالات الشعرا" کے حوالے سے شاہ عنایت شہید جھوک شریف والے کے بارے میں واقعہ "تاریخ سندھ" میں اس طرح لکھا ہے۔

صوفی شاہ عنایت اللہ بن مخدوم فضل اللہ بن مُلّا یوسف بن مُلّا شہاب الدین بن مُلّا رجب بن مخدوم صدو لنگاہ' اپنے وقت کے نہایت جلیل القدر صوفی و درویش تھے۔ دولت حق شناسی کے لئے ملکوں ملکوں پھرتے رہے یہاں تک کہ دکن میں پہنچ کر

Marfat.com

شاہ عبدالمالک کے دستِ حق پرست پر بیعت ہو کر تصوف کی تمام منازل طے کیں۔ وہ علومِ ظاہری حاصل کرنے کے لئے شاہ غلام محمد کی خدمت میں پہنچے تھے جو اس وقت شاہجہاں آباد (جہاں آباد) میں مقیم تھے اگرچہ شاہ عنایت نے علوم ظاہری کی تعلیم شاہ غلام محمد سے حاصل کی لیکن سلوک کی منزلیں شاہ غلام محمد نے شاہ عنایت سے طے کیں وہ ٹھٹھہ ان کے ساتھ آئے۔ شاہ غلام محمد شیخ کی ارادت میں بعض ایسے طریقے اختیار کرتے تھے جو علمار کے نزدیک ناجائز تھے۔ مثلاً وہ اپنے شیخ کو سجدہ تحیت کرتے تھے۔ علمار نے اس پر انہیں ٹوکا تو شاہ عنایت نے انہیں شاہجہاں آباد چلے جانے کا حکم دیا اور خود پرگنہ بھورہ میں غازیاہ کے کنارے موضع جھوک عرف میراں پور میں اپنے مریدین و معتقدین کی ایک جماعت کے ساتھ مقیم ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ شاہ عنایت کی عبادت و ریاضت کی شہرت دور دور پہنچی اور اطراف واکناف کے لوگ عقیدتمندانہ طور پر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

ان کے عقیدتمندانہ ہجوم کو دیکھ کر آس پاس کے دو حلقوں میں رقابت کی آگ بھڑک اٹھی ان میں سے ایک حلقہ اطراف و جوانب کے زمینداروں کا تھا اور دوسرا آپ کے قریب کے موضع بلڑی کے سادات کا گروہ تھا جن کی پیری مریدی اور عقیدتمندی کا فروغ شاہ عنایت کی وجہ سے کم ہوتا جاتا تھا اور ان کے مریدین و معتقدین شاہ عنایت کے حلقے میں شامل ہوتے جاتے تھے جس کی وجہ سے یہ سادات بلڑی شاہ عنایت سے سخت ناراض تھے۔ ٹھٹھے کے قریب بکیرا میں شیخ فاضل شاہ قریشی کی اولاد میں سے شاہ سراج الدین نے پیری مریدی کو دنیاوی جاہ و حشمت سے ملا لیا اور بادشاہ کے دربار میں بڑا مقام حاصل کر لیا۔ دہلی کے دربار میں رسائی حاصل کرنے

Marfat.com

کے بعد انہوں نے شاہ عنایت کے خلاف جنگ شروع کرانے میں پہل کی۔

"تحفۃ الاکرام" میں انفرادی طور پر بھی ان اشخاص کے نام دیئے ہیں جنہوں نے شاہ عنایت کے خلاف مغل ناظم ٹھٹھہ کے پاس شکائتیں کیں۔ ان میں بلڑی کے سادات میں سید عبدالواسع بن سید عبدالغنی بن سید عبداللہ لعل بن سید دین محمد بن سید عبدالکریم تھے دوسرے نور محمد بن منبہ بن رادہ بن بالو پلیجانی زمیندار پلیجا پورا در تیسرے حمل بن لاکھا بن حمل بن لاکھا جت زمیندار تھا (زمینداروں نے سیدوں کے صلاح مشورہ سے شاہ عنایت سے چھیڑ چھاڑ شروع کی تھی) لیکن سادات بلڑی مخالفت میں سب سے زیادہ سخت تھے۔ جس زمانے میں شاہ عنائت کے خلاف شکایت پیش ہوئی اس زمانے میں ٹھٹھے کا مغل ناظم لطف علی تھا۔ اس نے سادات بلڑی کی جنبہ داری میں بغیر تحقیقات کے حکم دے دیا کہ وہ صوفی شاہ عنایت اور ان کے مریدوں سے خود نپٹ لیں ان لوگوں نے لطف علی کا اشارہ پاکر شاہ عنایت کی خانقاہ پر حملہ کر دیا۔ اس میں خانقاہ کے بہت سے درویش شہید ہوئے ان بے گناہوں کے ورثا نے جب استغاثہ کیا تو حکومت کی جانب سے قاتلوں کی زمینیں مقتولوں کے ورثا کو دلا دی گئیں، تحفۃ الاکرام کے مطابق پھر کتنے ہی غریب اور دوسرے لوگ ہندوستانی عمّال (حکومتِ دہلی) کے مظالم سے بھاگ کر فقیروں کے دامن عاطفت میں آباد ہو گئے۔

۱۱۲۸ھ/۱۷۱۶ء میں لطف علی خاں کی جگہ نواب اعظم خاں ٹھٹھے کا ناظم ہو کر آیا۔ تحفۃ الاکرام کے مطابق ایک بار پھر سارے منحوس پڑوسیوں نے ٹھٹھے کے حاکم کو اپنے ساتھ ملا کر اور فقیر (شاہ عنایت) کی بغاوت کا خدشہ ظاہر کر کے شاہی دربار سے ان کی بیخ کنی کا حکم جاری کرا لیا اور پھر سندھ کے سارے پرگنوں کی فوجیں جمع کر کے

Marfat.com

ان پر چڑھ آئے۔ مولانا قدوسی لکھتے ہیں " وہ (نواب اعظم خان) شاہ عنایت کے دشمنوں کی باتوں سے متاثر ہو کر ان کی امداد کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے شاہ عنایت کی مخالفت میں ان زمینوں کے محصول جو خانقاہ کے متصل تھیں اور جن کے محصول معاف ہو چکے تھے، بحال کر دیئے اور ادائیگی کا مطالبہ شروع کر دیا۔ شاہ عنایت نے جواب دیا کہ جب یہ محصول بادشاہ (محی الدین فرخ سیر) کی جانب سے معاف ہو چکے ہیں اب ہم سے کیسے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اعظم خاں اس جواب پر برہم ہو گیا اور اس نے مرکز میں لکھ بھیجا کہ صوفی شاہ عنایت اور ان کے مرید سرکاری محصول ادا نہیں کرتے اُن سے بغاوت کی بو آ رہی ہے وہاں سے حکم ملا کہ اس فتنے کو روکا جائے۔ اس حکم کے ملنے پر اعظم خان نے اپنی فوج کے علاوہ یار محمد خاں کلہوڑا اور دوسرے رئیسوں کے نام احکام جاری کیئے کہ وہ بھی مدد کے طور پر اس فوج میں شریک ہوں۔ اس فوج نے صوفی عنایت کی خانقاہ پر ہلہ بول دیا۔ پہلے تو پورے چار ماہ یہ فوج شاہ صاحب کی خانقاہ کا محاصرہ کیئے پڑی رہی۔ شاہ صاحب کے فقیر راتوں میں اس فوج پر شب خون مارتے تھے۔ اس طرح اعظم خاں کی فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے اور وہ تباہی کے قریب جا پہنچے تھے۔

مقالات الشعراء میں ہے کہ ۱۸ ذیقعد ۱۱۲۹ھ/۳۱ اکتوبر ۱۷۱۷ء کو جنگ کا آغاز ہوا۔ درویشوں کا طریقہ یہ تھا کہ رات کے وقت تلواریں لے کر نکلتے اور محاصرہ کرنے والوں پر شب خون مارتے اس طرح اعظم خان کی فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے صوفی شاہ عنایت نے درویشوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ حملہ کرتے وقت نعرے بالکل نہ لگائیں اور حکم دیا تھا کہ جب تک تم خاموشی سے حملے کرتے رہو گے تمہیں کامیابی ہو

Marfat.com

ئی۔ اتفاق سے ایک دن شب خون کے موقع پر ایک درویش کا پاؤں لکڑی سے ٹکرایا۔ اس کے منہ سے بے اختیار اسمِ ذات زور سے نکلا جو ان لوگوں کا عام دستور تھا دوسرے درویشوں نے بھی یہ نعرہ سن کر نعرے لگانے شروع کر دیئے اس طرح مخالفوں کو شب خون مارنے والوں کا پتہ چل گیا اور انہوں نے باقاعدہ تیاری کے ساتھ جنگ شروع کر دی اگرچہ درویش کمزور ہو گئے لیکن باقاعدہ جنگ ختم نہیں ہوئی اور درویش فوج پر حملے کرتے رہے۔

آخر اعظم خاں نے میاں یار محمد خاں کلہوڑا اور میر شہداد بلوچ کی وساطت سے قریب سے شاہ عنایت کو صلح کی پیش کش کی (۹ صفر ۱۱۳۰ھ یکم جنوری ۱۷۱۸ء) کہ درویشوں کے جان و مال کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ معاہدہ صلح ہوا جس کے بعد صوفی شاہ عنایت اعظم خاں کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ صلح نامہ ایک دھوکا تھا۔

اعظم خاں نے شاہ صاحب کو گرفتار کر کے پوچھا کہ بتاؤ تم نے شورش کیوں برپا کی تھی۔ شاہ عنایت نے جواب دیا۔

آں روز کہ تو سن فلک زیں کردند
آرائش مشتری ز پرویں کردند
ایں بود نصیب ما ز دیوانِ قضا
مارا چہ گنہ قسمت ما ایں کردند

نواب اعظم خاں کے ایک مصاحب محمد رضا نے اس کے جواب میں کہا۔

دوست بیدار بشو عالم خواب است ایں جا
حرفِ بے ہودہ مگو پائے حساب است ایں جا

Marfat.com

شاہ عنایت نے فوراً جواب دیا کہ:

در کوئے نیک نامی مارا گزر نہ دادند
گر تو نمی پسندی تغیر کن قضا را

اعظم خاں نے کہا کہ اب اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

شاہ عنایت نے جواب میں فرمایا کہ محبِ حق کے لئے سزا وہی حیثیت رکھتی ہے جو سونے کے لئے آگ۔

اعظم خاں نے کہا کہ تم نے بدنامی کیوں مول لی اور تبر بلا کا نشانہ کیوں بنے۔

شاہ عنایت نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

اعظم خاں نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ تم نے بادشاہ کی فرمانبرداری سے باہر قدم کیوں رکھا حالانکہ قرآن میں اول الامر کی اطاعت کا حکم ہے۔

شاہ عنائت نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیرِ ما

نواب اعظم خان نے کہا اب آرزوؤں میں ناکام ہونے پر غمگین ہونے سے کیا نتیجہ؟

شاہ عنایت نے جواب میں یہ شعر پڑھ

من ازاں دم کہ وضو ساختم از چشمۂ عشق
چار تکبیر زدم یکسرہ بر ہر چہ کہ ہست

Marfat.com

نواب اعظم خاں نے شاہ عنایت کو قید میں ڈال دینے کا حکم دیا۔ شاہ عنایت نے اس حکم کی بے تکلف تعمیل کی اور یہ شعر ان کی زبان پر تھا

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک برسر کن غم ایام را

۱۵ صفر ۱۱۳۰ھ ۷ جنوری ۱۷۱۸ء کو شاہ عنایت کو شہید کیا گیا۔ آخری وقت میں یہ شعر شاہ صاحب کی زبان پر تھا۔

رہا نیدی مرا از قید ہستی
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

تلوار گردن پر پڑی تو چار تکبیریں کہہ کر واصل حق ہوئے۔

نواب اعظم خاں پہلے ہی ملک میں غلہ گراں ہونے کی وجہ سے بدنام تھا شاہ عنایت کی شہادت نے اسے اور ملک میں روسیاہ کر دیا جس کی وجہ سے وہ ٹھٹھے کی حکومت سے معزول ہوا۔

شاہ عنایت کی شہادت کا واقعہ حضرت سچل سرمستؒ کی پیدائش سے بائیس برس پہلے پیش آیا۔ اگرچہ سچل سرمستؒ کا علاقہ بکھر کے ناظم کے تحت تھا اور یہ واقعہ ٹھٹھہ کی نظامت کا تھا مگر اس واقعہ نے بنیادی طور پر علمی اور فکری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ سچلؒ کے زمانے میں بھی اس کو بے پناہ حیثیت حاصل رہی۔ شاہ عنایت کی شہادت کے واقعہ کو سندھ کی سیاسی، مذہبی اور ادبی دنیا میں اہم مقام حاصل ہے اور سچلؒ سمیت تمام معروف شاعروں کی ذہنی ساخت اور تخلیقی افتاد میں یہ واقعہ اہم کردار ادا کرتا نظر آتا ہے۔

Marfat.com

سچلؒ کی پیدائش سے صرف چھ برس پہلے نظامت بکھر کے موضع کھہڑا میں دوسرا واقعہ پیش آیا جہاں ایک معروف مذہبی گھرانے کے بزرگ مخدوم عبدالرحمٰن کو ان کے دو سو بائیس ساتھیوں کے ساتھ میاں نور محمد کلہوڑا کے لشکر نے مسجد میں شہید کر دیا۔ مخدوم رحمٰن حیدرآباد کے قریب پہاڑی کلور والے سیدنا ابراہیم شہید کی اولاد میں سے تھے۔ مخدوم امیر احمد اور ڈاکٹر نبی بخش بلوچ کے "تحفۃ الاکرام" کے حواشی کے مطابق مخدوم رحمٰن ایک جید عالم، صاحبِ کرامت بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ مخدوم غلام محمد بگائی جن کے منظوم معجزے اور میلاد آج بھی عام طرح گا کر روحانی سرور حاصل کیا جاتا ہے یہ داستان سندھی زبان میں نظم کی ہے اور یہ (مخدوم عبدالرحمٰن کی شہادت کے متعلق نظم) میاں غلام محمد بگائی کی سندھی کے نام سے سندھ میں مشہور ہے۔

کلہوڑا خاندان کے بزرگ ابتدا میں صوفیا کی حیثیت سے تاریخ سندھ میں متعارف ہوتے ہیں مگر بعد میں انہوں نے مذہبی اور روحانی رشتے چھوڑ کر حکمرانی کا راستہ اختیار کیا۔ سچلؒ کے دونوں ممدوح شاہ عنایت اور عبدالرحمٰن کھہڑا کی شہادت کلہوڑوں کے ہاتھوں ہوئی۔ شاہ عنایت اور جنگ جھوک کے بارے میں مولانا غلام رسول مہر کی تاریخ سندھ عہد کلہوڑا میں میاں یار محمد کلہوڑا کا اپنا بیان ہے۔

"میں اور نواب اعظم خاں دریائے اوتھل سے گذر کر جھوک پہنچے چونکہ قلعہ کے گرد گہری خندق کھود رکھی تھی اس لئے لشکر کو جھوک کے نصف کوس پر ٹھہرایا گیا تھا۔ اذیقعد کو سواروں اور پیادوں کے ساتھ خندق کے اردگرد کے علاقے کا چکر لگایا اور شاہ عنایت کے مقابلے کی ہمت نہ پڑی۔

اگلے دن اتوار کو جب صبح ہونے میں تقریباً ایک پہر باقی تھا۔ شاہ عنایت

Marfat.com

کی فوج کے ایک ہزار سترہ پیادے شب خون کی غرض سے آئے۔ ہمارے لشکر کے بھی چند آدمی مارے گئے لیکن بہادروں نے مفسدوں کو تلوار پر رکھ لیا۔ بہت تھوڑے لوگ جان سلامت بچا سکے۔ باقی سب تلوار کے گھاٹ اتر گئے۔

مقتولین میں اکثر پنھوار جو قاسم ولد کہرام اور سید کے ساتھ تھے، وکیل ٹھٹھہ اور احمد بوبکانی اور اس کے دونوں بھائی اور اوڈھیجہ قبیلے کے لوگ اور دوسرے زمیندار جو اپنے آپ کو اس کے زمرۂ فدایان میں شامل کئے ہوئے تھے۔

مولانا مہر نے گلدستۂ نورس بہار کے اسی خط سے ایک اور اقتباس دیا ہے جو اعجاز الحق قدوسی کی تاریخ سندھ جلد دوم میں شامل ہے۔

" داؤد خاں عباسی سخت بیمار ہے امید ہے کہ خدا کی رحمت سے شفا پائے انہوں نے تلوار کے پانچ چھ زخم چہرے پر اور جسم کے دوسرے حصوں پر کھائے۔ اس جنگ میں میاں داؤد کے علاوہ ان کے بھائی میاں غلام حسین نے، نیز خدا یار خاں کے بھائی میر محمد خاں نے بڑی بہادری دکھائی اور سب نے کم و بیش زخم کھائے خط کے آخر میں ہے کہ " ابھی جنگ باقی ہے انشاء اللہ مفسد کو عنقریب اس کے عمل کا بدلہ ملے گا۔"

سچل کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے اور ان کی زندگی کے دوران تاریخ سندھ کے اہم واقعات کا ذکر اس لئے ضروری ہے کہ سچل کی منصور حلاج سے لے کر سرمد شہید تک اور شاہ عنایت اور بلھے شاہ سے وابستگی کے ساتھ ساتھ فرید الدین عطار، مولانا روم اور مولانا جامی سے وابستگی کے اسباب کی جڑیں یہیں کہیں ہیں۔ کلہوڑوں کے پہلے باقاعدہ حکمران میاں یار محمد کے اٹھارہ سالہ دور حکومت میں جھوک شریف کی

Marfat.com

جنگ ہے۔ باقی عرصہ اس نے عیش و آرام میں گذارا۔ جھوک کی جنگ اس کی زندگی کے آخری سالوں میں ہوئی۔ اس کے بعد میاں نور محمد کلہوڑا ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۹ء میں مسند نشین ہوا۔ اسے اپنے بھائی داؤد خاں کی طرف سے خطرہ تھا مگر اسے اس نے معرکہ آرائی سے پہلے رام کر لیا اس زمانے میں دہلی میں محمد شاہ تخت نشین ہو چکا تھا۔ میاں نور محمد نے فرمانبرداری کی عرضداشت بھیجی۔

میاں نور محمد کی پہلی جنگ شکارپور کے داؤدپوتروں سے ہوئی۔ جنہیں میاں نور محمد نے سندھ سے نکال دیا اور وہ پنجاب کے علاقوں ملتان، بہاولپور، پاکپتن وغیرہ میں جا بسے سابق ریاست بہاولپور کا قیام بھی انہی داؤدپوتروں کا مرہونِ منت تھا پھر قلات کے بروہیوں سے جھگڑا شروع ہوا۔ جنڈھیر کی جنگ میں بروہیوں کو شکست ہوئی۔ نور محمد کے دونوں بیٹوں کی شادی عبداللہ خان بروہی کی بیٹیوں سے ہوئی۔

جس سال درازا میں سچل سرمست پیدا ہوئے اسی سال ۱۷۳۹ء نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کر دیا۔ دہلی میں قتل و غارت اور لوٹ مار کے بعد جب وہ کابل واپس پہنچا تو اس نے میاں نور محمد کے نام کابل سے حکم بھیجا کہ وہ کابل میں حاضر ہو۔ مگر میاں نور محمد خود کو دہلی سے وابستہ سمجھتا تھا۔ اس نے اس فرمان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی نادر شاہ کو جب اندازہ ہوا کہ نور محمد نے اس کے حکم کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تو وہ سندھ پر حملے کے لئے بجلی کی طرح کڑکا اور طوفان کی طرح روانہ ہوا۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے کشتیوں کے ذریعے فوج ڈیرہ غازیخاں پہنچائی۔ وہاں میاں نور محمد کو طلب کیا لیکن میاں نور محمد نے جواب نہیں دیا۔ نادر شاہ نے لاڑکانہ روانہ ہونے سے پہلے لاہور کے گورنر زکریا خان کو خط لکھا کہ "ہمارا ارادہ ہے کہ اس مرتبہ ہم موسم سرما سندھ میں گذاریں اور وہاں سے

Marfat.com

شرپسندوں کو تنبیہہ کریں۔ ہمارا لشکر ان کا تعاقب کرتا ہوا دریائے سندھ کو عبور کرے گا لیکن اسے سلطانی علاقے (محمد شاہ کے علاقے) میں مداخلت نہ سمجھا جائے۔ تم تیار اور مستعد رہو اور ضرورت پڑنے پر لاہور سے ملتان پہنچ جاؤ اور وہاں ٹھہر کر مفروروں کے راستے روکنے کا انتظار کرو۔ ذکریا خاں نے یہ فرمان دہلی بھیجا وہاں سے حکم آیا کہ نادر شاہ کے فرمان کی پوری پوری تعمیل کی جائے۔

نادر شاہ کے حملے کا سنا تو میاں نور محمد اپنا دارالحکومت خدا آباد چھوڑ کر سارا ساز و سامان لے کر عمر کوٹ روانہ ہو گیا تاکہ نادر شاہ کی نظر نہ پہنچ سکے۔ نادر شاہ فروری ۱۷۴۰ء کو لاڑکانہ پہنچا۔ میاں نور محمد کے فرار کی اسے اطلاع مل گئی۔ نادر شاہ سواروں کا دستہ لے کر نور محمد کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ شہداد پور پہنچا تو نور محمد کی طرف سے اسے تحائف ملے مگر نادر شاہ مطمئن نہ ہوا اور عمر کوٹ پہنچ گیا جہاں میاں نور محمد نے سوا کروڑ روپیہ نادر شاہ کو دیا۔ نادر شاہ نے نور محمد کی حکومت بحال کر دی۔ نادری حملے سے سندھ کو سخت نقصان پہنچا۔ نادر ملک کی ساری دولت ہی نہیں لے گیا بلکہ اس نے سندھ کے کتب خانے بھی لوٹ لئے اور سندھ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ سبی اور کچھی والئ قلات کو دیے۔ شکارپور صادق محمد خاں داؤد پوترہ کو اور باقی سندھ میاں نور محمد کو۔

نادر شاہ نور محمد کے دو بیٹے مراد یاب خان اور میاں غلام شاہ کو بھی ساتھ لے گیا۔ بعد میں تیسرا بیٹا عطر خاں بھی وہاں چلا گیا۔ یہ سب نادر شاہ کے قتل تک وہیں رہے۔

نادر شاہ ۱۷۴۷ء میں قتل ہوا۔ پچل رح کی عمر اس وقت آٹھ برس کی تھی۔

نادری حملے نے سندھ پر جو اثرات چھوڑے تھے۔ ان کا اندازہ قاضی عبدالقادر ٹھٹھوی کے

Marfat.com

سب ذیل قطعہ تاریخ سے ہوتا ہے۔

فتنہ نادر چوں بروں شد زمیاں
راحت آمد بہمہ عالمیاں
خوش خبر ہاتفِ فرمود ز غیب
"محو شد آفتِ نادر زجہاں"

۱۱۶۰ھ

پنجاب میں نادر شاہی حملے کے بارے میں پنجابی کے متعدد شاعروں کے ہاں حوالے موجود ہیں اور بخابت نے تو ایک پورا جنگ نامہ تحریر کر دیا ہے۔ سچل سرمستؒ کے ہاں نادر کا لفظ ظالم کے مفہوم میں بارہا آیا ہے۔

نادر شاہی ظلم و ستم کا دور ختم ہوا تو احمد شاہ ابدالی کے حملے شروع ہو گئے پہلا حملہ ۱۷۴۹ء میں پنجاب پر ہوا۔ میاں نور محمد سے خراج تو مل رہا تھا۔ مگر کسی بات پر ناراض ہوا۔ اور ۱۷۵۲ء میں جب سچل سرمستؒ کی عمر چودہ برس تھی۔ احمد شاہ ابدالی سکھر کے راستے سندھ آگیا۔ میاں نور محمد کے سفیر دیوان گدومل نے احمد شاہ ابدالی کو رام کیا۔ احمد شاہ ابدالی نے ۱۷۶۰ء میں پانی پت کی جنگ لڑی اور ۱۷۶۳ء میں پھر سرہند تک گیا۔ بہر حال سندھ اب دہلی کی بجائے کابل کے تابع رہا اور تالپور کابل والوں کی بالادستی مانتے رہے۔

احمد شاہ ابدالی کی سندھ پر یلغار کے وقت میاں نور محمد نے وہی طریق اختیار کیا جو نادر شاہ کے حملہ کے وقت کیا تھا یعنی دارالحکومت سے نکل کر جیسلمیر کی مشرقی جانب چلا گیا۔ جہاں ۹ دسمبر ۱۷۵۳ء کو وفات پائی۔ بہر حال میاں نور محمد کے عہد میں کھڑا کے

Marfat.com

مخدوم عبدالرحمٰن کو میاں کی فوج نے شہید کیا۔

میاں نور محمد کا جانشین اس کا بڑا لڑکا محمد مراد یاب خاں ہوا مگر قید ہوا' قید میں مرا۔ اس کے دو بیٹے اس کے بھائی غلام شاہ کے عہد میں قتل ہوئے۔ مراد یاب خاں کے بھائی محمد عطر خاں نے احمد شاہ ابدالی سے سندھ کی حکومت کی سند حاصل کر لی۔ اس کے دوسرے بھائی احمد یار خاں نے غلام شاہ کے خلاف عطر خاں کی حمایت میں لشکر تیار کرنا شروع کر دیا۔ غلام شاہ مجبوراً جیسلمیر کی طرف روانہ ہو گیا۔ عطر خان کے مظالم، غفلت اور بدمزاجی کی وجہ سے رعایا چیخ اٹھی۔ لوگوں نے میاں غلام شاہ کو واپس بلایا۔ جسے اب بہاولپور کے نوابوں کی حمایت حاصل تھی۔ دونوں فریقوں کی فوجوں میں روہڑی کے باہر نہر امرکس کے کنارے خونریز جنگ ہوئی۔ عطر خان اور احمد یار خاں ہار گئے۔ غلام شاہ جیت گیا مگر عطر خاں نے افغانوں کی مدد سے پھر غلام شاہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آخرش سندھ تینوں بھائیوں میں تقسیم ہو گیا۔ ٹھٹھہ وغیرہ غلام شاہ کے حصے میں آیا مگر پھر جھگڑا ہوا۔ آخر احمد یار اور عطر خاں ملک چھوڑ کر چلے گئے اور غلام شاہ کا پورے سندھ پر قبضہ ہو گیا۔ مگر افغان دربار سے اسے سندِ حکومت نہیں ملی تھی، اوباڑو میں اس کی بہادر خاں سے پھر جنگ ہوئی۔ جو عطر خاں کی مدد کر رہا تھا۔ ۱۷۶۱ء میں میاں غلام شاہ کو کابل کے دربار سے حکومت کی سند مل گئی۔

۱۷۹۰ء میں کچھ کے راجہ لاکھا کے بیٹا سے جارہ پہاڑ پر میاں غلام شاہ کی جنگ ہوئی۔ جس میں سردار میر بہرام تالپور نمایاں ہوا۔ جنگ میں راؤ کچھ کو شکست ہوئی۔ صلح کی شرط کے مطابق راؤ کی بہن کی شادی غلام شاہ سے ہونا تھی۔ مگر راؤ بعد میں منحرف ہو گیا۔ غلام شاہ نے ۱۷۶۲ء میں پھر حملہ کیا۔ راؤ ہار گیا اور اپنی چچازاد کو

Marfat.com

شادی غلام شاہ سے کردی۔ ۱۷۶۷ء میں احمد شاہ ابدالی نے میاں غلام شاہ کے حُسنِ انتظام سے خوش ہوکر ڈیرہ غازیخان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کا انتظام بھی میاں کے سپرد کر دیا بعدمیں ملتان کی حکومت بھی میاں غلام شاہ کے نام کی گئی۔

میاں غلام شاہ کے عہد میں انگریزوں نے سندھ میں قدم جمانے شروع کر دیئے یوں تو ایسٹ انڈیا کمپنی کا پہلا جہاز ۱۶۱۳ء میں دیبل کی بندرگاہ میں آیا تھا۔ ۱۶۳۵ء میں ٹھٹھہ میں انہوں نے پہلی کوٹھی قائم کی۔ تاکہ قلمی شورہ خرید کر یورپ بھیجا جائے۔ ۱۶۹۲ء میں یہ کوٹھی بند کر دی اس کے پچانوے برس بعد پھر انگریزوں نے سندھ میں از سرِ نو تجارت کی ضرورت محسوس کی اور ۱۷۵۸ء میں میاں غلام شاہ کی اجازت سے کوٹھی قائم کی۔ مقصد قلمی شورے کی تجارت تھا۔ ۱۷۶۱ء کو انگریزوں کو قلمی شورے کی تجارت کا اجارہ مل گیا۔ میاں غلام شاہ نے انگریزوں کو تجارت میں بڑی مراعات دی تھیں۔ مگر انگریزوں نے خود غرضیوں سے کام لینا نہ چھوڑا۔ میاں نے جب کچھ کے حملے کے موقع پر امداد کے طور پر اسلحہ کا ایک جہاز مانگا تو انگریزوں نے صاف انکار کر دیا کہ کچھ کے راؤ سے ہمارے تعلقات خوشگوار ہیں۔ اس لئے ہم جہاز نہیں دے سکتے۔ میاں غلام شاہ کا ایک آدمی علی نواز خاں بہت سا سامان لے کر سورت فرار ہو گیا۔ میاں نے اس کی گرفتاری کے لئے انگریزوں سے مدد چاہی لیکن انگریزوں نے کوئی مدد نہیں کی۔ ایک بار انگریزوں سے کہا کہ دس ہزار گولے مناسب نرخ پر بنوا دیں۔ مگر انگریزوں نے ٹال دیا۔ میاں غلام شاہ کے دربار سے وابستہ گلاب رائے ایسے لوگ انگریزوں کے اس وطیرے کے باعث ان کے خلاف تھے مگر میاں غلام شاہ نے انگریزی کوٹھی کو بند نہیں کیا۔

Marfat.com

میاں غلام شاہ کا ۱۷۷۲ء میں انتقال ہوا۔ جب کہ سچل سرمستؒ کی عمر اس وقت اکتیس برس تھی۔ اب غلام شاہ کا لڑکا میاں سرفراز خاں تخت نشین ہوا۔ اس نے جنگ جارہ کے ایک ہیرو میر بہرام خاں تالپور کو دھوکے سے بلوا کر قتل کرا دیا۔ عوام میں میاں سرفراز خاں کے خلاف نفرت اور حقارت بڑھ گئی۔ ادھر میر بہرام خاں کے عزیزوں اور بلوچوں نے انتقام لینے کا ارادہ کر لیا۔ میر فتح خاں نے جو میر بہرام خان کا چچازاد تھا۔ خدآباد پر ہلہ بول دیا، سرفراز بھاگ نکلا اور حیدرآباد کے قلعہ میں جا چھپا۔ میر فتح خاں یہاں بھی پہنچ گیا۔ سرفراز قید ہوا اور کنجیاں فتح خاں کو دینی چاہیں۔ مگر اس نے کہا کہ ہمارا سردار میر بجار خاں مکہ سے واپس آئے گا تو جو چاہے گا کرے گا۔ سرفراز کو بعد میں آخری کلہوڑہ حکمران میاں عبدالنبی نے قتل کرا دیا۔

میاں سرفراز کے بعد اس کے چچا غلام نبی کو حکمرانی کے لئے چنا گیا۔ میر بجار حج سے واپس جہاز پر کراچی آیا اور قلات کے حاکم محمد نصیر خاں کے پاس گیا۔ نصیر خان نے اسے کلہوڑوں سے انتقام لینے کے لئے کہا اور فوج کی مدد کی پیش کش کی، مگر میر بجار نے کہا کہ وہ اپنے ملک میں خانہ جنگی نہیں چاہتا اور یکہ و تنہا وہاں جائے گا میر بجار سندھ پہنچا تو سبھی عزیز و اقارب اس کے باپ میر بہرام خاں کی تعزیت کے لئے آئے اور کلہوڑوں کے مظالم کی تفصیل بیان کر کے حملہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا مگر میر بجار خانہ جنگی نہیں چاہتا تھا۔ تاہم غلام نبی نے اسے ایک خط میں لکھا کہ وہ سندھ میں کیوں آیا ہے اور کیا چاہتا ہے۔ اس پر میر بجار خاں نے عمرکوٹ کا قلعہ کھوسہ قبیلے سے لے لیا۔

تعلقہ شہداد پور کے علاقہ لانیاری میں میاں غلام نبی اور میر بجار خاں کے

Marfat.com

درمیان جنگ ہوئی۔ میاں غلام نبی نے میر بجار خاں سے صلح کے لئے قرآن کریم دے کر ایک شخص کو بھیجا مگر خود اس کے وزیر تاجہ لیکھی کو اس کا علم ہو گیا اور اپنی تلوار سے میاں غلام نبی کو قتل کر دیا تاجہ لیکھی خود بھاگ گیا۔ میر بجار نے غلام نبی کی نعش احترام کے ساتھ حیدرآباد بھجوا دی۔

اس وقت حیدرآباد میں میاں نور محمد کا چھوٹا بھائی عبدالنبی تھا۔ سرفراز خاں اس کا بیٹا محمد خاں، بھائی محمود خان اور چچا عطر خاں قلعے میں بند تھے۔ چنانچہ اس خیال سے ان قیدیوں کے ہوتے ہوئے اس کا حکمران رہنا مشکل ہے۔ اس نے سب کو قتل کروا دیا۔ گویا کلہوڑہ خاندان کے پانچ افراد کو بیک وقت حیدرآباد میں دفن کیا گیا یوں عبدالنبی حاکم ہوا۔ میر بجار سرفراز کو حکمران دیکھنا چاہتا تھا مگر مجبوراً اسے عبدالنبی کو مخدوم نوح ہالائی کے مزار پر دستار باندھنا پڑی اور ملک کا انتظام میر بجار خان نے خود سنبھال لیا۔

اس اثنا میں احمد یار خاں کا بیٹا عزت یار خاں افغان لشکر کی مدد سے سندھ پر حملہ آور ہوا۔ لکھی اور شکارپور کے درمیان میر بجار کے لشکر سے مقابلہ ہوا۔ افغان لشکر بھاگ گیا۔ عزت یار خاں شکارپور کے قلعہ میں محصور ہو گیا۔ ادھر افغانستان کے بادشاہ تیمور شاہ نے برہم ہو کر سندھ پر حملہ کر دیا۔ میر بجار، عبدالنبی کے ساتھ رد جڑی پہنچا اور تیمور شاہ کو صفائی پیش کی اور تیمور شاہ مطمئن ہو کر واپس چلا گیا۔ میر بجار نے سندھ میں نظم و نسق کو بہتر بنایا لوگوں کو امن نصیب ہوا۔ مگر اسی اثنا میں راجا جودھپور کے دو دکیلوں نے سفارتی نمائندوں کے روپ میں آ کر میر بجار خان کو قتل کر دیا۔ افواہ یہ تھی کہ عبدالنبی نے یا اس کی ماں نے میر بجار خاں کو قتل کرایا ہے۔ چنانچہ میر بجار خاں کے

Marfat.com

بیٹے میر عبداللہ خاں کی دستار بندی کے فوراً بعد میاں عبدالنبی کے دل کا چور جاگا اور اس خیال سے کہ میر عبداللہ خاں اس سے انتقام لے گا وہ سندھ چھوڑ کر قلات روانہ ہو گیا۔

میر عبداللہ نے عبدالنبی کو پیغام بھیجا کہ وہ واپس آجائے کیونکہ اس نے اپنے خاندان میں کوئی ایسا نہیں چھوڑا جسے حاکم بنایا جائے مگر عبدالنبی نہیں آیا چنانچہ میر عبداللہ نے اسی خاندان کے ایک فرد صادق علی خاں کو تخت پر بیٹھنے پر راضی کر لیا۔ صادق علی خان کا شعار فقر و قناعت تھا۔ اسی اثنا میں خبر ملی کہ مغرب سے عبدالنبی والیٔ قلات میر نصیر خان کی مدد سے حملہ آور ہو رہا ہے اور مشرق سے جودھپور کا راجہ بجے سنگھ ـــــ میر عبداللہ نے میر فتح علی خاں، فتح خان، میر سہراب خان (بعد میں خیرپور کا حاکم) اور سلطان جنگ سے مشورہ کیا اور سب سے پہلے جودھپوریوں کے مقابلے کا فیصلہ ہوا۔ جودھپور والوں سے مقابلہ ہوا تو وہ پہلے روز ہی سارا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

دوسری طرف سے میاں عبدالنبی اور والیٔ قلات میر نصیر خاں کی فوج حملہ آور ہوئی۔ میر عبداللہ اور صادق علی خاں نے اسے پل چاہلک کے قریب عبرتناک شکست دی عبدالنبی کابل میں تیمور شاہ کے پاس پہنچا، جس کا ایک سردار مدد خان پٹھان پہلے ہی سندھ کے علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ عبدالنبی اس کے پاس پہنچا۔ مدد خان پٹھان کے بارے میں مولانا اعجاز الحق قدوسی "تاریخ سندھ" میں لکھتے ہیں "مدد خان کیا تھا سندھ کے لئے ایک عذاب تھا، جو اس کی ہی صورت میں نازل ہوا وہ جس طرف سے بھی گذرا، آبادیوں کو تہ تیغ اور ویران کرتا ہوا چلا گیا۔ لوٹ مار میں اس کے لشکر کا یہ حال تھا کہ وہ ٹوٹا ہوا بوریا بھی نہ چھوڑتے تھے۔ اس ظالم نے پورے سندھ کو خاک سیاہ کر کے برابر کر دیا اس کے فوجی بے حق لوگوں کو مارتے تھے۔ جدھر سے بھی اس کی فوج گذری۔ آبادیاں ویرانوں

Marfat.com

میں تبدیل ہوتی چلی گئیں"۔

اہلِ سندھ کی پکار پر میر عبداللہ نے فتح خاں، میر فتح علی اور میر سہراب خان سے مشورہ کیا کہ اب مدد خان سے جنگ کرنی چاہیئے۔ فتح خان نے انکار کیا تاہم دوسرے جنگ کے لئے تیار ہوئے اور روانہ ہو پڑے، میر فتح خان کو بعد میں احساس ہوا' اور وہ بھی ان سے مل گیا مگر کہا کہ میر عبداللہ جنگ میں پہل نہیں کرے گا' جب فریقوں کی فوجیں قریب پہنچیں تو مدد خاں کا خط میر عبداللہ کو ملا کہ ہم صرف عبدالنبی سے اس کا خزانہ نکلوانا چاہتے ہیں۔ بادشاہ تیمور شاہ کے حکم کے مطابق عبدالنبی سے خزانہ نکلوا کر چلے جائیں گے ہم آپ سے نہیں لڑنا چاہتے' فتح خاں نے کہا ٹھیک ہے' میر عبداللہ نے مدد خان پٹھان کو لکھا کہ آپ دریا کے راستے خدا باد چلے جائیں اور میں عمر کوٹ جا رہا ہوں۔

مدد خاں پٹھان نے خدا باد پہنچ کر عبدالنبی سے کہا کہ وہ حسبِ وعدہ خزانہ دے عبدالنبی نے اپنے آدمی چاروں طرف دوڑائے کہ رعایا میں سے جن لوگوں کے پاس جو کے برابر سونا چاندی ہو وہ بھی لوٹ مار کر کے لے آئیں۔ چنانچہ ایک ایک آدمی کے لئے دو دو سو آدمیوں کی گردن ماری گئی دوسری طرف مدد خاں کی فوجوں نے سندھ کو اس قدر مفلس اور قلاش کر دیا کہ کسی کے بدن پہ کپڑا چھوڑا نہ کسی کے سر پر پگڑی رہنے دی۔

میر عبداللہ ان مظالم کی رُوداد سُن کر پھر عمر کوٹ سے آیا اور مدد خان سے کہا کہ وہ حسب وعدہ چلا جائے' یہاں پھر فتح خاں، فتح علی خاں، میر سہراب خان اور میر عبداللہ کا اختلاف ہوا۔ فتح خاں کو اپنی صلح پسندی کی وجہ سے مدد خان پٹھان سے تکلیف اُٹھانا پڑی، میر عبداللہ خان لڑنے کے لئے تیار ہو گیا۔

Marfat.com

اس اثنا میں مدد خاں خدا باد سے روہڑی پہنچ چکا تھا۔ جب فتح خاں اس کی قید سے فرار ہو گیا تو اسے یقین ہو گیا کہ اب میر عبداللہ اور یہ سب مل کر اس سے جنگ کریں گے میر عبداللہ نے اسے چیلنج بھیج دیا جس پر مدد خاں پٹھان اسی روز دریا کو عبور کر کے افغانستان چلا گیا۔ اور میاں عبدالنبی کو بے یار و مددگار چھوڑ گیا۔

میاں عبدالنبی کی روباہ بازیاں نہ گئیں۔ نواب بہاولپور کے ذریعے میر عبداللہ سے صلح کی اور دونوں خدا باد میں رہنے لگے ایک روز میاں عبدالنبی نے میر عبداللہ اور میر فتح خاں کو جو اس کے دربار میں تھے گرفتار کر لیا اور قید کر دیا۔ ایک صبح جب یہ دونوں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے تو میاں عبدالنبی کے حکم سے ان کے سر گردنوں سے الگ کر دیئے گئے قرآن ان کے خون سے گلنار ہو گئے۔

اب بلوچ سرداروں میر فتح علی خان، میر سہراب خان، میر ٹھارو خان اور میر غلام علی اللہ یار خاں نے اپنے ان عزیزوں کا انتقام لینے کی تیاریاں شروع کیں۔ ہالائی میں جنگ ہوئی اور میاں عبدالنبی کو شکست ہوئی (۱۱۹۶ھ) وہ بھاگ کر والیٔ قلات کے پاس پہنچا اور پھر بروہیوں کی امداد سے دریائے سندھ کے کنارے تک آیا، ادھر جودھپور کی فوج سے بھی کہا گیا کہ وہ میروں پر حملہ آور ہو، مگر ان کی شرط تھی کہ عبدالنبی جب دریا عبور کر لے گا تو وہ پھر پیش قدمی کرے گی۔ مگر بروہی میاں عبدالنبی سے ناراض ہو کر اور سندھ کے مغربی کنارے لوٹ مار کر کے واپس چلے گئے۔ میاں عبدالنبی پھر خوار ہوا۔ اسی اثنا میں میر فتح علی خاں نے حیدرآباد کو فتح کر لیا مگر اسے افغان دربار سے حکمرانی کی سند نہیں ملی تھی۔ میاں عبدالنبی پھر افغان بادشاہ تیمور شاہ کے پاس پہنچا۔ تیمور شاہ نے سندھ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کی حکمرانی عبدالنبی

Marfat.com

کو اور دوسرے کی میر فتح علی خاں کو دے دی اور میاں عبدالنبی کو افغان فوج کے ہمراہ بھیج دیا۔ مگر میر فتح علی خاں فوج کی بھاری تعداد کے ساتھ جب روہڑی کی طرف روانہ ہوا تو افغان فوج ڈیرہ جات سے ہی واپس چلی گئی۔ میر فتح علی خاں کو دربار کابل سے پورے سندھ کی حکومت تفویض ہوئی۔ (۱۱۹۹ھ)

کچھ عرصہ تالپور میر یکسوئی سے حکومت کرتے رہے۔ پھر ان میں اختلاف پیدا ہوا میر رستم خاں چپکے سے فتح آباد سے نکلا اور روہڑی پہنچ کر خیرپور ریاست کی بنیاد رکھ دی۔ میر ٹھارو خان شاہ بندر میں ریاست بنا بیٹھا۔ افغان دربار نے اس تقسیم کو مان لیا اور تینوں میروں کی طرف سے خراج کی رقم علیحدہ علیحدہ قبول کی جاتی۔ میاں عبدالنبی نے میروں کے اختلاف کے باعث موقع غنیمت جانا اور پھر تیمور شاہ سے فوج کی امداد حاصل کر کے اسی بنا پر حملہ آور ہوا اور خیرپور کے میر سہراب خان نے اسے میر فتح علی خاں کے مقابلے میں حمائت کا یقین دلایا ہے، ۱۲۰۲ھ بمطابق ۱۷۸۸ء جب سچل سرمست کی عمر تقریباً پچاس برس تھی، افغان لشکر ملتان کو زیر کرتا بہاولپور پہنچا جہاں امیر محمد بہاول قلعہ میں گوشہ گیر ہو گیا۔ دو ماہ تک افغان لشکر احمد خاں نورزئی اور بوستان خان کی سربراہی میں رعایا کو لوٹتا رہا اور رعایا بے پناہ مفلس ہو گئی۔ افغان لشکر خیرپور کے قریب پہنچا تو انہوں نے میر سہراب خان کو اپنی مدد کے لئے کہا۔ میر سہراب خان نے میر فتح علی خان کو قرآن مجید پر عہد لکھ دیا کہ میں حملہ آوروں سے جنگ کے لئے تیار ہوں آپ کے لئے چشم براہ ہوں۔ ادھر افغان لشکر روہڑی سے ہالہ کنڈی تک پہنچ گیا۔ میر فتح علی کو تیمور شاہ کا پیغام دیا گیا کہ وہ سندھ کی حکومت چھوڑ کر چلا جائے۔ میر فتح علی خان نے اہل وعیال کو کچھ اور جیسلمیر بھیجا اور خود مقابلے کے لئے

Marfat.com

نکل پڑا۔ مگر میر سہراب خاں قرآن پر لکھے عہد سے پھر گیا اور قلعہ شاہ گڑھ میں جا بیٹھا۔ میر فتح علی خاں صرف دس ہزار فوج کی مدد سے چالیس ہزار افغانوں سے ٹکرایا اور افغان شکست کھا کر بھاگ نکلے۔

تیمور شاہ اس شکست کے بعد جوشِ انتقام میں خود مدد خان پٹھان کے ساتھ والئ قلات میر نصیر خان کے لشکر کی مدد سے بہاولپور کے داؤدپوتروں اور سندھ کے میروں سے انتقام لینے کے لئے آیا۔ تیمور شاہ نے پہلے بہاولنگر پر قبضہ کیا اور پھر بہاولپور میں تباہی پھیلائی۔ بہرحال میر فتح علی خاں کے سفیروں نے صلح صفائی کا راستہ نکال لیا۔ تیمور شاہ یہیں سے واپس ہو گیا۔ میاں عبدالنبی اکیلا رہ گیا وہ بہاولپور میں قلعہ ڈیراوڑ میں امیر بہاولپور کا مہمان ہوا۔ ۱۷۹۳ء میں تیمور شاہ کا انتقال ہوا۔ اس کی جگہ زمان شاہ تخت نشین ہوا۔ زمان شاہ سے عبدالنبی کی نہ بنی۔ عبدالنبی نے ۱۸۰۵ء میں راجن پور میں انتقال کیا۔ یوں سندھ میں کلہوڑوں کا عہدِ حکومت ختم ہوا۔

اب حیدرآباد پر میر فتح علی خاں، میر غلام علی خاں، میر کرم علی خان اور میر مراد علی خان چار بھائیوں کی حکومت "چار یاری" کے نام سے قائم ہوئی۔ ان کے والد کا چچیرا بھائی میر سہراب خاں ریاست خیرپور کا حاکم ہوا اور میر فتح خاں کا بیٹا میر ٹھارو خاں میرپور خاص کا حاکم ہوا۔ ان تینوں میں مرکزی حیثیت حیدرآباد کو حاصل تھی اور تینوں میں گہرا اتحاد تھا۔ اس عہد میں سیزل کوٹ کا علاقہ نواب بہاولپور سے کراچی کا والئ قلات سے، شکارپور افغان حاکموں سے، لکھپت اور لسبت راجہ بھوج سے اور عمرکوٹ اور ریگستان مہاراجہ جودھپور سے واپس لیا۔

Marfat.com

۱۸۰۳ء میں میر غلام علی خاں اور میر ٹھار و خان کے درمیان جنگ ہوئی، ۱۸۰۳ء میں حیدرآباد کے میروں اور انگریزوں کے درمیان "ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی فوجی مدد" کرنے کا معاہدہ ہوا جب کہ افغانستان کے حاکم زمان شاہ نے میران حیدرآباد کو انگریزوں سے تعلقات منقطع کرنے کے لئے کہا تھا۔ بقول اعجاز الحق قدوسی "یہ معاہدہ پہلا بنیادی طوق تھا جو سندھ میں انگریزوں کی غلامی کا پڑا"۔ نومبر ۱۸۲۰ء میں انگریزوں اور میر کرم علی خاں اور میر مراد علی خاں کے درمیان طے پایا۔

ادھر کابل میں شجاع الملک ۷-۱۸۰۶ء میں تخت نشین ہوا اور میرانِ سندھ سے خراج حاصل کرنے شکارپور آیا۔ میروں نے خاصا خراج دیا واپس چلا گیا۔ پھر خراج نہ ملنے پر ۱۱-۱۸۱۰ء میں شکارپور تک آیا، میرانِ سندھ نے پھر فرمانبرداری کا معاہدہ کیا اور خراج دیا۔ لاہور میں سکھوں کی برتری قائم ہوئی۔ میرانِ سندھ نے ان کو بھی تحفے تحائف بھیجے اور انگریزوں سے معاہدہ دراصل رنجیت سنگھ سے بچنے کی ایک کوشش تھی۔ اسی اثنا میں شجاع الملک، سردار عظیم خاں سے شکست کھا کر شکارپور پہنچا۔ چنانچہ سچل سرمستؒ کی زندگی کے آخری دموں تک سندھ میں شجاع الملک جوابی کارروائی کے لئے، سردار عظیم خاں میروں سے خراج لینے، رنجیت سنگھ ایک دھمکی کے طور پر اور انگریز اس ساری صورت حال میں سبھی مقامی قوتوں کو نیچا دکھانے کے لئے سرگرم عمل رہے، شاہ شجاع کچھ عرصہ درازا شریف میں بھی مقیم رہا جہاں سچلؒ بقید حیات تھے۔ شاہ شجاع خیرپور کے میر رستم علی خاں کے پاس اپنا سامان بطور امانت رکھ کر جیسلمیر کے راستے لدھیانے (انگریزوں کے پاس) پہنچا۔ اسی زمانے میں سندھ میں سید احمد شہید بریلوی کے مجاہدین آنا شروع ہوئے۔ یہ سارا دور خاصی افراتفری اور لوٹ مار کا دور ہے اور اس دور میں

Marfat.com

سچل سرمست کو جو کچھ نظر آرہا تھا وہ یہ تھا۔

مکڙي ڏٺم موج مرتنهن ۾ مير ملاح

مچيون مادن اوچتو بانڪا بيپرواه

لهر بحر جا حاڪم چاڻي شوريا وتن شاه

هندو سنڌي ڪين نه آڻن مارن مُلڪ سپاه

وائڙا رکن تن مٿا ويچارا ويساه

آسرا اڙين جا آهن منجهه الله

ڏيئي پاندپناه رکي ونندو راج ڪي

ترجمہ: میں نے بیچ دریا ایک کشتی دیکھی جس میں ماہر ملاح سوار تھے۔ یہ لوگ خود کو سمندر کا حاکم سمجھتے ہیں اور اپنے آپ کو اس قدر بہادر تصور کرتے ہیں کہ ہند اور سندھ ان کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ انہیں اپنے آپ پر بہت فخر ہے اور خود کو بادشاہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بہت ہی مکار اور دغاباز ہیں اور جب انہیں موقع ملتا ہے تو وہ مچھلیاں شکار کرنے یعنی دوسروں کا مال ہڑپ کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کرتے۔ افسوس سادہ لوح لوگ ان پر بڑا ہی اعتماد رکھتے ہیں۔ تاہم انہیں (مقامی لوگوں کو) اللہ پر اعتماد ہے۔ وہ انہیں ان (فرنگیوں) ظالموں کے ظلم سے بچائے رکھے گا۔

جھوک شریف والے شاہ عنایت اور کھہڑا کے مخدوم عبدالرحمٰن شہید کے حوالے سے سندھ کی مذہبی فضا اور کلہوڑوں، میروں، مغلوں، انگریزوں، افغانوں اور سکھوں کے حوالے سے سیاسی فضا میں سچل سرمستؒ (وفات ۱۸۲۶ء) نے ہر چند

Marfat.com

گوشہ گیر فقیر کی حیثیت سے دن گذارے مگر خود کو ان حالات سے الگ تھلگ نہ رکھ سکے شاہ لطیف بھٹائی کی شاعری میں ان کے عہد کی سیاسی اور مذہبی تصویر براہ راست حوالوں سے نہیں ابھرتی مگر سچلؒ کے ہاں ہر شے شیشہ ہوتی جاتی ہے۔ منصوری روایت کی پیروی میں وہ موجود کی نفی کرتے رہے۔ قاضی علی اکبر درازی "سچل سرمست، شاعرِ ہفت زباں" میں لکھتے ہیں۔

"سچل نے جب منصوری نعرہ بلند کیا تو علمار نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور سرمستؒ کے پاس آئے ان کو تنبیہہ کرنے لگے کہ تم یہ کفر کیوں بکتے ہو۔ سرمستؒ نے ان سے پوچھا کہ اس جرم کی سزا کیا ہے۔ علما نے کہا اس جرم کی سزا قتل ہے۔ سرمستؒ نے علمار سے کہا کہ جس وقت آپ میری زبان سے انا الحق کا نعرہ سنیں مجھے فوراً قتل کر دیں۔ اسی اثنا میں ان پر وجد اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو گئی اور ان کی زبان سے انا الحق نکلنے لگا۔ اس لئے علمار نے ان پر تلوار سے کئی وار کئے مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حال کی کیفیت باقی نہ رہی تو علمار نے ان کو تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ سرمستؒ نے فرمایا۔ "یہ نعرہ میں نہیں لگاتا بلکہ وہ ذات باری ہی لگاتی ہے۔"

اسی نعرۂ منصوری نے انہیں منصور، سرمد، شاہ عنایت، شاہ شمس سے وابستہ رکھا۔ اسی نعرہ کے باعث فریدالدین عطار، مولانا روم اور جامی ان کے مرشد ہوئے اور اسی باعث انہوں نے پنجابی کے بزرگ شاعر بلھے شاہ کے بارے میں کہا۔

بلھے کوں بیراگی کیتو ای جنھاں دا شہر قصور

بلھے شاہ برصغیر پاک و ہند کی کسی بھی زبان کے واحد شاعر ہیں جن کا ذکر سچلؒ نے کیا اور احترام سے کیا۔ پنجاب میں ان دنوں بلھے شاہ، علی حیدر، مولوی

Marfat.com

لطف علی بہاولپوری اور وارث شاہ کا دور تھا، جو اسی ملک کے تھے، جس پر سچل سرمستؒ گامزن ہوئے اور پنجابی کے یہ شاعر اپنے عہد کی سیاسی ابتری سے سخت پریشان تھے۔ علی حیدر نادر شاہ کے حملے پر ہندوستانیوں کو بے شرم کہہ رہا تھا۔ بلھے شاہ کہتا تھا "بُرا حال ہویا پنجاب دا"۔ وارث شاہ کہہ رہا تھا "احمد شاہ از غیب توں آ پوسی آ ادے"۔ اور مولوی لطف علی بہاولپوری پنجاب کے حُسن اور سلامتی کی دعا مانگ رہے تھے "سوہنے دیس پنجاب اُتے ہے پنجتن پاک دا سایہ"۔ طرزِ فکر میں اس اشتراک کے علاوہ سچلؒ اور پنجاب کے ان شاعروں میں لسانی رشتہ بھی تھا۔ کیونکہ جسے سرائیکی زبان کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں رشید احمد لاشاری اپنی کتاب "سچل سرمست" میں لکھتے ہیں۔

"دراصل یہ ایک قدیم مشترک زبان ہے جو مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع میں قدیم علاقوں، قدیم شہروں اور قدیم قبیلوں کے نام کی مناسبت سے یاد کی جاتی ہے مثلاً پنجاب میں پنجابی۔ لاہور میں لاہوری، پوٹھوہار میں پوٹھوہاری، ملتان میں ملتانی اور سندھ میں سرائیکی اور دوسرے کئی نام ایک ہی مقامی زبان کے لئے ہیں صرف لب و لہجہ کا فرق ہے"۔ ص ۲۱۶

"پنجاب میں اُردو" کے مصنف پروفیسر محمود شیرانی نے پنجابی زبان کی وسعت پر کافی بحث کی ہے ان کا کہنا ہے کہ "پنجاب ملک کی زبان جس کو آج کل پنجابی کہتے ہیں اس کو امیر خسرو نے لاہوری کہا ہے۔ ابوالفضل اسے ملتانی کے نام سے یاد کرتے ہیں اور یورپ کے مؤرخوں نے اس زبان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ مشرقی پنجابی ۲۔ مغربی پنجابی، اور اس طرح انہوں نے مغربی پنجابی کو لہندا (سرائیکی) بھی کہا ہے"۔ ص ۲۲

Marfat.com

اور بلاشبہ سچل سرمستؒ کی سرائیکی شاعری کا لب و لہجہ وہی ہے۔ جو سلطان باہوؒ، شاہ حسینؒ بلھے شاہؒ، علی حیدرؒ، مولوی لطف علی بہاولپوری اور سید وارث شاہ کی شاعری کا ہے۔ یہ مغربی پنجابی یا لہندا کے شاعر ہیں۔

پنجابی شعراء سے سچل سرمست کا دوسرا اشتراک ان داستانوں کے ذریعے ہے جو سندھ اور پنجاب یا سندھی اور پنجابی میں بیک وقت مقبول ہیں اور جن پر شاہ لطیف بھٹائیؒ نے بھی طبع آزمائی کی ہے اور سچل سرمستؒ نے بھی۔ ان میں سسی پنوں، ہیر رانجھا ڈھولا مارو یا ڈھول بادشاہ اور سوہنی مہینوال (سوہنی میہار) شامل ہیں۔

سچل سرمست کی اردو شاعری کے بارے میں پیر حسام الدین راشدی کے مقالہ "اردو کا مولد سندھ" میں اردو کے تین ادوار مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلا ۱۷۰۰ء سے ۱۷۴۷ء تک جس میں ولی دکنی (۱۶۶۸-۱۷۴۴) شاہ مبارک آرزو (متوفی ۱۷۵۰) شاہ حاتم (۱۶۹۹-۱۷۹۲) مرزا مظہر جانِ جاناں (۱۶۹۸-۱۷۸۱) اور خواجہ میر درد (۱۷۲۰-۱۷۸۴) شامل ہیں جب کہ دوسرا دور ۱۷۴۷ سے ۱۸۴۳ء تک کا ہے۔ اس دور میں برصغیر پاک و ہند میں سودا، میر حسن، میر تقی میر، جرأت، مصحفی، نظیر اکبر آبادی اور رنگین وغیرہ آجاتے ہیں اور سندھ میں میر علی شیر قانع ٹھٹھوی، منشی پرس رام مشتری، سید ثابت علی شاہ، شاہو بن رد حل فقیر، سچل سرمستؒ، ضیاء الدین ضیاء ٹھٹھوی اور نواب ولی محمد خاں ولی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی "تاریخ ادب اردو" جلد اول میں لکھتے ہیں "ان کے (سچلؒ) کلام کا بنیادی موضوع تصوف ہے۔ وحدت الوجود اور ہمہ اوست ان کا فلسفہ حیات ہے۔ عاشقی درد و بیخودی ان کا مزاج ہے۔ ذکر اور بے نیازی ان کے کلام کی جان ہے۔ سچلؒ کا کلام اپنی سادگی جذبۂ عشق اور مخصوص

Marfat.com

موضوعات کے اظہار کی رچاوٹ کی وجہ سے اُردو شاعری کی مخصوص روایت ہی کا ایک حصہ ہے۔ صہ ۹۴-۶۶۳۔

جب کہ بی اے بشارت نے اپنے مضمون "سچل سرمست بحیثیت ایک ممتاز اردو شاعر" میں لکھا ہے کہ "آنا ضرور ہے کہ انہوں نے مختلف موضوعات کو جس انداز میں اپنے کلام میں پیش کیا ہے وہ ان کے ہم عصر اردو شعرا سے قطعی مختلف اور انوکھا ہے انہوں نے شعر و شاعری کی پرانی قدروں اور روائتوں کی تقلید بھی نہیں کی۔"

سچلؒ کے سندھی دیوان کے مرتب اور سابق ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ سندھ عثمان علی انصاری کا کہنا ہے کہ "سندھ کی ادبی دنیا میں سچلؒ ہی ایک ایسا روشن ستارہ ہے جسے زاہدوں کا ایک گروہ محض اس لئے خراج تحسین دینے میں بخل سے کام لے رہا ہے کہ اس طرح ان کے اعتقاد کو ٹھیس لگتی ہے سچلؒ کے کلام میں تصوف کی اس قدر لاتعداد خوبیاں موجود ہیں کہ وہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم گروہ کے دلوں پر بھی حکومت کرتے ہیں اور لوگ آپ کے کلام سے نہ صرف لذات فانی بلکہ تاثرات روحانی بھی حاصل کرتے ہیں۔"

Marfat.com

کچھ متن اور ترجمہ کے بارے میں

سچل سرمستؒ کی چاروں زبانوں کی شاعری کے سلسلے مندرجہ ذیل کتابوں سے متن حاصل کیا گیا ہے۔

فارسی ــــ (۱) دیوانِ آشکار : سچل ادبی اکیڈیمی لاہور : دیباچہ، پرنسپل مخدوم امیر احمد ۱۹۵۷ء، وہی نسخہ جو خیرپور کے میر علی مراد خان نے پچھلی صدی میں شائع کرایا تھا۔

(۲) دیوانِ آشکار : مخطوطہ پنجاب یونیورسٹی نمبر 311-2513 P1-VI

کتابت : محمد نشان فقیر۔ ۱۴ رمضان ۱۲۴۴ھ۔ اس نسخہ پر حاجی ڈنل (بندۂ ملتان سکنہ ڈیرہ غازیخان) نے لکھا ہے "ایں کتاب معروف باسم آشکار مصنف سچلؒ بادشاہ ملکیہ میاں نظر محمد میاشد"۔ حاجی ڈنل نے اس نسخے کے خالی ورق پر بلھے شاہؒ کی ایک کافی بھی درج کی ہے۔ جس کا آخری بند ہے۔

بُلھا آیا اوہیں بہانے حسرت، عبرت متے متے خانے
گاہ مستانے گاہ فرزانے آپ انا الحق پردا واہ دلبر کیہہ کردا

Marfat.com

(۳) مثنوی: وصلت نامہ، عشق نامہ، تار نامہ، گداز نامہ، رہبر نامہ، راز نامہ، وحدت نامہ
دردنامہ، دیوان خدائی، غزل بحرِ طویل ـــــ مرتبہ: قاضی علی اکبر درازی (روہڑی)۔
سندھی ـــ (۴) رسالو سچل سرمستؒ، مرتب عثمان علی انصاری
سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد (سندھ) ۱۹۵۸ء
(۵) سچلؒ جو رسالو (سندھی و سرائیکی) مرتب رشید احمد لاشاری ۱۹۵۸ء
پنجابی ـــ (۶) سچل سرمستؒ جو سرائیکی کلام، مرتب: مولوی محمد صادق رانی پوری۔
سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد (سندھ) ۱۹۵۹ء
(۷) سچل سرمستؒ سرائیکی دیوان، ترتیب ترجمہ: صدیق طاہر
پاکستان فاؤنڈیشن لاہور ۱۹۷۸ء
(۸) حضرت سچل سرمستؒ منتخب سرائیکی کلام، ترتیب و تہذیب: محمد اسلم رسولپوری
بزمِ ثقافت ملتان ۱۹۷۷ء
اُردو ـــ متذکرہ بالا نمبر ۶ میں سے۔

دیوان آشکار کے دیباچہ میں پرنسپل مخدوم امیر محمد نے جو مندرجہ ذیل تاثرات دیئے ہیں وہ چاروں زبانوں کے مطبوعہ متن پہ پورے اترتے ہیں۔

"و ایں جا باید کہ بصراحت واضح کنیم کہ سچل شاعری را ہرگز بطور پیشہ قبول نہ کردہ دگاہے قلمے بدست گرفتہ، بقوتِ فکر و تخیل شعرے موزوں نمودہ و بہ ترازوئے عروض سنجیدہ، بر کاغذے نہ نوشتہ، و نہ بر اشعارِ خود نظر ثانی فرمودہ بلکہ وقتے کہ براہِ حالت جذب و مستی طاری مے شد در آں حالتِ سُکر و بے خودی ہر چہ بر دلِ مبارکش از عالمِ غیب وارد مے شد بہ اظہار آں دریغ نمی فرمود و رفقائے کہ در آں حالت

Marfat.com

درمحفل او موجود مے بودند آں کلام را قلمبند مے نمودند۔ وازایں جااست کہ شعر سچل در بسیاری مقامات از قید بحر و وزن آزاد مے نماید و در بعضے جاہا ردیف و قافیہ را ہم خلاف قاعدہ مستمرہ استعمال کردہ و پابندیٔ حرکات و سکنات را نیز التزام نہ نمودہ و فکِ اضافت کہ در شریعت شعرا حکم البغض المباحات دارد او را نیز بآزادی بہ عمل آوردہ و از استعمال الفاظ غریب و غیر مانوس بل از استعمال الفاظ ہندیہ و سندیہ نیز احتراز نہ ورزیدہ۔ گویا کلامش مصداق "من نمی گویم انا الحق یار مے گوید بگو" مے ناشد و بعضے از خطاہا را مے تو اینم کہ بدذوقی یا کم ذوقی نو پسندگان را جع کنیم"۔

مخدوم امیر احمد نے شائع شدہ سندھی اور سرائیکی کے بارے میں بھی کہا ہے کہ

"در جمع اشعار ہیچ سعی بعمل نیاوردہ۔ این عمل تا حال (۱۹۵۷ء) بموجب مقولۂ سائرہ "الآن کما کان" باقی ست۔ شاید بعد ازیں مردے از غیب برون آید، کارے بکند"

سچل سرمستؒ کے کلام کی ترتیب اور صحت کے لئے آج بھی "مردے از غیب" کا انتظار ہے مگر اس ضمن میں ابھی تک تو زیادہ بہتری کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ مثلاً صدیق طاہر اور اسلم رسول پوری نے جو انتخاب شائع کیا ہے اس کا متن مولانا محمد صادق رانی پوری کے ایڈیشن سے لیا گیا ہے البتہ صرف یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ اصل میں جہاں لفظ "مینوں" ہے وہاں اکثر "میکوں" لکھ دیا گیا ہے۔ میں نے مولانا محمد صادق رانی پوری کے سرائیکی اور اُردو، عثمان علی انصاری کے سندھی دیوان، مخدوم امیر احمد کے دیوانِ آشکار اور قاضی علی اکبر درازی کی مثنویوں کے متن کو ملحوظ رکھا ہے۔ پنجابی کی املا میں بھی ترجمے کی طرح اردو کی اِملا کے قریب تر رہنے کی کوشش کی ہے اور یہ وہ اِملا ہے جو شروع سے (اللہ والے کی قومی دوکان) پنجابی کے لئے مناسب تصور کی گئی ہے البتہ جنوبی پنجاب

Marfat.com

میں "د" کی جگہ جہاں جہاں "ڈ" کی آواز بولی جاتی ہے۔ وہاں "ڈ" ہی رکھا گیا ہے۔ اسی طرح لفظ "مینڈا" جو پنجاب میں ضلع راولپنڈی سے لے کر نیچے رحیم یار خان اور ڈیرہ غازی خاں تک بولا جاتا ہے مزید جنوب میں اس کا نون غنہ تقریباً غائب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی املا "میڈا" کی گئی ہے۔

سندھی سے ترجمہ میرے بس سے باہر تھا مگر معروف سندھی ادیب آغا خالد سلیم نے کمال مہربانی سے مجھے اس فرض سے عہدہ برا ہونے میں ناقابلِ فراموش امداد دی۔ سچلؒ کے دوہے کی ہیئت البتہ اردو کے لئے اتنی مشکل اور مختلف تھی کہ ترجمہ میں اسے روائتی روپ دینا میرے لئے لازمی ہو گیا، آغا خالد سلیم کے ساتھ ساتھ میں رد ہڑی کے بزرگ ادیب حاجی علی اکبر درازی صاحب کا بھی ممنونِ احسان ہوں، جنہوں نے حضرت سچل سرمستؒ کے بارے میں مجھے خاصا مطبوعہ مواد عنایت کیا۔

——————— جولائی سنہ ۱۹۸۰ء

Marfat.com

سچل سرمستؒ کا شجرۂ نسبؒ

حافظ عبدالوہاب سچلؒ بن میاں صلاح الدین بن میاں محمد حافظ عرف صاحبڈنو بن مخدوم عبدالوہاب بن مخدوم محمد حافظ بن مخدوم عبدالوہاب بن مخدوم شرف الدین بن مخدوم موسیٰ بن حافظ علم الدین بن مخدوم شہاب الدین بن مخدوم سلیمان بن مخدوم خواجہ ابوسعید بن مخدوم نورالدین بن مخدوم محمود بن ابوالفتح بن محمد اسمٰعیل بن محمد یوسف بن سلیمان بن محمد بن احمد بن برہان الدین بن عبدالعزیز بن عبدالوہاب بن عبدالمطلب بن برہان الدین بن احمد بن عبداللہ بن یونس بن محمد بن شیخ اسحٰق بن شیخ عبداللطیف بن محمد باقر بن محمد بن شیخ شہاب الدین بن عبدالعزیز بن عبداللہؓ بن عمر فاروقؓ بن الخطاب۔

(سچلؒ جو سرائیکی کلام)

Marfat.com

نعت

تعارف

Marfat.com

کل نبیاں دا سرتاج محمدؐ
بحرِ عرفت ، امواج محمدؐ
قابَ قوسین او ادنیٰ،
شرفِ شب معراج محمدؐ
امت تیری کیوں غم کھاوے
جیں دی تیکوں لاج محمدؐ
سچّل کوں غم کوئی ناہیں
کیتا لایحتاج محمدؐ

شمع شباہت رُخ دی ڈِٹھم شور گھتیندی شبّی
نا مخلوق سڈیجے اس نوں ، رنگ سمورا ربّی
رومی نہ ایرانی چالے رکھدا عزم ہے عربی
سچّل دا وِنج ڈوہاں جہاناں مشکل حل مرّبی

Marfat.com

کل نبیوں کا سرتاج محمدؐ
بحرِ عرف ، امواج محمدؐ
قاب قوسین او ادنیٰ
شرفِ شبِ معراج محمدؐ
امت تیری کیوں غم کھائے
اس کی تجھ کو لاج محمدؐ
سچّل کو غم کوئی نہیں ہے
کر دیا لایحتاج محمدؐ

شمع شباہت رُخ دیکھی ہوئی روشن تیرہ شبی
کیا مخلوق کہیں اس کو انداز ہیں سارے ربّی
رومی نہ ایرانی ڈھنگ ہیں وصف ہیں سارے عربی
دونوں جہاں میں سچّل کا ہے مشکل حل مرّبی

Marfat.com

وچ درازیں دیرا

ڈاڈا جان، محمد حافظ وچ درازیں دیرا
دست تہیں. دے اصلوں آہا سارا مقصد میرا
ہادی، مہدی، مرشد میڈا قادریہ ہے کامل
عارف عبدالحق بہر دم نال مریداں شامل
مہدی شاہ مربی میڈا رہبر راہ ڈسیندا
حق محقق، مستی مے دی، بے شک اوہ بخشیندا
شاہ عبیداللہ اساڈا، خواجہ پیراں پیراں
آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہے حضرت میراں میراں
ڈاڈا اس داغوث الاعظمؒ مرشد کُل اولیاداں
قدم مبارک ہویا تحقق گردن سبھ سر تاجاں
کوئی اور نہ سجھدا میںنوں آپے آہا ظاہر
اللہ نورالسموات والارض اوہی منظر ناظر
ولقد کرّمنا بنی آدم و حملناھم فی البّر والبحر
پیچھو ہر دم حاضر

Marfat.com

شہر درازا ڈیرا

دادا مرا محمد حافظ، شہر درازا ڈیرا
ایک اسی کا فیض ہے سارا جو ہے حاصل میرا
ہادی مہدی مرشد میرا قادریہ ہے کامل
اس کے مریدوں میں ہے عارف عبدالحق بھی شامل
مہدی شاہ مربّی میرا رہبر راہ دکھائے
حق محقق، مستِ مے بھی وہ بخشے بخشائے
شاہ عبیداللہ ہمارا، خواجہ پیراں پیراں
آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہے حضرت میراں میراں
اس کا دادا غوث الاعظمؒ مرشد سب ولیوں کا
اس کے پاؤں میں رُلتے دیکھا تاج اور تخت شہوں کا
اللہ نور السمٰوات والارض ہے سارا ظاہر
اس بن کوئی نہیں ہے وہ خود منظر ہے خود ناظر
ولقد کرّمنا بنی آدم وکلناھم فی البر والبحر
سچو ہر دم حاضر

Marfat.com

Marfat.com

سندھی

Marfat.com

Marfat.com

وحدت

Marfat.com

اَول پيري پَڄ ، جي بَندَ خيالات جا،
تَنهِن پِچاتا وَڃُ ، حَلاّجِي حيرت ۾ ،

پُڻي ءَ جَڄَ نه جُل ، مَنجهه تماشي نه پَوين
گهوٽ ڪَري توں پاڻ کي ، ڪرهَنگاماں هُل،
پولِ نه ٻُڌي ڪَنهِن پُل، وَڃِ حالُ حَلاّج جو

"تون" هي سان "توں" لَهِن "مان" لَهَان "تو" سان،
" توں" هي" آءُ" سَڀهين، "لا" ۾ موجودات ٻي،

بيرنگي ءَ مون رنگ ، پَسو جو پيدا ٿئو،
ظاهِر ۾ ٻُڌو زَنگُ ، موسيٰ ءِ فرعون جو

Marfat.com

بندھن خام خیال کے اپنے پہلے توڑ
من میں اپنے ڈال لے، حیرت پھر حلاجؒ کی

جنج پرائی میں مت چل، نہ بن کوئی تماشہ
دولہا بن بارات کا، ڈال دے اِک ہلچل
راہیں باقی سب دلدل، رستہ بس حلاجؒ کا

"تو" کو ڈھونڈوں "میں" کو ڈھونڈوں پاؤں "تو" ہی "تو"
"تو" اور "یہ" اور "میں" سب دیکھوں لا میں تھے موجود

بے رنگی کے جائے رنگ ہیں، دیکھ فرق ہے کیا
موسیٰ اور فرعون کے سنگ ہیں، ظاہر میں ہیں جدا

Marfat.com

تون جا پائين موج سامهڑيائي مهراڻ ٿي ؛
هي اُنهن جا اوج ، جن سنبٽ سوري ڪَ پَارڏي

دين ڪُفر دِل دام ڏڃ مڙيوئي موج ۾ :
تنهن کان پوءِ حُڪام ، هرڪنهن هنڌ تنهنجو هَلي

سوز گداز ءِ غَمُ ، ميڙيوئي معاني ٿيو ،
مار دما مين دَم ، عاشِق "انا الحق" جو

ڀاڻ نه تفاوتُ ، عبد ءِ اللهَ جو ،
هوآهي اَمرتُ ، هي پي ڏوڻ نه اُن کي

جتي ماڻهُن ميڙ آهه ، آءٌ تتي ناهيان ،
سِبي سنباهيان ، پُڻِ ءَ شاهه ڪلاچَ جي

جي مَحِن ٿا آدمي ، سي نه مَڃان مان
ڪوئي آهيان آن ، جو پانهو ڪنهن جو نه ٿيان

Marfat.com

تو جانے جو موج ہے وہ تو ہے مہران
سولی ان کا اوج ہے، چلے ہیں مقتل اور

کفر اور دین دلوں کے دام ہیں، یہ موجوں میں ڈال
اس کے بعد ترے احکام ہیں اور دنیا محکوم

سوز و گداز اور درد والم سے مل گئی ہمیں معافی
عاشق مار انا الحق دم دم فویت گونجے ایسی

جان نہ کوئی تفاوت عبد میں اور اللہ میں
یہ بھی تو ہے امرت وہ بھی جدا نہیں ہے

وہاں نہیں ہوں میں جس جا پہ ہو رہا ہے ہجوم
کہ میرے سر میں ہیں حلاج کے چمکتے نجوم

وہ مانتے ہیں جسے اپنا راہ نما، راہ بر
نہیں غلام نہ مانوں گا میں اسے دم بھر

Marfat.com

جھڙ پانيم پاڻ کي ، ٽهڙ آهيان آن ءُ،
باقي رهيو نان ءُ، "سچو" مون صاحبَ جو

الُرو يو هاڻي کاڏي ، جنهن "سچو" سونان ءُ سُڏايو!
مُکڙي ءَ منجهون ، ني دي ميان ، ٽيو گُل پيدا ، دي ميان ،
مُنهن ڪري بيٺو ماڏي.
سُڏڻ پئي ، ني دي ميان ، طرف اُنهي جي ، دي ميان
جان جُٺو ويو جاڏي -
اهو هلي ٽو ، ني دي ميان ، اهو چلي ٽو ، دي ميان
گوشو ڪيو وڃي کاڏي
ڏيهه ڏاڏا ٽو ، ني دي ميان ، اڳ ڏٺو سي ، دي ميان
پَلَٽ ڪئي پٽ ڏاڏي!
نان ءُ "سچو ءَ" جو ، ني دي ميان ، ويو اڏاهين ، دي ميان
طَلَب ڏيئي پي تاڏي

Marfat.com

جیسا سوچا آپ کو ویسا خود کو پاؤں
سچو باقی رہ گیا مجھ صاحب کا ناؤں

وہ جو سچو کہلاتا تھا کیا جانیئے اب کس اور گیا
نرم کلی سے پھول بنا اور مجھ کو تکتا رہتا تھا
کوئی خبر نہیں جان اور جسم کو لے کے کون سی سمت گیا
کیسے کنج میں چپ بیٹھا جو چلتا پھرتا رہتا تھا
سچو تو اسی سمت گیا جس سمت سے اس کا بلاوا تھا

Marfat.com

Marfat.com

حقیقت

Marfat.com

"سچو" سارو سچ ٻيو، منجهان ڪثرت ڪل
الف مؤن آدم ٻيو، ڪري هنگامون هل؛
هندو مومن سو ٻيو، پول نه پئي ڪنهن پل؛
"خلق الاشياء فهو عينها" اهو آن عمل؛
تج ڪلابي ڪل، مرمار نئي منصور جان

اچي او ترياڻ، گهٽ ٻيس گهوري جند ڏي
چڙهيس ڏاڍي چاه مون، مستي موج مٿاڻ
ترڻ لهي تر پاڻ، شرط لنگهي پيس شهم

Marfat.com

سچ سارا سچ ہے کُل کثرت کا رنگ
الف آدم ساز ہے، ہنگامے رنگ برنگ
ہندو مومن، بھول نہ، سبھی ہیں اس کے ڈھنگ
آپ بنائے اور دیکھے، سیکھ اسی کے ڈھنگ
بن جا پھول گلاب کا منصوری تیرا رنگ

جاں بکف کود گیا میں تو سرِ موجِ بلا
مستی و شوق میں اس موج کو بھی زیر کیا
دی کناروں نے صدا، میں سوئے گرداب گیا

Marfat.com

گھڑن جي گھيڑاءُ، تانگھو عشق تن جو؛
جن کي عشق عليل ڪيو، سي ايندیون اوتاءُ.
جي سُور چڪنديون ساءُ، ميهر سي ماڻيندیون

ڪيم مهينالاءِ آءٌ پلا پلي آهيان.
اچي آکڑيون ڪٽي، "سچوءَ" کي سرچاءِ
جاڻي جوڙيم جاءِ تو ڏنگه آکڑين ۾.

مان ڪريان تان مشرڪ ٿيان، ڪچان تان ڪافر
انهي عدائي عدر، کوسمجهي "سچيڏنو" چوي

روئڻ کان نه رهن، آيل اهي اکيون
سيڪڻهن ديل رهن، اٽن اٽ اوهيرن جا

Marfat.com

پیار پتن سے آنے والی کا بھی گہرا ہوتا ہے
کود پڑے جو، اس کا پاگل عشق سنہرا ہوتا ہے
مہینوال ملے پر جن کا زخم بھی گہرا ہوتا ہے

میں انجان ہوں جانیا، بولی نہ مجھے مار
ایک نظر اور خوش کر دے تو اپنا سچو یار
ان نینوں میں اپنا رتبہ دیکھ لے اے دلدار

چپ بیٹھوں مشرک کہلاؤں بولوں تو میں کافر ہوں
سچ ڈینو جو بھید کی بات ہے کس کس کو سمجھاؤں

روتے روتے بس نہ کریں اے ماں میرے یہ نین
پل پل ان سے برکھا برسے جیسے ساون رین

Marfat.com

ڈسن ۽ رئن ، اِهـا عـادت آکـين کي
سي سرهيُون شال هُئن، جن کي اَثراوهيرن جا

لايون پرت پَسن، اَڏن آگـم اکـين ميڙيا
سي تان ڪيئن نه وسَن، جن کي اَثراوهيرن جا

اَسان پرين وڃ ۾ ، دور وهي درياءُ
چُوليُون چران ٿي ڪري، پيو وڇُڻي واءُ
سُٽي آهان اَڻُ، ميان هِن مُشتاق جُون!

اسان پرين وڃ ۾ ، جَڙُ وهي جاري
هِڪڙَ ڪوڪُن جو پوي، پيون ويريُون ڏي واري
هُت ساجن جا ساري، سادهلي ڪين درياءَ ڪَوُن،

Marfat.com

دیکھ دیکھ ساجن کو رَیں ڈھنگ ہیں میرے نین کے
شادر ہیں وہ آنکھیں جن کے سارے دپ ہیں ساون کے

پریت لگائیں آنکھیں، دیکھیں ساجن، برسیں پڑیں
یہ ساون سے ملتی ہیں اور ساون برسیں پڑیں

ندی کنارے ساجن سہے اور بیچ میں ہے طوفان
تیز ہوا، شہہ زور ہیں موجیں، کانپے میری جان
ایسے میں میری آہیں سن کر پیا ملو تم آن

اس کے، میرے بیچ میں بہتا ہے دریا
گریں کنارے جس میں، شور مچائے موجِ بلا
ان کو کیسا ڈر جنہیں، ساجن یاد رہا

Marfat.com

چَري چَري م چئو ، چربيو آهي لوڪ
جو چريُ لڌو ٿو ڪ، سو سچو آهه نه سپڪنهين

عاشق مرندا ڪينڪي، رهندا ڪين مڪانَ ۾ ،
ديواني درياءَ جو، پيئنئون پيالو پُرڪري
اَجر مَنجهه اَمرتيا آهي گڏ يا ڪين جهانَ ۾
غيب ۾ جي غرق ٿيا ، تن گهاڻ گردَن ۾ لڳا
بولي هولن تا ٻي نڪا ، اُهي رَهن "الاَمانَ" ۾
ڪيئي پَٽ هندي سال ٿيا، روزا نمازون نفل ني،
تن ڪُٽن ڪَل ڪانه ڪا ، باطون جي بيانَ ۾

Marfat.com

اس کو پاگل مت کہو پاگل خلقت ساری
اس پاگل کو ملی ہے جو قسمت کہاں ہماری

کبھی نہ آئے موت اس کو وہ رہے مکاں سے دور
اس دریا سے بھرا پیالہ پی بیٹھا دیوانہ
اجر ملا اُسے امر ہوا وہ رہے جہاں سے دور
تن گردن پر گھاؤ لگے اور غیب میں ہے مستور
ہر دم رہے اماں میں وہ تو حرف و بیاں سے دور
روزے، نفل، نماز گزارتے عمریں بیت گئیں
قتل ہوئے جو وہ تو رہے باطن کے بیاں سے دور

Marfat.com

چين ولايت گهر ڪري، گهڙي گهارن ڪينڪي
پَسَن هادي حَق ڪي ، رهن ٿا بتيانَ ۽
هَردم آهي دم دوست ڏي، آهي سُونهن ٿا سرانجام ۾
سوَ سچوءَ ڪي ٻيو ملیو، هي گُراچي ته گيانَ ۽

تُو دوستي ءَ جو دم هَٿين، پرکيئن ڪسي قُربان ٿيئن
مهند منصوري ءَ جي تُون، منجهه معرڪي مَردان ٿيئن
دري صحبي "اَنَاسِرّهُ" تنهين اسم موُن انسان ٿيئن
جي تو پوي سُڌ سورجي، حيرت انهي ءَ حيران ٿيئن
نعرو "اَنَاالحَقّ" جو هٿي، ٿي مرد سرميدان ٿيئن
جي دم سُچا ٿين پا نهنجو، تون دين، تون ايمان ٿيئن
"سچو" يڪايڪ يڪ ٿيئن، تون شمع، تون پروان ٿيئن

Marfat.com

ہادیٔ حق اسے دشت و بیاباں میں ہی آن ملا
چین، ولائت، دیس بدیس اور شہر گراں سے دور
آخرِ کار گیان میں سچو گورو وہ آن ملا
یاد کیا اسے ہر دم میں نے رہ کے جہاں سے دور

دم مارے یارانے کا پر ہو نہ سکے قربان
رستہ اک منصوری ہے اور وہی ہے مرد کی شان
"انا سرّہٗ" کے اسم سے ہوا ہے تو انسان
دکھے سے حیرت ملے کہ جس سے تو ہو گا حیران
آئے انا الحق نعرہ مار کے آئے سر میدان
تو جانے جب خود کو تب سے تو ہی دین ایمان
شمع پتنگا جیسے سچو ہو جائیں یک جان

Marfat.com

سسی پنوں اور ہیر رانجھا دو ایسے رومان ہیں جو سندھی اور پنجابی کے ادب میں ایک سی حیثیت اور اہمیت رکھتے ہیں۔ شاہ لطیف بھٹائی سے لے کر شیخ ایاز تک ہر ایک کی شاعری میں ان داستانوں کے رنگ دیکھے جا سکتے ہیں۔ بلیشبہ پنجابی میں بھی ان رومانوی داستانوں کی ایک سی حیثیت ہے۔ پنجابی میں چھوٹے بڑے بیسیوں شاعروں نے سسی پنوں پر طبع آزمائی کی۔ سندھی میں سسی کی داستان یوں ہے کہ بھانبھر نامی نہر کے کنارے ایک برہمن رہتا تھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی لیکن خدا مہربان ہوا۔ اس کے گھر میں چاند سی بچی پیدا ہوئی اس بچی کے بارے میں نجومیوں نے بتایا کہ اس کا بیاہ ایک مسلمان سے ہوگا۔ برہمن بہت ناشاد ہوا۔ مجبوراً ایک صندوق میں بہت سا سامان رکھا، بچی کو بھی بند کیا اور صندوق ندی یا نہر میں بہا دیا۔ بھنبھور شہر میں ایک لاولد دھوبی محمد عرف لالہ رہتا تھا۔ اس کے کارندوں نے بہتا صندوق پکڑا، اور مالک کو پیش کر دیا۔ محمد نے اس بچی کو اپنا لیا جوان ہوئی تو محمد نے جو یقیناً امیر آدمی تھا۔ سسی کے لئے محل اور باغ بنوایا۔ سسی کے حسن کا شہرہ عام ہوا۔ بھنبھور اور ٹھٹھہ تجارت کا مرکز تھے۔ تجارتی قافلے سسی کے حسن کی تعریف کیچ اور مکران کے ساحلوں تک لے گئے جہاں کے حاکم آدی جام کا بیٹا پنوں تاجر کا بھیس بدل کر بھنبھور پہنچا۔ سسی نو وارد تاجر سے مشک و عنبر خریدنے گئی کہ یہ قافلہ اپنے ساتھ خوشبوئیں لایا تھا۔ سسی اور پنوں کے عشق کا آغاز ہوا۔ محمد نے پنوں کو آزمایا کہ اسی کی برادری کا ہے دونوں کی شادی ہو گئی اور دونوں بھنبھور میں رہنے لگے۔ پنوں کے باپ آدی جام تک بات پہنچی تو اسے شہزادے کی حرکت سے صدمہ ہوا۔ اس نے اپنے تینوں بیٹوں چندو، ہوتی اور نونی کے ساتھ اپنے آدمی بھنبھور بھیجے، جنہوں نے دام فریب بچھایا اور ایک شب پنوں کو نشہ آور دوائی پلا کر اونٹوں پر ڈالا اور کیچ کی طرف بھاگ نکلے۔ سسی پر پہلی صبح فراق طلوع ہوئی اور پنوں کی تلاش میں تھلوں اور پہاڑوں سے گذرتی "پب" (بالس بیلہ) کی وادی تک پہنچی۔ وہاں ایک چرواہے نے اسے ہوس کا نشانہ بنانا چاہا، سسی نے خدا سے دعا کی۔ زمین شق ہوئی اور سسی اس میں سما گئی۔ کیچ میں پنوں ماہی بے آب تھا۔ باپ سے یہ حالت دیکھی نہ گئی۔ پنوں کو بھنبھور سے سسی کو لانے کی اجازت مل گئی۔ پنوں تیز رفتار اونٹ پر سوار ہو کر اکیلا صورت بھنبھور کی طرف چلا مگر راہ میں وہ مقام آگیا جہاں سسی زندہ دفن ہوئی تھی۔ اس کے دوپٹے کا پلو قبر سے باہر رہ گیا تھا۔ پنوں نے آسمان کی طرف دیکھا، دست دعا اٹھایا۔ سسی کی قبر شق ہوئی اور پنوں بھی اسی قبر میں سما گیا۔

Marfat.com

سنّی

Marfat.com

ديُم لا لَنُ لوءِ، هيءَ اڏاسي نندم
پُليءَ هيڻن نہ پانيٺو، پيو پروڙُ پوءِ
هوتُ وتم جي هوءِ، تاسُک گذاريون ڏينهڙا

منهن ڏيئي آيام، جبل جهاگُ ڪيچ جا،
طعنا تهمت لوڪ جا، سر چڪا چايام
پَت پُليءَ پايام، سِهرا سُور پرين جا

لڪين ڏيئي لت. پاڻ ٿي ڪريان پدرو
سار ونڊر وُڙيان، جيڏيون ڪارڙ بت
منهنجي ڪا مصلحت، هيءُ هو تياڻم؟

ڪري سات سوال، ته ڪيچن جي ڪاڪل ڏيو

Marfat.com

میں تھی ابھاگن سوتے میں مجھے لالن چھوڑ گیا
ڈھونڈوں گی ان پاؤں کے نقشے مجھ کو خبر تھی کیا
ہوت جو ہوتا پاس تو جیون سکھ سے دیتی بِتا

پیچ کی راہ میں کیسے کیسے پربت آتے ہیں
کیا کیا تہمت اس برہن پر لوگ لگاتے ہیں
لیکن دکھ پریتم کے مجھ کو سکھ بن جاتے ہیں

پربت پربت پاؤں دھروں وہ روپ دکھاؤں میں
ونذرنک اس جت کی خاطر ڈھونڈتی جاؤں میں
ہوت سبھا میں ذکر ہو میرا یہ سُن پاؤں میں

چھوڑ گئے ہو مجھ کو پیچھے کیچیؔ! سُنو سوال

Marfat.com

جا چڏياٽون ڇپر ين ، موتڙ تنهن مجال
هيءِ هيَ آديا ٽي ءَ ري ، هڻڻا ئيڻم حال
سندي هِن سنيال ، ڪا هئي هوتياٽين ۾ ؟

راتو ڏينهان رت ، اوتڙ آيم اُن ري ؛
آيل عشق عليل ۾ ، شال نه پوي قطُ ؛
جبل سپ جهاگي وڃي ، جيڏيون ڏسان جَت ؛
هِن مئي ءَ جومَت ، پوي مذڪور پرين ۾ ؛

گونڊر گذاريام ، سي تان پلا ڏينهڻا
سيڪنهن ساعت سپرين ، ٿي صحي ساريام ؛
ڀي ڪشالا ڪاريام ، ساعت هڪ سهڻ جي

ڪوڙيين قرباني ، ٿيان هوت پتهون ءَ تان
ساهه سري صدقي ڪريان ، سندن مهماني .

Marfat.com

ڈھونڈنے نکلوں میں محبوب کو ہے یہ مجھے مجال
اُس آری بن دیکھو آ کر مجھ پر پڑا وبال
ہوت کی محفل میں کہتا ہے میرا بھی کوئی حال؟

اس بن میں تو خون کے آنسو روتی ہوں دن رات
ڈرتی ہوں اس ردگی عشق میں ہو نہ شک شبہات
پربت پربت روند کے جاؤں جت سے ہو ملاقات
اسی بہانے مجھ موئی کی چھوٹے وہاں پر بات

دُکھ میں جو بھی دن گذرے وہ سُکھ کے تھے ایام
ہر ہر ساعت اس کی یاد میں میں نے کیا بسرام
اِک ساعت مری آنکھ لگی، اسی کارن ہے کہرام

ہوت پتوں پر لاکھوں بار میں ہو جاؤں قربان
صدقے کر دوں ہر اک سانس کو وار دوں اس پر جان

Marfat.com

هي جوبن جواني، تي اَجائي گذري،
جبل جالون جال، سومون ڏورڻ نه ٿئي
وڏا وڻ وٽڪار جا، ڪافن ڪوهه ڪشال
هي مون ڏسي حال، پاروڇو ها جهه ڪري

هِن دم آدي آڻُ، ناهيم حال هلڻ جو
مون نمائي ءَ کان ءُ، هي تر ٿيليون نه ٿئي

يهه سندو تيو ڏور، رهبر تي ءُ رُجُن ٿا،
ون ويچاري ءَ مُور، هي تر ٿيليون نه ٿئي

جي هئي ڪميٽي ءَ ڪل، تا صبح ويندو ساڻ ڏو
تان مون ننڍن مهل، پُرزا پُرزا پاڻ ڪيو

ڏکن منجهان سُک، مُون تا لڏا جيڏيون
ڏوريندي کي ڏک، سُونهان ٿيڻ اسچٽان

Marfat.com

یہ جوبن، یہ بھری جوانی، اُس رب، بس گذران

پربت پربت اس کو ڈھونڈوں یہ میری تقدیر
دور دلکار کی چھاؤں ہے ابھی کوہ کی ہے تعزیر
مہر کرے شائد وہ دیکھ کے حال میرا دلگیر

اٹھتا نہیں اس دشت میں اب ایک قدم بھی
آ ری تو چلا آ تجھے ڈھونڈے ہے نمانی

دور دیس ہے تیرا، ساجن مجھ کو راہ دکھا
بھٹک رہی ہوں ویرانوں میں مجھ کو پار لگا

جو میں کمینی جانتی، جائیں گے یہ کل
پرزہ پرزہ کر دیتی میں خود کو ہی اُس پل

سکھیو میں نے ہر ہر دُکھ میں پایا ہے اک سُکھ
تب پریتم کو جان گئی جب ڈھونڈن نکلی. دُکھ

Marfat.com

حَن سهانگا سُک، جي سـاري عـالم آئيا
ڏرمهانگا ڏڪ، جي درتا درهم وارئين

سيندڙيون جي سُکن ، تنين گوندر گهوريا
ڏنهم ڪاڻ ڏکن ، هي سِرُ سارو سَٽ ۾

سُکيون کوه پُڇن ، سندڙيون ڏکن خبراں؟
سي هِن وهان ۾ وڃن ، ڏيل ڏکايل جن جا

گوندر گهمي جي لهان ، تان سُک سوين سازيان
آءٌ پُڻ ڪيئن پاڙيان ، ڏک سکن سان سرتيون

جي گوندر گوشِ نه ڪن ، کهـ پيون سي سرتيون
جَن سنگت ساڻ سُکن ، سي پاڻوں هوت پري ڪيون

گوندر گهمي جي لهان ، تان سُک سوين سازيان
آءٌ پُڻ ڪيئن پاڙيان ، ڏک سکن سان سرتيون

Marfat.com

سب عالم کو ملتے ہیں یہ سستے سستے سُکھ
پریت کے ماروں کو ملتے ہیں ڈھونڈ کے مہنگے دُکھ

بھاگیں دُکھوں سے دیکھو یہ سُکھ کی داستائیں
جھٹکے میں سر دیا ہے ہم نے کہ دُکھ کمائیں

سُکھ والی کیوں خبریں پوچھیں جن کی دکھ میں گذرے
ہم نے تو سُکھ جان کے پہنے اپنے جسم پہ دکھڑے

جس دُکھ سے مجھے پیا ملا وہ کیوں کر دوں قربان
دُکھ سُکھ پاس جو رکھ کر دیکھوں دُکھ کی اور ہی شان

بھاڑ میں جائیں وہ سکھیاں جو سُنیں نہ دکھ کی بات
جن کی سنگت سکھ سے ہے کبھی ہوں نہ ہوت کے ساتھ

ڈھونڈوں اور جو دُکھ مل جائیں سُکھوں کو آگ لگاؤں
دُکھ سُکھ کیسے ایک سے جانوں، سکھیو، کیا سمجھاؤں

Marfat.com

جنين گوندر گوش ، آءٌ گھٹو تن نھارنيان
جال اُنھن ۾ جوش ، سدا آھي سرتيون

سُکن واريون سوَ ، کا کا وڻ وارئي
ستر انھي ۽ کان ٿوَ ، پڳيون آٽڻ واريون

آٽڻ واريون آئيون ، ٽيون آٽڻ اُجاڙين
جي گوندر گذارين . آٽڻ تن اُوک ٽيو

سارولوڪ سُکن . پوءِ ڏھايو پرين ۽ ڪوٽ
ڏسوڏاھ ڏکن ، ھوتُ وھاريو ھنج ۾!

منتان وسارين ووءِ ووءِ ڪر وندر ۾
جي گوندر گذارين سي ٽو . ڇڳا ڏينھڙا

گوندر جن گذاريو ، کاٽوَن سي ڪھان؟
ھڪڙي رات رھان ، وڃي ورھ وارئين

Marfat.com

ان کو تکتی رہتی ہوں میں جن کی دکھ سے یاری
سکھیوان کا جوش تو دیکھو میں ان کے بلہاری

سکھ سے سنگت لاکھوں کی ہے کوئی کوئی دکھیاری
دکھ کی آنچ سے رہ رہ بھاگیں آتن والی ناری

آتن والی آئی ہیں اور کریں اسے اجیارا
دکھیاری کا اس آتن میں کیسے ہو گذارا

سُکھ میں رہنے والے لوگ سجن سے رہ گئے دور
ہوت پُنل آغوش میں ان کی دکھیوں کا مقدور

پکارتی رہو وندر میں بھولنا نہ اُسے
جو تیرے غم میں بسر ہوں گے دن وہی ہوں گے

جنہوں نے عمر گذاری ہے درد و غم کے ساتھ
بسر کردں کبھی اے کاش ان کے ساتھ اِک رات

Marfat.com

گوندرجن گذاريو، آءٌ تنهنجين گولي،
هنيڙي ۾ هولي، هوندي ڏکن وارئين

گوندرجن گذاريو، آءٌ پڪي تن پيهي
وتانئن ويهي، وٺان واس ورهه جو

گوندرجن گذاريو، مُنهن تنهنجين مَهتاب
سنديون نيهن نواب، آهن ورهه واريون

ڪيچئون اچي قافلو، مون وٽ ٿيو مهمان
"سچل" ساري سائڻ جو، هو آرياڻي اڳوان
مولي مهربان، نِندر نماڻي ءَ تي ٿيو

ڪيچئون آيو قافلو، رات مونڌاري ءَ روءِ
مڙيو ئي خوشبوءِ، ٿيو سارو شهر پنهنجو

ڪيچئون آيو قافلو، کٽي کٽوري ءَ بار

Marfat.com

میں ان کی گولی ہوں دکھ میں جو دن گذارتے ہیں
کہ ان کے سینے تو ہولی کا عکس اتارتے ہیں

دُکھ میں عمر بتاتے ہیں جو ان کے جاؤں دوار
دُکھ کا باس میں لے لوں ان کے دو پل وہاں گذار

دُکھ میں عمر بتاتے ہیں جو منہ ان کے مہتاب
وہ تو عشق کی نگری کے ہیں صاحب اور نواب

کچ سے آیا قافلہ ہوا میرا مہمان
آرمی ان کا راہ نما آرمی تھا اگوان
کرم نمانی پہ ہوا مولا ہوا مہربان

کچ سے آیا قافلہ چمکی کالی رات
شہر بھنبھور کو ملی خوشبو کی سوغات

کچ سے آیا قافلہ لایا ہے کستوری

Marfat.com

هرڪنهن هنڌ هُڪارَ، ڪيئن سارو شهر ٻڌيو رڃو

ڪيڇون آيو قافلو، خوب ٿيس خوشحال
ڇگو ٿيندُم حال. پَسَڻ ساڻ پريين ۽ جي

شال نه وسرين هوت. ٻيو سيو مون وسري
مون کي تائين موت، هئين آ ڪرين م

ويم نڪري قافلو، ها ٽي ڪيئن ڪريان؟
ويڻي ڏک ڏيان، پريين ري ۽ پرڏيهه م

ويم نڪري قافلو، ڏايو ڏيڻي ڏک
ويڻي ساريان سُک، جو هيڪندهيس هوت سان

ويم نڪري قافلو، ڪائي نه ٻيئي ڪَلَ
سيني اَندر سَلَ. اَٿم آري ۽ جام جا

گهٽاڏينهن ٿيا، مون ڏور ينديي ڏونگرين

Marfat.com

شہر بھنبھور کو ملی خوشبو کی مخموری

کیچ سے آیا قافلہ ہوتی ہوں میں خوشحال
دیکھ دیکھ کے ساجنا ہوتی جاؤں نہال

میں نہ بھولوں ہوت کو وہ مجھ کو بھولے
موت سمّے بھی آنکھوں میں وہی سجا رہے

نکل گیا ہے قافلہ کیا تدبیر کروں
میں پردیسن ہو گئی بن پیتم دکھ بھروں

نکل گیا ہے قافلہ دے کر مجھ کو دُکھ
یاد کروں میں جوت کی سنگت کے سب سُکھ

نکل گیا ہے قافلہ میں رہ گئی انجان
آدی جام کے عشق سے سینہ لہولہان

پربت پربت تجھ کو ڈھونڈتے کتنے ہی دن گذرے

Marfat.com

جي مون سڏڪيا، سي ٻڌي ٻاروچا ورين

جي مُنهنجن ٻاروچي ڏسان، تا سيني ٿيئم سڪ
ڏورتين مون ڏڪ، پسن ساڻ پريين ڏجي

مون هٿان پيڻي، ڏوهُ نه مٿن ڪو ڏيان
حال ڇوان هيڻي، هلي هوتياڻن کي

اٽي ديا اونار، ڪٽي سات سويل جو
هاڻي اديون آئيا، ڏورڻ مون ڏونگار
ٻيا ٻيي هوت هزار، منهنجو ٻيڙ ٻُنهون ڏسان

منهنجو ٻيڙ ٻنهون ڏسان، ازل لاکون آهه
هاڻي ويهڻ ڇاهه. ٻيئڙ هن ٻنيوڙم

ڪريان ڪوءِ ٻنيوڙم، ور بنا ويهي
جيهي جي تيهي، آڏُ تان سندن آهيان

Marfat.com

میں نے بلوچا تجھے پکارا شائد پلٹ پڑے

دیکھوں مکھ بلوچ کا سب دُکھ ہو جائیں دور
پریتم تجھ کو دیکھ لوں تو سُکھ سے ہوں مخمور

یہ میرا ہی دوش تھا اس کا نہیں قصور
کاش اک بار میں ہوت سے حال کروں مذکور

اونٹوں والے لے گئے اپنے سنگ مرا یار
پربت پربت اس کو ڈھونڈے بخت مرا لاچار
مرا یار پُنل تو ایک ہے، باقی ہوت ہزار

روزِ ازل سے، عشق سے، میرا پنوں سنگ
سکھیو شہر بھنبھور میں بیٹھوں کیا کُسنگ

بن ساجن بھنبھور میں کیسے بیٹھ رہوں
جیسی تیسی ہوں سکھی میں تو پنل کی ہوں

Marfat.com

ڪيو ڪميٽي ءَ ڪڇ، جو سُتي سويلي رهي
اُنهي ءَ جي افسوس سين، ڪيو محبت مڃ
پنهون جام پرچُ، نامياڻا نماڻي ءَسان

پُنهون پُنهون ٿي ڪريان آءٌ پڙ پنهون پاڻ
آديون ٽيس اڃاڻ، جو ڪين پوڙيم پاڻ ڪي

جان پوڙيم پاڻ ڪي، تا آءٌ پنهون آهيان
ڪنهين طرف ڪاهيان، جو طرف مڙئي تُنهن ٿيا

پيهي پوڙيوم، تان پنهون پاڻ ئي آهيان
پاڻ ٿي منجهان پاڻ ڪي، هي ءَ پڙلاءَ پيوم
صحيح ڪن ڪيوم، ته غير گمان اُتي ويا

عمر اڃائي گذري، ڪارن مٽيو رنگ
مڙن نهاريُ نه ٿئي، سانوڻ سارو سنگ

Marfat.com

دوش تھا مجھ کمینی کا میں جو سو رہی
اب پچھتاوا آگ ہے سینے میں بھڑکی
جام پنوں اسے کاش اب مجھ پر ہو راضی

پنوں پنوں کرتی میں تو آپ ہی پنوں ہو گئی رے
سکھیو میں انجان رہی جو خود کو ڈھونڈ نہ پائی رے

کھوج لگایا اپنا، تھا پنوں ساری اور
ہر ہر سمت میں پنوں ہے کونسی سمت اب اور

ڈوبی اپنے آپ میں، تو میں ہی پنوں تھی
اندر سے آوازیں آئیں میں ان کو تھی جانتی
بیچ سے غیر گمان گیا، آواز کو جب سمجھی

جیون بیتا کالے بالوں نے بھی بدلا رنگ
نہ دیکھوں کہیں اور کو سکھیوں کا نہیں سنگ

Marfat.com

هِن نماڻي عَجرنگ، آ هه اوهان تي سُپرين

وڃي ڪيچ وڻن ۾، ڪامل ٿيئن قرار
ديچاري م وسار، جا اجهي آهي آنهنجي

وڃي ڪيچ وڻن ۾، ٿيئن جانب جاءِ
هُوجي ادري ڪيچ ڪوٽ، سي مون لڳ لنگهڻ
پنهنجو پاڻ پساءِ، نانءُ ڪي دوست دم ڏيان

هوجو ڪيچ وڻن مَوَن، اچي واءُ دريءَ،
سومون کي محبوبن جي، ڏئي خبر ڪري
وڃان تام مَري، جان بادو چي مُنهن ڏسان

هوجو ڪيچ وڻن مَوَن، دريو اچي واءُ
ماريون تنهن مٽاءُ، هي عُمر سڀ ڪريان صدقي

هوجا ڪيچ وڻن مَوَن، ڪي هيڙ اچي ها ڏي

Marfat.com

ساؤل مجھ نمانی کا پردے میں لیجئو ننگ

تُو تو بیٹھا کیچ میں من میں لئے قرار
جس کو تیرا آسرا اس کو تو نہ بسار

تو تو سُکھی سُکھی جا کر کیچ میں بیٹھ رہا
کیچ اور مجھ میں پربت حائل ان سے پار لگا
دم توڑوں گی راہ میں ورنہ مُکھ دکھلا

کیچ کے گل بوٹوں کو چھُو کر جب جب آئے ہوا
محبوبوں کی خیر خبر مجھے دیتی ہے وہ سُنا
سانس نہ نکلے جب لگ مُکھ بلوچ دکھائے آ

کیچ کے گُل بوٹوں کو چھو کر سکھیو آئی ہوا
ان جھونکوں پہ جان اپنی قربان کروں میں سدا

کیچ کے گُل بوٹوں کو چھُو کر ٹھنڈی آئے ہوا

Marfat.com

تنهن آرياڻي آڻي :جڏ ُ مون سان اَج ملائيو

هوڏاڪيچ وڻن مَؤن ، اَچي هيرَ هلي
مهڻ ساري گالهه سَلي ، پرِيان سندي پارَ جي

هوڏاڪيچ وڻن مَؤن . لڳي تيز تنوارَ
سندي پريان پار، تنهن ڏنا دلاسا دل کي

مارگ ُ متاهون ٿيو ، مارگ چڙهي کير؟
ساڻيچي سات سوير، ڄاڻي مارگَ تي مري

مَلهي مارگ مر ُ ، تان ٿون تنين جي ٿئين
جبل هار نه جر ُ ، ارٿو اَکڙ ُ ين مون

مارگ مرڻ آهه ، گهوريو جيڏ ُ جيڏيون
پيرنه پويَون پاءِ عاشق مر ُ اڳي ٿئين

مارگ مران شال ، دعا کريجو جيڏيون

Marfat.com

یوں لگتا ہے آری سے مجھے دیا ہے اس نے ملا

کیچ کے گل بوٹوں کو چھو کر ٹھنڈی آئے ہوا
اس نے یار کے دیس کی ساری باتیں دیں بتلا

کیچ کے گل بوٹوں کو چھو کر آئے تیز ہوا
دے دلاسے یار مجھے آ میری دھیر بندھا

منزل کیسی اونچی ہے کوئی اس تک کیسے جائے
سانجھ سویرے ساجن ڈھونڈے وہ منزل کو پائے

منزل ملے تو خوش ہو ہو کر دے جان فدا
خون کے آنسو رو رو کر مت کر پربت گیلا

منزل پر مرنا سکھیو اس پر جیون قربان
عاشق پیچھے کب ہٹے دے بڑھ کر اپنی جان

سکھیو کر دو دعا، منزل پر مجھ کو آئے موت

Marfat.com

هوت هڪڙي حال. مانَ متا ن موڻ هٽ ڏَئي

هُو سياڻا سُپرين ، ساجڻهي ٿَ آڃاڻ
آڏَ ڪوهياري ڪاڻ، متي راهه رڌان گهٽو

باري برهه بلوچ جو، رڳو ئِي راڻت
ساريان ساساڻت ، جا هيڪندڙ هُيس هوت سان

باري برهه بلوچ جو، آهِ سنور و نورُ
راتو ڏينهان روح ۾ ، مُحبن جو مذکور
وڃڻ آهه ضرور، ڪاڪيون ڪيچيڙن ڏي

باري برهه بلوچ جو، اوانداهي ٿَ اوجَرُ
ساڻِي آهه سَپَرَ، سونهه ڇڏيندو ڇَپَرين

پنڌ عجائب پرين ۽ جو "مان" سان ڪين هلي
سائِي چاهه چَلي، بنهن "مان" ڇڏي وچ ۾

Marfat.com

مرجاؤں تو شائد مجھ پر چھاؤں کردے ہوت

سجن سیانے، میں عاجز انجان میں کیا جانوں
میں کوہیارے کی خاطر راہوں میں روتی رہوں

یار بلوچ کے ہجر کی آگ ہے مجھ کو راحت لیکھ
یاد کروں اس ساعت کو جب میں اور وہ تھے ایک

یار بلوچ کی برہا کی تو آگ ہے نور ہی نور
میری روح میں رات اور دن بس اس کا ہے مذکور
کیچ کی مشکل راہوں پر مجھے جانا پڑا ضرور

یار بلوچ کے ہجر کی آگ سے روشن ہوگئی رات
ساتھی میرے جیون کا نہیں چھوڑے گا مرا ساتھ

اس کی راہ عجیب ہے "میں" سنگ کوئی نہ جائے
"میں" کو پیچھے چھوڑے جو، وہ اس پر چل پائے

Marfat.com

سوين گُنڙ سندان، مان تي ساريان سَرتيون
سگھا ٿيندا سُپرين . مون تي مهربان
ويهان ڪيئن مان ڪريِ، جي ءَ متي جَولانَ
ڏُڪيئن ۾ ارمان، هِهڙ و هوت وساريان؟

ڪيچيڙا ڪالهه ويا، مان تي اگڻ نهاريان
ساريو سُپرين کي، هنجون آڏُ هاريان
گوندر گذاريان، هيَ هيَ سارا ڏينهڙا

ڪيچيڙا ڪالهه ويا، تتگ اڻن تا ٽي
هوتن ري ءَ هاٽي، اگڻ نهاري نه سگھان

ويئي ڪيچيڙا ڪالهه، تون اَڄ ٽي پيرنهارئين
هولنگهي لڪ سنوان ٽيا، توهِت هِهڙا حال
ڪندِ ٽي سارَ سنپال، وڃي ڪيچ وڻن ۾

Marfat.com

سکھیو جن کو یاد کروں میں اُن کے گُن ہزار
چپ بیٹھوں کیسے جب مجھ پر کرم کرے مرا یار
میرے اندر اس کی پریت کی آگ کی ہے بھڑکار
ایسے گُن جب ہوت کے جوں میں کیسے دوں بسار

کچی کل گئے میں ڈھونڈوں آج اپنے آنگن
پل پل یاد کروں پریتم کو آنکھوں میں انسون
اب تو دکھ کے ساتھ ہی گذرے گا سارا جیون

کچی کل گئے اونٹوں کے باندھ کے سارے تنگ
کیا دیکھوں میں آنگن کو جب ہوت نہیں ہے سنگ

کچی کل گئے میں ڈھونڈوں ان قدموں کے نشاں
پربت پار وہ سیدھی رہ پر پہنچے۔ کچ جہاں
بیٹھ گھنے پیڑوں کے نیچے کریں گے میرا بیاں

Marfat.com

اَڳُ ساڳي اوءِ، پَرَ ڪيڇن ڪي ڪاتُوں لهان؟
ڏيي ڦَٽَ فِراق جا، پورهيت ڇڏيون پوءِ
هاڻي راهُن مٽي روءِ، سڏ ڪريندي سات ڪي

اَڄُ مُلهِي اَهيان، پانهي پاروچن جي،
سپ چَپَرُ ڇانيان، آهُن ۽ دانهُن سين

ونڊرم ويهان، قولن پيون پرين ۽ ڪي
نال جنڀين نيهان، هوت تَنين جي هنج ۾

هوت پرين هڪواري، موُن ڪي اچي مِلج ميان!
ڏونگر ڏورُڻ مون نه ٿيئي، ميان الا، اَءُ اوري تون آڏي
ڳچيءَ پائي ڪپڙو، ميان الا، زور ڪريندس ذاري
جا ادها نجڙي ڪونجي، ميان الا، سا تو ڪيئن وساري؟
هيڏوَن ڪنيم سرتي، ميان الا، يار برهه جو باري

Marfat.com

یہ آنگن تو دہی ہے لیکن پیچھے گئے کہاں،
دے کے زخم فراق کے مجھ کو چھوڑ گئے ہیں یہاں
کوک پکارا انہی راہوں میں پھرتی رہ گریاں

یار برہ چن کے ہاتھوں میں بک گئی ہوں انمول
اس آنگن میں سسکیں گے اب میرے دکھ کے بول

وندر میں کئی اپنا اپنا ساجن کھوج رہیں
ہوت ان کی آغوش میں جن کے نیناں لگے کہیں

ہوت پریتم، مان خدا کا نام، میاں مل جا
دشت و جبل میں ڈھونڈ نہ پاؤں مل جا آری جام
ڈال دوپٹہ گردن میں میں منت کروں سلام
اسے بھلایا جس نے جیون کیا ہے تیرے نام
کیسے جنس جنس سہ گئی میں سب برہا کے آلام

Marfat.com

ويٺي ڏسان واٽ ڙي ، ميان الا ، مونجهه اڏهان جي ماري
"سچوءَ" سند و سڃڻا ، ميان الا ، ٿيو فراق فراري

نٽي وٽي گالهه کا بي ، ڏي ٻيڏيون ، مون کي نٽي وڃي
آءٌ نه کنديس ، وي اهڙي ، پلو ميان
کيچن جا مون سان کي
اوهان مِڙن ٿم ، وي ، مست جو ٽيڙس
پيالو عشق جو پي
اوهين مڙيئي ، وي ، عقل واريون
آءٌ جو بيراگڻ ٿي
"سچوءَ" پچاڻا ، وي ، سپرين ، پلو ميان
کوه کنديس هٿ کي

Marfat.com

دکھ کی ماری راہ تکوں میں تیری صبح و شام
تیرے دُکھ نے پیچھا کر ڈالا کام تمام

بھائے نہ جی کو بات کوئی، نہ بھائے کوئی بات
میں نہ بتاؤں میاں جو کیچوں نے بتلائی بات
عشق پیالہ پیا تو چھا گئی مستی کی پارات
میں تو ہوئی بیراگن، رہ گئے تم ہی عقل کے ساتھ
جینا میرا کس کارن جب پیچھا نہیں ہے ساتھ

Marfat.com

سندھ میں سمہ دورِ حکومت میں ایک سردار جسودھن تھا۔ اس کی کوئی اولاد نہ تھی، ایک درویش نے دعا کی کہا بیٹی ہو گی مگر اسے کوڑھ کا مرض ہو گا۔ بیٹی ہوئی کوڑھ کی مریض، سب علاج بیکار گئے تو اسے دایہ کے ذریعے جنگل میں پھنکوا دیا گیا۔ کینجھر جھیل کے کنارے مچھیروں کی بستی کا بے اولاد کینجھر سردار کو بیٹی کی پیدائش پہ مبارک دینے آرہا تھا کہ راستے میں اسے دایہ مل گئی۔ جس سے بچی کا قصہ معلوم ہوا تو کینجھر اس بچی کو اپنے گھر لے آیا۔ اس کا نام نوری رکھا۔ نوری کینجھر کے گھر جوان ہوئی تو اس نے اپنے بھتیجے سے نوری کی شادی کرنی چاہی مگر اس نے بھی انکار کر دیا۔ نوری چاروں طرف اپنی بدصورتی کے لئے بدنام تھی، نوری کو بھی اس کا احساس تھا وہ اپنے جسم کو چادر میں اور منہ کو ہمیشہ نقاب میں رکھتی تھی ان دنوں جھیل کے کنارے ایک اونچے ٹیلے پر شاہ ہونڈرو نامی بزرگ عبادت کیا کرتے تھے نوری نے ان کے آستانے کی خدمت شروع کر دی، وہ ہر روز کشتی پر اس آستانے تک جاتی، صفائی کرتی، پانی بھرتی، دیا جلاتی اور واپس آجاتی۔ کئی برس گذر گئے، شاہ ہونڈرو کی وفات کے دن قریب آئے تو انہوں نے نوری کو بلایا اور پوچھا بیٹا تجھے کیا چاہیئے نوری نے مرض سے نجات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، بزرگ نے اسے سات چادریں اوڑھ کر پانی کے سات لوٹے اوپر ڈالنے کے لئے کہا، نوری نے بزرگ کے دیئے پانی سے ایسے ہی غسل کیا اور پھر شہزادیوں سے بھی حسین نوری نکل آئی۔ اس کے چہرے سے روشنی پھوٹتی تھی۔ چنانچہ پہلے بدصورتی اور اب بے پناہ حسن چھپانے کے لئے وہ ہمیشہ منہ پر نقاب رکھتی، نوری اب بھی بزرگ کی خانقاہ پر دیا جلایا کرتی۔ ان دنوں سندھ کے سمہ حکمران جام تماچی (رکن الدین شاہ جام تماچی ثانی ۱۳۸۸-۱۳۹۲ء) نے جھیل کے کنارے ایک ماڑی (حویلی) بنوائی تھی اور شکار کھیلنے آتا تو اس میں ٹھہرتا، ایک رات نوری بزرگ کے مزار سے واپسی پر اندھیرے میں راستہ بھول گئی، راستہ ڈھونڈنے کے لئے چہرے سے نقاب الٹ کر روشنی کی جس کی جھلک اس وقت جام تماچی کو نظر آگئی۔ اس نے وزیروں کو اس روشنی کا پتہ لگانے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ یہ نوری کا حسن تھا۔ جام تماچی نے نوری سے شادی کر لی، جھیل نوبی نے باپ کینجھر کو دے دی جو بعد میں اسی کے نام سے مشہور ہوئی۔ جام تماچی کو نوری سے بے پناہ پیار تھا، نوری کی سادگی کی اداؤں نے اسے جام تماچی کی نظر میں دوسری رانیوں سے ممتاز کر دیا تھا۔ نوری نے اپنا مچھیرن ہونا کبھی نہ چھپایا اور دوسری رانیوں سے تقابل میں اپنی اس عام حیثیت کو اتنی مہارت سے استعمال کیا کہ جام تماچی اسی کا گرویدہ ہو گیا، حسام الدین راشدی مکلی نامہ کے حواشی میں لکھتے ہیں۔

"تحفۃ الاکرام" کے مطابق اس جام تماچی اور نوری کی قبریں مکلی میں شیخ حماد جمالی کے مزار کے پاس ایک حجرے میں موجود ہیں۔

Marfat.com

نُوری

Marfat.com

تون سَمو سردار، آءُ ميئي مهاڻي آهيان،
تنهنجي ءَ شفقت مهرجو، آهي ڪونہ شُمارُ
گندي ءَ گاندر گهرڪان، ڪيو ساري عالم عار
مٿي تنهن مَدارُ، تو ساري ءَ ڪينجهر ڪيو

تون سَمو سائين، آءُ ميئي مهاڻي آهيان،
مون لَهِ رهائين، جو پَلئي لڳيس تا نهنجي

آءُ ميئي مُهَاڻي، تون سَمو ساري سَرَ جو
قرب منهنجو ڪهڙو ڄاڻين تو ڄاڻي
ڪاري سرڪنيم ٽي، پيچي ءَ ڪِي ءَ هاڻي،

Marfat.com

میں ہوں مہانی (ماہی گیر) تو سمہ سردار
تیری شفقت مہر کا کوئی نہیں ہے شمار
ہر کوئی دور رہے ان سے گندے گھر ہمار
کینجھر نے پر رکھا ہے تجھ پہ دار مدار

میں ہوں مہانی (ماہی گیر) تو ہے سمہ سائیں
تیرا دامن تھاما ہے تو ہی لاج بچائیں

تو سمہ سردار ہے، میں (ماہی گیر) مہانی
قربت مجھ کو بخش کے پریت مری پہچانی
میں نے بُو کی ٹوکری سر پہ اٹھائی جانی

Marfat.com

راجا تنهنجي راض سان، ٿيس راڻن جي راڻي،
تو سما سيبا ڻي ، نه ته هيس بيهودي بچڑي

چوليون جن چڪ هيون ، اَج ٿيون لالين لائو
جُتيون جَڙائُو ، پايون وتن پير ۾

مَڪَ برابر نه ڪريان ، مانڪ موتِن ساڻ
سَمو جام سُجاڻُ ، جنهن چارو جام ڪُلهي ڪيو

رنگ ڪاري رُويون ، هيون مڙني ملاحن جيون
سي ڪنيون ڪارن ۾ آچن ، دَرا ۽ دُويون
جت بيحد بدبُويون ، اُت الله عطر اوتيا

منهن مِٺي ۽ ميريون هيون ، بيهوديون بچڑيُون
ڪِهڙ ڪِهڙ نوري ۽ ڪِهنگر ، ڇِم ڇِم ٿيون پيريُون
سي پاڻ سهاڳ ڏٿي ، هي جي هُن هيريون

Marfat.com

تو راضی تھا میں ہوئی رانیوں کی بھی رانی
میں بے جودہ، بدصورت تو نے قدر ہے جانی

جن کی چولی میلی تھی مہک رہی ہے آج
ہوئیں جڑاؤ جوتیاں ان پاؤں کی محتاج

مانک موتی جانتی نہ میں مچھلی کے مول
جال اٹھا کے سمہ جام جانے تو ہی تول

ملاحوں کا جیون کیسا رنگ تھے ان کے کالے
آج آئے ہیں سر پہ اٹھائے ٹوکرے مچھلی والے
مہر خدا کی، نہیں ہے بدبو، خوشبو کے ہیں جھالے

میں مٹی کی مورت تھی نہ روپ تھا نہ کوئی رنگ
اب نوری کے گھونگھرو چھنکیں چھن چھن پائل سنگ
میں سمے کی سہاگن ہوں اور سمہ میرا ننگ

Marfat.com

لوهاٹیون لوڏيون ، پارس ٻڌي سون ٿيون

ڀھ ڏوڏا جن ڏاڄُ ، ڏُوت جنين ڪُم ڪوٽيون
انھن جو اَحتياج ڏُو تماڄي ڪيڏو ڪيڏي

نوري عَ ڪيو نازُ ، ٿِي ريجھا ئي واوَ ڪي ،
نِت نِت ڄام نيازُ ، ڏُو آڇيو اُنھن جو ڪري

تون تماڄي ڄامُ ، آءٌ ميڻي مھاڻي آھيان
ڏُنو تو آرامُ ، ڪينجھر ٻِن ڪنڌيُن ڪي

پَلڪَ مون پاڏوءِ ، تون راجا لَڄَ رھائيين
سَماسُڄاڏوءِ ، ڪامل پنھنجي قُرب ڪي

تون سمو سُلطان ، آءٌ ميڻي مھاڻي آھيان
تون مون ڏُنھن مِھربان ، مون ڪيھي ڪاڻ ڪُرڀ جي

مَڪ برابر نہ ڏيان ، ٿوڏي پَريين موتئين ماڻ

Marfat.com

لوہا میرا سریر تھا ہو گیا سونا پارس سنگ

جھیل کے بُوٹوں کے جڑ ڈوڈے جن کا تھا کبھی داج
جام تماچی دیکھو ان کا ہو گیا خود محتاج

راؤ کو رجھائیں پل پل اب نوری کے ناز
جام تماچی نت نت آن اٹھائے ناز نیاز

تو تھا جام تماچی میں تھی (ماہی گیر) مہانی
تیرے دم سے سُکھ میں کینجھر جھیل، کنارے، پانی

میرے گلے میں ڈال کے پلو راجا نے پہچانا
میں سمہ! تیری لاج ہوں میں نے بھی یہ جانا

میں ہوں (ماہی گیر) مہانی تو سمہ سُلطان
کیا پرواہ کسی کی، گر ہو تیرا کرم ہر آن

مچھلی سے برابر ہیں کب موتی کے تھال

Marfat.com

يونين كميٽي عَ ڪاڻ، جاروڻا ۽ ڪُهي ڪنيو

مَڪَ موتين ڪي نہ ڏيان. توڙي هُئَن پاتون پات
ڪوجهي مان ڪم ذات، پرڀارو ڇام ڪُلهي ڪنيو

مهاڻي عَجي من ۾، نہ هو ڪِيرَبُ گا ءُ
نيئن سان نازڪري، ريجهايائين راءُ
سَموسَپڻي کان ءُ، وَڌي وڻي پاڻ سان

پَلڪ لڳي آهيان، آهيان اَيائين،
سَمي سُڃاڻي، جاروڻا ڇام ڪُلهي ڪنيو

فارغ ٿِيَن نہ فراق کون، ڏيجهاڪين وصال
گم ٿِيڻ کوڻ گم ٿيا، نڪا سرت سَنڀال
اَڪي قيل نہ قال، "سچو" صُمٌ بُڪمٌ ٿيا

Marfat.com

جام نے میری خاطر ہی کاندھے ڈالا جال

میں مچھلی نہ دوں ، ہوں چاہے موتی ہیرے لال
جام نے میری خاطر ہی کاندھے ڈالا جال

میں مہانی (ماہی گیر) دغا نہ کوئی کمایا
آنکھوں کے سو ناز تھے جن سے رائے رجھایا
ساری رانیوں سے چھینا ، اپنے پاس بٹھایا

دامن تیرے میں لگی ، میں بھولی انجان
جال اٹھایا سمہ نے اور مجھ کو لیا پہچان

نہ فارغ میں ہجر سے نہ ہی قرب وصال
غرق ہوئے تو غرق ہوئے ، گم بھی ہوئے کمال
صُمّ بُکمّ پیچو ہے وہاں نہ قیل نہ قال

Marfat.com

یہ کہانی عمر ماروی کے نام سے مشہور ہے اور سندھ کا شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس نے اپنی شاعری کے لئے اس کہانی کا کسی نہ کسی طرح سہارا نہ لیا ہو، تھر کے ایک گاؤں میں مارد قوم کے لوگ رہتے تھے ان میں ایک شخص ہالنہ تھا جس نے ایک خوبصورت رتھ بنایا۔ جسے ہرن کھینچتے تھے وہ اسے ننگر پارکر کے راجہ پھول کے پاس لے گیا۔ راجہ نے یہ رتھ اس سے مانگ لیا مگر ہالنہ نے کہا کہ اس نے یہ رتھ کسی اور بادشاہ کے لئے بنایا ہے اس لئے وہ اسے دوسرا رتھ بنا دے گا۔ راجہ پھول نے ہالنہ کو اپنے محل میں مہمان رکھا مگر رات کو ہالنہ کو خیال آیا کہ راجہ اسے مروا کر یہی رتھ نہ لے لے۔ چنانچہ وہ رات کو رتھ لے کر بھاگا۔ لیکن آدھی رات کو رتھ میں سے ایک عورت نے اسے پوچھا کہ وہ کون ہے اور اسے کہاں لے جا رہا ہے۔ یہ عورت راجہ پھول کی رانی ماڈنی تھی۔ جس سے راجہ کسی بات پر ناراض تھا۔ رانی کے بچہ بھی ہونے والا تھا۔ وہ دراصل اپنے محل میں سیر کر رہی تھی کہ اسے باغ میں کھڑا رتھ خوبصورت لگا وہ اس میں بیٹھی اور سو گئی اور اب ہالنہ کے ساتھ تھی، ہالنہ بھی واپس جانے سے ڈرتا تھا اور رانی کا بھی یہی مسئلہ تھا۔ چنانچہ دونوں ملیر آ گئے جہاں ماروی پیدا ہوئی۔ ہالنہ نے رانی ماڈنی کو بیٹی بنا لیا تھا۔ ہالنہ نے ایک لاوارث بچہ پھوگ پالا تھا وہ جوان ہوا تو خوبصورت ماروی پر عاشق ہو گیا اظہار عشق کیا تو ماروی نے جھاڑ دیا۔ ہالنہ نے ماروی کی نسبت اپنے رشتہ دار کھیت سے کر دی۔ پھوگ جل گیا اور ملیر چھوڑ کر عمر کوٹ آ گیا اور بادشاہ عمر سومرو (تحفۃ الکرام کے مطابق وفات ۷۹۵ھ یا ۷۹۳ھ) سے ماروی کے حسن و جمال کی بے پناہ تعریف کی۔ عمر بھیس بدل کر ملیر پہنچا۔ پیاسا مسافر بن کر ماروی کو سانڈنی پر ڈال کر اپنے محل میں لے آیا۔ ماروی نے لالچ اور پیار دونوں کو نامنظور کیا۔ قید میں ڈالی گئی، مگر خانہ بدوشی ماروؤں کو نہ بھلا سکی۔ عمر کی دایہ نے ماروی کو پہچان لیا کہ یہ اسی خاتون کی بیٹی ہے جس کا دودھ عمر نے پیدا ہونے کے بعد پیا تھا کیونکہ عمر کی ماں سخت بیمار ہو گئی تھی۔ دایہ نے عمر کو یہ بات بتائی۔ تو عمر نے ماروی، ہالنہ اور کھیت سے معافی مانگ لی اور انہیں عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ ماروؤں کو ماروی کی پاکدامنی پر شبہ تھا مگر ماروی چار بار جلتی آگ پر سے ننگے پاؤں گذری تو جب اس پر کوئی آنچ نہ آئی تب اس کے ماروؤں کو اس کی پاک دامانی کا یقین ہو گیا۔ اس طرح ماروی اور کھیت کی شادی ہوئی۔

Marfat.com

ماوی

Marfat.com

سڏيم آج سنگهار، جن ڏني مون ڏينهن ٽيا
سي نڪ نگهي ٻيهي ويا، پانور منجهه پنهوار
هٽي وينا پڪڙا هُٿِ سُکِ ڏي اجڙ دار
جن جي ساه سنيهار، سي آج پنهوار پري ٽيا

اياکالهُون کالهه، هيس مارن گڏ مليرم
سي ڏينهن وينڑا گذري، پئي منجهه خواب خيال
اج پريئن ڪنڌ ٻڌن پڪڙا، جوڙي وينا جال
جن جي ساه سنيهال، سي اج پنهوار پري ٽيا

Marfat.com

دیکھے میکے والوں کو، دن گذرے، کرلیں یاد
ٹیلے چیر کے پہنچے ہوں گے جو پانور آباد
جھونپڑے ڈال کے بیٹھے ہوں گے وہ پنھوار آزاد
دور بسوں کو یاد کروں میں، میں خانہ برباد

کل کی بات ہے ماروئں سنگ ملیر میں تھی آباد
وہ دن یوں گذرے ہیں جیسے خواب کی ہوں روداد
بیٹھے ہیں اس پار وہ جھگیاں ڈال کے، ہیں آباد
دور بسوں کو یاد کروں ہیں، میں خانہ برباد

Marfat.com

ٹيا پنهوارَ پري، آءٌ ڪن کي ڏوراپا ڏيان؟
اُنهن ٻاجهوُن مارُئي، ٿي مِيان هِت مَري
نٽين قَبَر ڪري، ڪو اوڏي ابا ٽَن کي.

جي پيڪن پوءِ پيام، سي تا ڏيکيا ڏينهڙا
هيٺَن نه پائڻ ڪا هُيم. تا کي هيٺَن ڪندام
پر ڏجي ٿر ٽيام، سي سُڌ لهندڙ سومرا

جي لويُون ڏي کي لوءِ، ڪڏهن اينداها آجڙي
آج هٽي پڪا پانورين، عُمَر وينا اوءِ
تن پنهوارن پوءِ، موٽي اچڻ نه ٽيو

جيڪس سنگهارن، اُهو ڏيهه وڻي ويو
دري هيڄ وَرَن، جي سانگَن کو سانگ پيو

جو ڏاڏاٽو ڏيهَ، مُونهوَن مورنه وسري

Marfat.com

دور پنھوار ہوئے ہیں کس کو اپنا دُکھ بتلاؤں
ان کی خاطر مارُوی میں، یہاں پل پل مرتی جاؤں
لاؤ بلا میرے میکے والے، قبران سے بنواؤں

بچھڑ کے میکے والوں سے آئے دُکھ کے دن ملول
ایسی توقع بھی تو نہ تھی جائیں گے مجھ کو بھول
میری خبر تو لینے والے، بسے ہیں تھر کی دھول

لوئیاں لے کر آنے والے وہ میرے چرولہے
عمر وہ جھگیاں ڈال کے مجھ سے کتنی دور ہیں بیٹھے
وہ میرے پنھوار جو اب تک لوٹ کے بھی نہیں آئے

شائد میکے والوں کو وہ دیس گیا ہے بھا
شائد وہ پھر لوٹ آئیں یہاں برسے جب برکھا

بھول نہیں سکتی میں پل بھر اپنا میکا دیس

Marfat.com

سوڏاتر لئڙ ڏيکارمُون، سومرا ساٹيہُ
ري ءَ پنھوارن پَرڏيہُ، هي ءُ مڙيوئي پائيان

وس نہ وساريام ، سُرها وَڻ ساٹيہ جا
اُهي هيکنڊ ڏينھڙا، تي گذ جي گذاريام
ياد ڪيون سي ڪيترو ، سانگي سنپاريام
اڏنھن آڏاريام، ڪل لَهَڻ لئر ڪانگڙا

هيس ڪيرملير ، هِت ٿي آيَس ڪير؟
جيڪُس پيڙم پير ، فقط لڳ فِراق جي

ڪاٿي آڻُ هُيَاس ، ڪاٿي آيَس سومرا؟
هُتان هِلي هِت اچي ، بوڙن مِنجھ پياس
هنجن هابُ ڪِياس ، وڇوڙي جي ڏينھڙي

مون کي رَبّ ڏکي، شل پَرڏي سائڻ پناهَ ۾

Marfat.com

سومرا مجھ کو دکھلا دے اک بار تو میرا دیس
مجھے پنھواروں بِناں ہوا ہے دیس اپنا پردیس

بھول نہ پاؤں اپنے دیس کے مہکے ہوئے اشجار
اُن سنگ، ان کے سایوں میں اک جیون دیا گذار
یاد کروں بوٹوں کو تو یاد آئیں اپنے سنگھار
ان کی خیر لینے کل کاگا بھیجا ہے اس پار

کیا تھی میں مَلیر میں یہاں آ کے بن گئی کیا
ہجر فراق نے کیسا کیسا فرق کیا پیدا

میں تھی کہاں اور اب ہوں کہاں سُن سومرا اے سردار
وہاں سے چل کر یہاں جو آئی دُکھ کی ہے یلغار
ہجر کے دن ہیں اور آنکھوں سے پھوٹ رہی ہے دھار

یارب رکھیو پردہ میرا دیجیو مجھے پناہ

Marfat.com

تہ هنڙان منجهه پکي ، عُمر اِباڻن جي

پَلَک نہ ٽِيان پاسي ، شل عمر اباڻن کوڻ؟
گَڏُ گَڏين هاسي، سين سان سي سومرا

کاڏي آج رهي، آڏُ کاڏي اَباڻان ؟
هاڻي نہ ٻاڻان، تہ کاموڻي ملندیس مارئين

جهانگيڙن لئہ جِيءُ ، هِت عمر آهه اُپاڻکو
نئي گذائج اُن سان ، حال منهنجو تا هيءُ
سانگيڙن ۾ سيءُ ، آهه ايڏا نہ ٽي تانهنجو

پَري ٽين نہ شال، هُتن اوڏانئي اَجَڙ ي!
اُٽي ويڻي اُن جا ، اتم خواب خيال
سداسانگيڙن جِي ، مون کي ساه سنڀال
هِت مون هيڙا حال، هُت عتاب اُنهن جا

Marfat.com

میکے والوں کی بھگیوں میں عمر بسوں میں جا

عمر نہ بچھڑوں میکے والوں سے میں پل دو پل
سو عمرا، میرے سنگ تھے وہ میں ان کے سنگ تھی کل

آج کہاں پر میں ہوں اور ماروہ ہیں آج کہاں
یوں لگتا ہے ان سے ملنا وہم، خیال، گماں

عمر اداس ہوں ان کے لئے جن کا جنگل ہے باس
مجھے ملا دے جا کر ان سے میں ہوں آس نراس
میرے سنگیوں پر ہے آج بھی تیرا خوف ہراس

شالا مجھ سے دور نہ ہوں وہ سدا رہیں مرے پاس
اٹھتے بیٹھتے مجھ کو ان کا خواب خیال قیاس
یاد کروں پل پل سانگھیڑے اور بندھاؤں آس
یہاں مرا یہ حال وہاں پر ان کو سو دشواس

Marfat.com

عمر آباڻن ري ، آءٌ تان کو جهي آهيان
هي ءَ لسوئي نہ لاهيان، جا آهہ نِشاني اُن جِي

ديگستاني راڄ جي، آءٌ گاهہ کريان ڪيهي
ڪن پَچارون پاڻ ۾ ، سي داري ءَ تي ديهي
تہ "ايندي ماروئين مارئي، شل پڪن ۾ پيهي"
اُڪنڊ مون ميلاپ جي، آهہ جهانگن کي جيهي
منهنجي تن تيهي، آهي سڪ سنگهارن جي

جهانگي جهڙ پياڪ، تاهِن شربت هيروان'
گاڙهيون کاريون لوئيون، پهرڻ تن پوشاڪ
لاهج لوئيڙن تان ، الله لڳِ اولاڪ
جورکن هڏنهن کانڪا، عُمر بي اِملاڪ
کاڻ پرور پاڪ ، مون کي ميڙئين مارئن

Marfat.com

عمر بناں میکے والوں کے میں بدصورت ہوں
چادر ان کی نشانی ہے سدا اپنے سر پہ رکھوں

ریگستان کے رہنے والے آج کی بات بتاؤں
ریت پہ بیٹھ کے جو کرتے ہیں باتیں وہی سناؤں
"اک دن ماروی آجائے گی واپس اپنے گاؤں
ان جھگیوں میں ماروی اک دن پھر رکھے گی پاؤں"
جتنا ملنے کو میں تڑپوں اس سے سوا انہیں پاؤں

تیرے شربت کو کیا سمجھیں لسی پینے والے
تن پوشاک ہیں سُرخ اور کالی شالیں اور دوشالے
عمر خدا کا واسطہ ان کے دل سے خوف ہٹالے
لسی لوئی کل جاگیر ہے ان کی، پھریں سنبھالے
مجھے بلا دے، رب کا واسطہ، لسی لوئی والے

Marfat.com

مينهن وسندي مان ، ويڙهيچن ويندياس
لوئي سڀاگين لوءِ جي ، نال وڃي نيندياس
وڃي ٽرٽيندياس ، ڏک سڪ پائي سومرا

ديگستا ٽن رنگ ، جي ٽون پسين سومرا
ته ميان ماروئڙن ٽوڻ ، ظالم لاهين زنگ
جي تاکون تنهنجي تاب کوڻن ، جهانگي واسن جهنگ
نامياهي ٽون ننگ ، نيئي رساڙين راڄ ۾

مينهن وسندي مون ڏٺا ، هي پکا پنهوارن
گاڙهيون آڇيون لوئيون ، ڪيا سهج سنگهارن
اُهي عام خلق کوڻن ، تا گوشي گذارن
منهنجي آڇ سندين ، تا دانان نهارن
سانگيڙا سائيڙه ۾ ، پيا نت نت سنيارن

Marfat.com

ماروؤں سے ملنے جاؤں گی جب ہو گی برسات
لسّی لوئی لے کر ان کے ہاتھ میں دوں گی ہاتھ
سوہنرا میں ٹھہر جاؤں گی مرا دکھ سکھ ان کے ساتھ

سومرا اگر تو دیکھ لے ریگستان کے رنگ
ظلم سے روکے ہاتھ تو دل نہ ہو ترا سنگ
مارو تیرے خوف سے جا چھپے ہیں بیلے جھنگ
مجھے حوالے ان کے کر، میں ہوں ان کا ننگ

مینہ برسا تو میں نے دیکھے جھگیوں میں پنھوار
لال اور کالی لوئیوں سے سینگھارے کریں سنگھار
خلق سے ہٹ کر گوٹھے میں جو جیون دیں گذار
میں کب اُن تک جاتی ہوں میری راہ تکیں ہر بار
نت نت مجھ کو یاد کریں میری خاطر کریں پکار

Marfat.com

هي ڳالهيون ٽيون ڳارن، مسون کي ماروئڙن جون

ڪوجو ويو واءُ، اڄ پڻ مُلڪ مَلير ڏنهن
ڇڻُ آيم اَباڻائُ، ها ٿهو مونائيڻ جو

لَٽو ٽوڙائو، ڏيو ورق وصال جو
وري وطن آئيا، ريگ لنگهي راڻو
"سچو" ڇوَ ي ساڻو، ٽيو موڙي مُلڪ مَلير جو

سداهڻ سُکيا، ماروئڙا ته مَلير ۾
شل نه ڏينهن ڏکيا. اَچن اَجَڙين تي

سدا سَرها هونِ، ماروئڙا ته مليرم
مٿي پنهوارن پون، مِهر جا شل مِينهڙا

ميان ماروئڙن تي، مِهران وسن مِينهن
شل نه ڏکيا ڏينهن، اَچن آجَڙين تي!

Marfat.com

ماروؤں کی یہی باتیں مجھ کو جان سے گئی ہیں مار

ملک ملیر سے آج تو ایسی ٹھنڈی چلی ہوا
کوئی مجھ کو لینے آیا، میں نے یہ سمجھا

وصل کا آیا باب گیا وہ ہجر سماں دلگیر
اپنے دیس میں مارو آئے ریت کے ٹیلے چیر
سچو کہے سرسبز ہوا ہے پھر سے ملک ملیر

مارو رہیں ملیر میں سدا ملے انہیں سکھ
رب نہ کرے انہیں جیون میں پیش آئے کوئی دکھ

مارو رہیں ملیر میں سکھی سدا رہیں
اور پنھواروں پر ہوتی رہیں مہر کی بارشیں

برسے میرے ماروؤں پہ بارش کا ہر سکھ
رب نہ کرے انہیں جیون میں پیش آئے کوئی دکھ

Marfat.com

سداسي ساٹيھ ۾ ، سُکيا هُئن سنگھار
پکي مَنجھ پنھوار، شل هُئن هميشه سَرها

سائين سنگھارن جو ، رکج پَن پکي
کوٽي تانه لکي، هُئن سَدائين سَرها

سنگھاري ساٹيھ ، شل هُئن سَدائين سَرها
وڃَن نه پرڏيھ ، خوش گذارن اُتھين

جاتي واري ءَ ڏنو ، تاتي اڏن پکڙا
پاڳين لَٽايو ، سدا رهن او سَرها

وري وسايو ، مالڪَ مُلڪ مليرجو
سوا گي کون اُجرو ٿيو ، سائو سَوايو
آگي اکھايو، "سچو ءَ" جو سوال ڪيو

ايان ڪِنون ڪِنو ٻيُون ، تہ سانگين ساھ پوي

Marfat.com

میکے والے خوش رہیں اپنے دیس سدا
ماردو اپنی جھگیوں میں سکھ سے دیں بتا

سائیں میکے والوں کی جھگیوں کی تو لاج
دکھی ہوں نہ، سکھ بسیں جب تک تیرا راج

میکے والے خوش رہیں سدا ہی اپنے دیس
خوش گذران سدا ہو ان کی جائیں نہ پردیس

ریت کے ٹیلے جہاں بھی ہوں وہاں بنائیں گھر
پروا ہے سدا خوش رہیں، رہے نہ کوئی ڈر

ملک ملیر میں مالک نے پھر بارش برسائی
چہرا دھل گیا دیس کا ہریالی لہرائی
سچ پوری ہو گئی لب پہ دعا جو آئی

بجلی چمک رہی ہے آئی ماروؤں میں بھی جان

Marfat.com

وَسي ترتارِ ڪَن ، نيَون ۽ نئون ٽيسٽامينٽ
جا تي هُئَن ٻوٽيون، تا تي آجڙي آرام ٿيا

مون ڪوَن وسَرن ڪِينَڪي، اُهي عُمر ويلڙيُون
چاريم وڏي چاهه مون، تي ٻيلاءِ ٻيلڙيُون
تي ڪيڏيم ڪيلڙيون، سرِ تِن سان ساڻيم

اَوس اڏَن سومرا ڇو ڏادي ڇوڙنرا
تَن ۾ سانڍي رکن سامهان، ڏٺ بَهون ڏوڙنرا
ڏَڳَ ڏکي ڏوڙنرا، صبح کا ٿن خوش ٿي

ڪَربين ڇو ڪِلان، سانگِيڙن تي سومرا
سارهه سوتِن تي، لاهه ٿو ڪان آڻُون ٿهلان
هي جي موتن جون مَهلان، تي محلن منجهه گذاريان

مون جالبيو سان جَن، موتِي تن نه پُڇيو

Marfat.com

بھر جاتے ہیں تال تلیا میں مینہ برسے جس آن
دیکھ کے پانی ڈیرے ڈالیں مارو میری جان

عمر بھلا دوں کیسے میں سماں جو بیت گیا
گلہ بھیڑوں بکریوں کا میرے آگے تھا
میں سکھیوں سنگ کھیلتی رہتی تھی سدا

وہ بنائیں جھونپڑے سوہنرا اے سردار
جنگلی پھل پنیر سنبھال کے رکھیں وہ ہر بار
صبح سویرے کھائیں گے خوش ہو ہو پنھوار

میرے سانگھیڑوں کو سوہنرا طعنے کیوں دیں لوگ
کر آزاد مجھے مٹ جائیں ان کے سارے روگ
تیرے محل میں موتیوں سے پل میں نے کاٹے جوگ

جن سنگ جیون میں نے بتایا پوچھیں نہ میری بات

Marfat.com

خال هن جون خيران ، پيرون هوندين ڪَن
تان پي مارومن ، وارُ نه ڪڏهن وسريا

توڙي هوڻ پُڇن ، آءٌ گهٽو پُڇان تن کي
عُمر آءٌ مڇُڻ ، تن ڪَوَن ديان وسري

اڄ سنگهاڙي ساريا ، مون مِينهَن دسندي سومرا
گوڙها ڪاٽاڻي ٻنا ، هِن هَنجُن مون هاريا
ياد ڪريندي تن کي ، يارڻ جَڙُ باديا
هِت "سَچوءَ" سَنيارِيا ، هُت سنيار "سَچوءَ" جي

عُمر اَجا ڪيڙا ڪاٽيا ريُون ڪَن ڪِيئَن؟
جِهڙي آيَس جيئَن ، شل تِهڙي مارَن ڏي ويان!

ڪِيئَن ڪاٽيا ديون ڪن ، ڪيڙا اڃا عُمر هِجام؟
تُين پنهواريون پَٽ ۾ ، مِهڻي هاب مُدام

Marfat.com

خبر انہیں بھی ہو گی جو کچھ بیتی ہے مرے ساتھ
اک پل میں تو بھول نہ پاؤں ماروؤں کے حالات

بے شک میری بات نہ پوچھیں، میں پوچھوں ہر پل
عمر نہ دن آئے ہو جائیں آنکھ سے وہ اوجھل

دیکھ برستی برکھا کو مجھے مارو آ گئے یاد
ہار پروؤں اشکوں کے سُن آشکوں کی فریاد
آگ سی من میں بھڑک اُٹھی جب آئی اُن کی یاد
سچو ان کو یاد کرے وہ کریں سچو کو یاد

اُجلے کپڑے ان کے کب ہوں جن کے عیب ہزار
عمر میں آئی جیسی، ویسی جاؤں ان کے دوار

عمر نہ اُجلے کپڑے پہنیں جن کے عیب ہزار
ماروؤں کو میری خاطر طعنے دیتا ہے سنسار

Marfat.com

آهيان سومراتو سام. تہ ڏوئيءَ جي لڄ رهي

هِن ڏوئيءَ جي لاج، شال رهجي اُڇي سومرا
تہ مريُڏي خوش ٿيين، ڏيگستاني واجَ
سانہ کائي کاج، جا ڪيد ڪئي توکوتَم

روئان ڏاروڏار، يار، مانَ مارُن کي ملان آءٌ
ڏيان ڏوراپا ڪن کي، پري ٿيم پنوهار، يار
وڃي ويٺا پاڻ سان، منهنجو ساهُ سَنگهار، يار
اهو ٿم آسرو، ا ينڊم اَجڙوار، يار
ڪُندا مُهڙ مَليرڏي، رڻ ڇڏي ريڍار، يار
سوڏم گونڊر گڏري، جو دم اُن ري عَڏار، يار
پيڪن مُون پَهُچايُين، سومرا سردار، يار
راتو ڏينهن اوڏهين، "سچوءَ" ساه سنڀار، يار

Marfat.com

میں ہوں امانت، لاج لوئی کی رکھنا اے سردار

سومرا رہ جائے، رب چاہے، اس لوئی کی لاج
یہ سُن کر کتنے خوش ہوں گے ریگستانی آج
تیری قید میں شاہی کھانا، کھایا کل نہ آج

روئی زار و زار، ملیں میرے مارو یار ہو یار
دکھڑا کسے سناؤں میں دور ہیں میرے پنھوار ہو یار
اپنی جان کے ساتھ ہیں جو ہیں مرا سنگھار ہو یار
آئیں گے، مجھے آس ہے، میرے پہریدار ہو یار۔
پلٹیں گے وہ ملیر کو، چھوڑ کے وحشت زار ہو یار
مارو بناں ہر سانس مری سانس ہے یا تلوار ہو یار
میکے کو بھجوا دے سومرا اے مرے سردار ہو یار
سجو کو دن رات ہے ان کی سانبھ سنبھار ہو یار

Marfat.com

اڏاهُون آيا ، هـون ڏي عـتـاب ، اَباڻن جا
هي ڏيهُ ويڙهِ وسِري ، اِتي ڏينهن وڃي تولايا
ياداسان کي ڪِين ڪيڙئي ، مُنجهائين ءَمايا
ڏينهن اسان ري ءَ گذري ويڙئي سپ اَجايا
گهٽامِينهن مَـلير ڏي ، والِي ءَ دري وسايا
تُنهنجي ڏَسڻ لئَ ، هِت سانگِي سِکايا
سائين ءَ "سچو" سِگهڙا ، هـون کي ماروهـلايا

ڪانگڙا قَريَين جا ، تو کي ڪالهَ اُڏايو ڪَن
وَٽئُون ويڙهيچن
آسرندي آهيان ، مَـن ڪو پِيـرو ڪَن
وَٽئُون ويڙهيچن
پَڪا پَڪَن سامُهون ، اوڏامـان اَڙِن
وَٽئُون ويڙهيچن
"سَچو ءَ" جي به سَريَرم ، دونهان روزڪَن
وَٽئُون ويڙهيچن

Marfat.com

میکے والوں سے آیا، مجھے غصّہ بھرا سندیس
کتنے جگ تجھے بیت گئے وہاں، اپنا دیس بھلایا
ہمیں نہ تُو نے یاد کیا، مایا نے تجھے اُلجھایا
ہم سے دُور جو گذرے ہیں دن ہوئے وہ تیرے ضائع
رب نے آن ملیر پہ دیکھو کیسا مینہ برسایا
اس برکھا نے مارُوں کو کس کس ڈھب سے ترسایا
سائیں سچّو نے کرم کیا، مجھے مارو آن ملایا

اے کاگا رے ساجن کے، کل کس نے تجھے اڑایا
مارو دیس سے آیا
آس لگائے بیٹھی ہوں، ابھی آیا، کوئی آیا
مارو دیس سے آیا
آئے بنائے کُٹیا سامنے، میرے دیس کا جایا
مارو دیس سے آیا
سچّو تُرے سریر سے اُٹھ کر دھوآں سا جو لہرایا
مارو دیس سے آیا

Marfat.com

میرٹھ پرماتھیلو پرگنہ میں راجہ نند کی سات بیٹیاں تھیں سب سے بڑی سومل اور سب سے چھوٹی مومل۔ سومل سب سے عقلمند اور مومل سب سے خوبصورت، راجہ نند نے ایک قیمتی اور طلسمی ہار مومل کو سنبھالنے کے لئے دیا مگر اس نے ہار ایک جادوگر سنتیل کو جوجوگی بن کر آیا تھا دان دے دیا۔ جادوگر نے اس ہار کی مدد سے راجہ نند کا خزانہ اٹھا لیا۔ راجہ سخت پریشان ہوا۔ سومل نے باپ کو تسلی دی اور مومل کے شہرۂ آفاق حسن سے فائدہ اُٹھانے کا مشورہ دیا اور کاک ندی کے کنارے ایک طلسماتی محل بنایا۔ سب ولائتوں کو کہلا بھیجا کہ جو راجہ محل میں مومل تک پہنچ جائے گا اس سے شادی کرے گا اور جو نہیں پہنچے گا وہ اپنا سارا خزانہ محل والوں کے حوالے کر دے گا۔ بے شمار شہزادوں نے قسمت آزمائی ناکام ہوئے کچھ مارے گئے کچھ جوگی ہو کر جنگلوں میں بھٹکتے رہے ایک ایسا ہی جوگی عمرکوٹ کے سومرہ حاکم ہمیر (تحفۃ الاکرام کے مطابق وفات ۸۴۳ھ) کو ملا جو اپنے وزیروں رانو، جیندھرا ڈنورا اور سنھڑو کے ساتھ شیر کا شکار کرنے نکلا تھا۔ ہمیر کو مومل حاصل کرنے کی خواہش ہوئی۔ چاروں کاک محل پہنچے۔ ہمیر، ڈنورا اور سنھڑو ناکام رہے رانو کاک محل کی بھول بھلیاں خوفزدہ کرنے والے طلسم اور عقل کے داؤ پیچ سے گذر کر مومل کو پانے میں کامیاب ہوگیا۔ واپس ہوا تو ہمیر حسد سے جل گیا مگر راجہ کے ڈر کے باعث رانو نے کہا وہ کامیاب نہیں ہوا وہ واپس عمرکوٹ چلے گئے مگر رانو اداس رہنے لگا۔ راجہ ہمیر کو بھی پتہ چل گیا کہ رانو نے جھوٹ بولا ہے بہرحال جب رانو نے اصرار کیا تو ہمیر نے مومل کو دیکھنے کی خواہش کی اور رانو کے ساتھ چرواہے کے روپ میں جانے کے لئے تیار ہو گیا کاک محل پہنچا تو اسے مجبوراً گائے دوہنی پڑی واپسی پر ناراض ہو کر رانو کو قید کر لیا جسے اس کی بہن کھلن نے جو ہمیر کی چہیتی رانی تھی آزاد کرایا۔ اب رانو نے ایک ایسے اونٹ کا انتظام کیا جو عمرکوٹ سے ایک رات میں کاک محل جا کر صبح تک واپس آ سکتا تھا۔ سو کوس کا یہ فاصلہ رانو ہر رات طے کرنے لگا مگر راجہ ہمیر کو پتہ چل گیا اس نے اونٹ مروا دیا۔ رانو کو اسی نسل کا ایک اور اونٹ مل گیا۔ راجہ ہمیر کے علاوہ مومل کی بڑی بہن سومل کو بھی رانو اور مومل کی شادی پسند نہ تھی چنانچہ اس نے ایک روز ایک چرواہے کو تیار کیا جس نے رات کے وقت آتے رانو سے طنزاً کہا کہ مومل سنتیل جادوگر سے عشق کرتی ہے جو آج رات آیا ہوا ہے۔ سومل اس رات مردانہ لباس پہن کر مومل کے ساتھ لیٹ گئی۔ رانو نے یہ منظر دیکھا تو اسے چرواہے پر اعتبار آ گیا وہ مومل کے پاس اپنی نشانی چھوڑ کر عمرکوٹ واپس چلا گیا، مومل جوگن بن کر عمرکوٹ میں رانو کے محل کے سامنے رہنے لگی۔ جب رانو کو پتہ چلا تو اس نے اب بھی مومل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر مومل نے چتا جلائی رانو کو یقین ہو گیا کہ مومل بے گناہ ہے مگر جب وہ مومل کے پاس پہنچا تو مومل آگ میں کود چکی تھی، رانو بھی بے خطر اس آگ میں کود پڑا شمع محبت کے دونوں پروانوں کا یہ انجام تھا۔

Marfat.com

مومل رانو

Marfat.com

اَءُ راناڏي رَنگُ، موتِي کاڪ ڪَنڊن کي
لاهِج لڳہِ خداءِ جي ، ذرد پُرڏو زنگُ
نامیان پاڙج ننگُ ، مهٽي هاب مٿان ڪرين

مومَل مهٽي هابُ، راڻاڪرنہ راءَ ٿون
جوئين کي جوابُ ، مرد نہ ڏين مينڊرا

هِڪُ جوُءِ بِي جوءِ ، ڇَڏن ڪِين جوان
اُهي پِي انسان، جي ننگن ٿي نِڀارُنيا

ڪاتِي ءَ ري ءَ ڪهِي ڇڏيو، راڻا ٿنهنجي رنجَ
سُکون ءِ سَهنج ، سوڍا ساڻ ڪُٽين وئين

Marfat.com

آ رانا آ کاگ کنارے اپنے رنگ میں رنگ
نام خدا اس من سے دھودے جو ہے اس پر زنگ
مت دلوانا طعنے مجھ کو رکھنا نام اور ننگ

راؤ اپنی موتل کو تو طعنے نہ دلوانا
مرد نہیں جو چھوڑ کے جائے اپنی بیوی رانا

زن، زمین نہ چھوڑ کے جائیں مرد ہیں جو جی دار
اِک وہ تھے جو اپنے ننگ و نام پہ ہوئے نثار

ترے رنج نے چھری بناں مجھے کیسا رکھ دیا کاٹ
رانا، میری خوشیاں لے کر گیا ہے تو کس گھاٹ

Marfat.com

ڪاڪ پُڇندا ڪاپڙي ، ويا اڏوهَنڊ
وڃي رسيا اُن هَنڊ، جت "مون توڻ" آهي ڪانڪا

ڪاڪ پُڇندا ڪاپڙي، وڏي غَور سِيَ وِيا
لُڌاڻون لنگهي ڪري . ڪنهن پرئين پنڊ پيا
اُتي ٽاڪ ٽيا، جِتي "مُون تُون" هَڏنهن ناه ڪا

لَنگهيا لُڌاڻو، اَڻون ڪاڪ ڇڏيائون پوءِ تي
تاتي وڃي رسيا، جا تي موملَ نه راڻو
نَڪا مَسجد تَڪيو ، اُت نَڪو ٽِڪاڻو
تاتي ٽِيئُن ٽاڻو، جِتي "مُون تُون" ناءِ ڪا

ڪاڪ لُڌاڻو لنگهيا ، اَڄ لاهو تِي لالَ
اوري هَڏ نه اَنڪيا ، ٽِيا پرئين خيالَ
حدون پَڇي هليا ، جن کي حَد پَڇا ئي حالَ

Marfat.com

جوگی پوچھتے کاک کا پہنچے ہیں اُس جا
جا پہنچے جہاں "میں" "تو" میں سے کوئی وہاں نہ تھا

جوگی پوچھتے کاک کا نکلے صبح سویر
پار لنڈانہ کر گئے ذرا بھی کی نہ دیر
وہاں پہ "میں تو" کوئی نہیں تھے، دیکھو تو اندھیر

کاک کو پیچھے چھوڑ کے گذرے شہر لنڈانہ
وہ پہنچے جہاں مولک ملی، نہ ان کو ملا ہے رانا
وہاں نہ کوئی مسجد تھی نہ مندر کوئی ٹھکانہ
"میں تو" وہاں پہ کوئی نہیں تھے، ختم تھا یہ افسانہ

پار لنڈانہ کر گئے وہ لاہوتی لال
رُکے نہیں وہ پل بھر کو پار کا انہیں خیال
حد سے بے حد میں پہنچے اور بھولے اپنا حال

Marfat.com

تن سرت نہ کاسَتیال، رحمي ديجهاتيا وصال کي

جوگي آهن جي، گوش گنگا ڏي تن جو
آهن کوڏياکات جا، پُڻ کاپڙي کي
سرسَنباهِن سي، جنين نانو نات سان

جوگي جال بُجهن، پرکونہ لهان کو کاپڙي،
تن گُڻ پريَن جيون گالهڙيون، تيون سچل ساه بُجهن
لوک نہ پيئي لُجهن، بِگر نالي نات جي

جوگي آهن جال، پرلاهوتي لنگهي ويا
هي مڙ مِڙ کن مَٽيَن سين، هوکڙا متي خيال
سي لانگوتيا لال، پيئر پاگِ مِلن مُون

جوگن آهن جنگ، هِن سُلوکي سپ سان
جيجان هن جهان ۾، هِن طُريلا تَنگِ

Marfat.com

تن من بھولے تب ملا ان کو وصل وصال

کچھ جوگی ہیں ان کے دھیان میں ہر دم گنگا جل
کچھ جوگی تلوار سے سر کا سودا کریں سپھل
ناتھ سے ان کا ناطہ ہے جو ٹوٹے نہ کسی پل

کتنے جوگی دیکھے ہیں پر ملا نہ اِک گنوان
جس کی باتیں سچّل کی سانسوں میں بسی ہیں آن
ہر دم ناتھ کا نام ہی ان کے وردِ زبان

کتنے جوگی دیکھے پر لاہوتی پہنچے پار
ان کی من من منکوں پر، اُن تن لنگوٹی دھار
دھن بھاگ ہمارے ہیں جو مل جائیں ایسے یار

جوگی پیار کریں سب سے نہیں ان کی کسی سے جنگ
سر پر چیرا ٹیڑھا ہے ہیں بانکے ان کے ڈھنگ

Marfat.com

ڪنهن جي رتا دنگ ، ماڻڪ مُنهن مَشعلان

پُورب پنڊُ نه آهه ، ڪڏهن ڪاپڙين کي
ڀت ماڻهن ميڙاکو ٽئي ساجُوٽي جوگين جاءِ
سامهي سرسَواءِ ، سود وکن نه ڪو ٻيو

جاڏي پُورب پنڊُ ، تاڏي آڏُ نه وڃٽو
هي هِنن جوهنڊُ ، منهنجو هنڊُ هِنگلاج ۾

پُورب پُڇياٽون ، پَرپيرُ ڪِياٽون پَرنان
اوريان پَريان پنڊ ڙا ، سي نَس لنگهياٽون
اِئين اُتياٽون نه گُهر اَسين نه ڪڏيا

منهنجو سويل سارئي ساهُ وڏاڙا رُسامَن سان مارئي
ديني ڪڙهان ڪاڪِ تي ، آٽينڊ وءِ الله
هِن مُٽِي عَجومينڊ ا ، تو کي ڪيهو پَرواهُ

Marfat.com

منہ مشعل ہیں ان کو کسی نے رنگا ہے اپنے رنگ

پورب جاتا راستہ ان کو نہیں کٹھن
جوگی وہاں ملیں جس دوارے لوگ سبھن
سودا کریں وہ سیس کا جوگی صاحبِ فن

پورب ڈگر نہ جاؤں میں یہ تو ان کی راہ
میں ہنگلاج کو چلتا ہوں وہ میری خنقاہ

پوچھیں خبریں پورب کی پر پاؤں وہاں سے آگے
سارے گھاٹ ہی گھوم گئے کیا پیچھے کیا آگے
گورو کہیں وہ ملا نہیں ہم چاروں اور ہی بھاگے

ہر سانس میں تیری چاہ رے آتا مجھ کو لوٹا مارا
تڑپوں کاک ندی کے کنارے لائے تجھے اللہ
میندھرا مجھ بے چاری کی تجھے کون سی ہے پروا

Marfat.com

سندواڇڻ تانهنجي ۔ روز نهاريان راهُ
گهڙي اوهان جي ٿي گهُران، پٽ آرهان جو چاهُ
مِهرمَٽو تو ناهِ کو ۔ جيڪُس منهنجو بخت سياهُ

پئي پيش پرين ءَ کي پاڻ، آڏُ چوندين هَلي حالُ هي
تو توڻ آهي مينڊرا ، ڪاڪ ساري قربان
دل کي ديوانو ڪيو، پهڳڻ تنهنجي ها ڻ
نامياڻ ڏسج ننگ ڏي، آءٌ تا ٿيس آجاڻ
آندم هيٺ عتاب جي، مون کي پنهنجي ءَ چاڻ
"سچو ءَ" سند ي ساهه کي، تانگهه ايڏا هين تاڻ

ازي جيڏيُون منهنجو جيئڻو، ڏٺيو سڄڻ ڏجي
چرخي مُنا تازيون ، پيئر سيڪائي پيجي
دردمندي ءَ جي دل اهائي، مت نه ڪنهجڙي ميڇي

Marfat.com

یہ میری تقدیر ہے دیکھوں نت نت تیری راہ
دھیان میں تیرا وصل ہے چاہوں بس اِک پل نیچا ہ
انت نہیں تیری مہر کا پر میرے ہیں بخت سیاہ

حال کروں گی بیان میں جا کر اپنے پریتم پاس
میندھرا تجھ پر کاک محل کی اک اک شے قربان
دل دیوانہ میرا کر گیا تیری نظر کا بان
تو ہی یہاں لج پال ہے میرا میں تو ہوں انجان
میرا دوش تو اتنا ہے لیا میں نے سب کچھ جان
سچو ہر دم دل میں گونجے تیری یاد کی تان

سکھیو! میرا جی تو لئے جاتا ہے ساجن میرا
توڑ دے اپنا اپنا چرخہ میری ہر سکھی
درد سے گھائل دل نہ مانے بات کسی کی بھی

Marfat.com

طرن تنهنجي يار "سچو" ري، سوزنه پنهنجو سچي

اڙي الو الو ، دانول آيو راڄ م
ويڙا سور سندو ڪري، اڄ پيئر ٽيڙ م پلو
جنهن ساعت گذيا سپرين، ساساعت ڪنهن نه سلو
گالهه نه ڪريو ڪابي ، هاريون اوهين هلو
ڏهاڙي ڏسڻ ڪوڻ ، وار نه پيوند و ولو
اصل اهي اُنهن سان ، روح منهنجي جو رلو
"سچو" گڏيو سڄڻ ، ڪرن لڳو ڪلو

ماري ويو ڪالهه رات ، سونهن پريو سوتا سامهيڙو
راتو ڏينهان روح کي ، طلب تنهن جي تات
ڪين سُجاتم سرتيون ، تا ڪهڙي آهي ذات
سوزنه ڇهلڻ جهڙو ، هاريون ڏي هيهات

Marfat.com

یار سچّو کو کھینچ رہی ہے پل پل چاہ تری

سکھیو سہیلیو رانول دیس میں آیا
کرم ہوُا ہے مجھ پر باقی رہا نہ دُکھڑا کو
جس ساعت تجھے ملے گا ساجن اس کا پتہ نہ دو
چلو کہ چل کر اس سے مل لیں کوئی نہ بات کرو
اس دلبر کی دید سے پیارے پیار بھی دُونا ہو
رونِ ازل سے میرا اس کا روح کا رشتہ ہو
آن ملا محبوب سچّل سے، بیری کو دکھ ہو

مار گیا کل رات سوہیڑا حسن کا وہ شہکار
میری روح کو تیری طلب ہے کیا دن ہے کیا رات
میں نہ سکھیو جان سکی کس زور کی تھی وہ ذات
سہ نہ سکوں جو دے کے گیا ہے درد کی وہ سوغات

Marfat.com

اَنڍي پِهرتنهن جِي واڻِي ،"سچوءَ" کي آهي وات

جو هوم ورونهن وارو، جيجان گڏيم سوتا جوگيئڙو
اڳين ءَ پوئين ءَ ڳالهه جو، خيال سُلهائين سارو
سُون جي سوغات سان . آيو اوڏنهُن وڻجارو
پَسڻ سان پيدا ٿيو ، سيني منجهه ستارو
صورت تنهن جي سڻي ، مَشعل مُنهن موچارو
جُڙي ويٺو جان ۾ ، ٻِرہ اُنهي ءَ جو بارو
آهي "سچوءَ" جو سرتيون، اِهو اکين جو اُجارو

Marfat.com

نام پنجو کے ہونٹوں پر ہے اس کا ہی دن رات

میّاری، مل گیا دُلارا جوگی ہنس ہنس بولے
اگلی پچھلی باتیں کیں اور راز بتایا سارا
دکھ کی لے سوغات وہاں سے آیا ہے بنجارہ
اس کو دیکھا تو چمکا ہے سینے میں اک تارہ
صورت حُسنِ مجسّم ہے منہ مشعل سا اجیارا
جڑ گیا میرے دل میں اپنے ہجر کا روشن تارہ
سکھیو! پنجو کی آنکھوں کا جوگی ہے اجیارا

Marfat.com

Marfat.com

بیت روجھے

Marfat.com

روجھُون رڻُ يادِ ڪيون، آپيرن رتُ رتَن
هرڪنهن ويلَ هُتن، اِهڙن اوراتَن ۾

روجھُون رڻُ قِتو ڪري، لاهِ لهِي آيون
تَين تار نه سَرايون، جو مُند نه اُنَن مِينهڙا

هنيڙَو ڇڏي هُت، تيون روانيون روجھون
ڏکيا اَوسَر ڏينهڙا، تيون گذارنِ هِت
آنيُ پهر ڇِت، وطن تن نه وِسري

ماڙَميونهن پِيان، روجھان موتِي آيُون

Marfat.com

روجھوں نے صحرا کی یاد میں خون کے اشک بہائے
ہر پل ان کو اپنے ریگستان کی یاد ستائے

روجھیں میدانوں کی خاطر چھوڑ پہاڑ گئیں
تال بھرے نہیں پانی سے اور برکھا ہوئی نہیں

من کو چھوڑ یہاں پر آخر روجھیں ہوئیں روانہ
دکھ کے دن تھے ان کے، پل پل ان کو تھا غم کھانا
آٹھ پہر مشکل تھا چت سے اپنا دیس بھلانا

وادی وادی بارش برسی اور روجھیں لوٹ آئیں

Marfat.com

اَوسَر سَندا ڈينهڙ ، وسري سپ ويان
تاڻا تر تيان ؛ ڏٺيون ڦوڙيون گڏيون

جڏهن ٿيا اَبَر ، تڏهن روجهُن ڪات مٿي ڪيا
مولي ويڙيون ميڙيون ، جن ٿي گذاريا اوسَر
پهاڙي ڏَ جي پاند ۾ ، گڏجي ڪَن گُذر
ٿيون سيئي سَر لنگهيَن ڏکياڏينهڙا

آسرو ڏ آهين ، روجهون راٽيون رڙ ۾
اُيون پيون آپَ ڏي ، ٿيو وائڙيون واجهائين
رڙيون ڪيو رڙ ۾ ، ٿيون بُوندون برسائين
تنهن ڪُنڊ ٿيون ڪاهين ، جنهن ڪُنڊ وَسن مينهڙا

روجهُن زارو زار ، اُيي رنو رڙ ۾
رڙيون سُڻي رُليَن جون ، سڀيو ڪيو ستار

Marfat.com

دکھ کے سارے دن بیتے وہ تھر کو لوٹ گئیں
کیسے خوش ہو کر سکھیاں سکھیوں سے آن ملیں

روجھوں نے آکاش کو دیکھا جب بادل تھا چھایا
دکھ کے دن بیتے، مولیٰ نے بچھڑوں سنگ ملایا
کوہ کے دامن میں خوشی رہنے کا موسم ہے آیا
تال بھرے پانی سے، دکھ کے دنوں کا ہوا صفایا

روجھیں ریگستانوں میں ہیں من میں آس لگائے
پل پل نیلا انبر دیکھیں آس نراس کے سائے
چیخ رہی ہیں، ان کی آنکھوں سے جل بہتا جائے
جس جانب مینہ برس رہا ہے پاؤں ادھر کو جائے

ریگستان میں روجھیں روئیں، روئیں زار قطار
آہ وزاری من کے سایہ کرتا ہے ستّار

Marfat.com

ساري ساز سُرود سان ، سارنگ لَڌين سارَ
روجهن ساڻ رهاڻ لئہ ، ڪِنوڻين ڪَئي ڪيڪارَ
ٿهي هليون ٽيلن تي ، سُٽي گوڙ گجگارَ
وسي وس وڏي ڪئي ، وسَڻ جي وسڪارَ
تانگهيون تارَئون تارٽيون ، ترايون تلهارَ
سَچي لَڌڙي سارَ ، سِگهي تن سڪَ وارئين

"مندائتا مونيا" روئي پَون روجهون
"ڪمينيون کوجهيون ، قادرَ تنهنجيون آهيون!

Marfat.com

سارنگ نے بھی ساز سنبھالے سن کے ان کی پکار
روجھوں نے بھی ہنس ہنس دیکھی بجلی کی چمکار
چڑھ کر ٹیلوں پر سنتی ہیں بادل کی گجکار
بڑی بڑی بوندیں ہیں برسنے کو اب تو تیار
تال تلیاں بھر گئیں پل میں بارش موسلا دھار
سچو روجھیں پیاسی تھیں انہیں مار گیا ہے پیار

موسموں پر لوٹ آنے والی روجھیں کہیں یہ رد
ہم ہیں کمینی، ہم بدصورت، رہی ہیں تیری ہو

Marfat.com

Marfat.com

بیت سارنگ

Marfat.com

مِهرَسنَدا مينهن ، شاه وسائين شَل!
جُهَريلَ منهنجي جهُو پڙي، بنا جهَلي جهَل
كاهِل تي كَهَل ، كندين شال كريم تون

سارنگ رنگ كيا ، پويا ڏي ءَ پٽن تي
پَكَرَ باپَاٽن جا ، پَلَرَ پي ديا
ڏيهان ڏرت ديا ، مولي سندي ءَ مِهرَسان

اَج پَڻ پُورَبَ پار ڏي، ككَرَ ككوريا
سارنگ سُرَ سُرائتا، ساجهُري سوريا

Marfat.com

شاہا بادل مہر کے تُو مجھ پہ سدا برسا
مانگے تیرا آسرا میرا ٹوٹا پھوٹا جھونپڑا
مجھ کاہل پر رحم کر تُو اے کریم خدا

میدانوں میں پچھلی رات کو سارنگ نے چھپ دکھلائی
بکریاں میرے بابا کی خوش ہوئی ہیں پانی پی
قحط کٹا اور مہر مولیٰ کی دیس پہ ہے برسی

پورب میں نکھرے نکھرے ابھرے ہیں بادل
سارنگ نے سُر چھیڑے ہیں میٹھے سُر پل پل

Marfat.com

سُ منڈل ۽ سارنگيون ، چنگ چڱا چوريا
آپ اُتي اوريا ، طبَل تارون تيج سان

وسي پيو وڏ ڦڙو ، پنيون پٽ پريون
پَتاريون پٽَن تان ، وٽا ٽين وريون
کيرن جون کريون ، چاڏيين ڏٺئون چاه مان

واڻج وسائيج ، دردمند ي ءَ جو ديس
پرين مون پردیس ، اُٺي اينـدم اُوڏرا

والي وري تون ، وطن تي وس کرين
مينهن وسندي مون ، سڃڻ ساريم سُپرين

سارنگ سعيءِ م آتي ، "سچل" سسِتي چيڏ
مٿان ايندءِ او چتو ، هاڻ نه مُڙندءِ هڏ
اَجهاپي کاڏ ، وسڻ کان اڳي وڃي

Marfat.com

پھنگ بجیں سارنگیاں ساتھ ہیں سُر منڈل
طبل بجیں آکاش میں گونج رہا ہے جل

ٹیلے بھیگے ریت کے برکھا برسی آن
بھنبیں ٹیلوں سے پلٹیں آئی ہیں استھان
بھر بھر مٹکے دودھ کے دیتی ہیں وہ دان

دردمندی کے دیس پر مولیٰ بارش بھیج
پریتم ہے پردیس میں آئے اپنی سیج

میرے وطن پر والیا تو بارش برسا
مینہ برسا تو ساجن کو میں نے یاد کیا

سچّل سارنگ آگیا تو بھی سُستی چھوڑ
اک دم برکھا برسے گی آجائے گا موڑ
مہلت مِلے گی پھر کہاں ابھی سے چھپر جوڑ

Marfat.com

سارنگ ساري رات ، رٽن مٿي ريج ڪيا
پُکن پرڙاسوئيا ، پرڦٽي ءَ پرپات
پَنڌَ تي بدراتيا ، ڪُل ڦُل پاتون پات
وائِي سپڪنهن وات "سچل" سارنگ سات جي

سارنگ صبح آئيو ، گوڙيون ڪري گاج
هاري هليا هاج ، ڪُڙمين هر ڪُلهي ڪيا

اکين آب وهائيو ، سرتيون ساري رات
وهاڻن وڏ ڏڙو ، برچن ناپرپات
پيڙ ڪان برسات ، اکين اوتڙ سکيو

هڪ وسڙ پيو وڃڻ ، تيون لهي پيو سي ءُ
جهوري وڏيئن جهو پيون ، پَنڌ وڏائين ڇڏي ءُ
رنُن جو رٽن ۾ ، واه وسيلو تي ءُ

Marfat.com

ریگستان پہ برسا ہے سارنگ ساری رات
اُڑے پکھیرو جھوم کے ہوئی ہے جب پربھات
رنگ برنگے پھول کھلے ہیں ہر ڈالی ہر پات
پنچھی سب کے ہونٹوں پر ہے بس سارنگ کی بات

سارنگ صبح سویرے لایا گونج گرج ہلچل
نکلے ہاری کام کو رکھ کاندھوں پر ہل

آنکھوں نے پانی برسایا سکھیو ساری رات
موٹی بوندیں برس پڑیں جب آئی ہے پربھات
آنکھوں کو سکھلا گئی ہر دم رونا رُت برسات

اک برسے اک کڑکے بادل تیجی سردی آئی
جُھگی ہر غریب کی دیکھو ڈر ڈر کے تھرائی
بیواؤں کی جان پہ یہ کیا ہے مصیبت آئی

Marfat.com

سال بنين جو هي ٿُـ . تَن پـر ورڪ پناهم

اَول آندي آئِي ، پويان جُهـرُ جهَجهو
نڪو اولو آسـرو . نڪو اوت اَجهو
ڏهيڻين ڏجهو . تن پر ورڪ پـنـاهم

سچل سائِي سنڌ جي ، ورتائون وات
جُهرُ ڦرُ جهُلي آئِي ، جهنڪو ڏيئَي جهات
دسِي پيا وڏ ڦـرا ، گهيرُ پُسائِي گهات
لاڏي اُڄ اُسات ، سارن سنگهارن جِي

Marfat.com

لے لے انہیں پناہ میں رکھ ان پہ ہاتھ خدائی

پہلے آندھی اس پر آیا بارش کا طوفان
آسرا ان کا کوئی نہیں ہے نہ چھپر نہ مکان
یہ بد قسمت ان کو دینا اپنی پناہ امان

چلے ہیں بادل سندھ کو جو ہے شاد آباد
سچل بارش تیز ہوئی برکھا ہوئی زیاد
بارش موسلا دھار تھی گھاٹ ہوئے دلشاد
میرے میکے والوں نے پیاس کی دی ہے داد

Marfat.com

سندھی میں رانجھا کو رانجھو یا رانجھن کہا جاتا ہے۔ رانجھا تخت ہزارہ (ضلع سرگودھا) کے زمیندار کا بیٹا، باپ کے مرنے کے بعد بھائیوں کے سلوک سے تنگ آ گیا، بھابیوں نے طنزاً کہا کہ کیا وہ ہیر سیال بیاہ کر لائے گا۔ ہیر جھنگ کے سیالوں کے سردار چوچک کی بیٹی تھی اور اس کے حسن کا بڑا شہرہ تھا۔ رانجھا تخت ہزارہ چھوڑ کر جھنگ سیانہ کو چلا۔ دریائے چناب کو عبور کیا اور ہیر کے باپ کے پاس مویشیوں کے گلے کا نگہبان مقرر ہوا، پھر عشق کی آگ نے دونوں ہیر اور رانجھے کو گھیرے میں لے لیا۔ تپش دور تک پہنچی، ہیر کے معذور، مفت خور اور بزعم خود اخلاق کے علمبردار چچا کیدو نے حکایت عام کر دی، بھائی سے ہیر کو بیاہنے کے لئے کہا۔ رانجھے کو نکالا گیا تو ہیر کے باپ کے مویشیوں کا گلہ بھی بگڑ گیا۔ مجبوراً اسے واپس بلایا گیا۔ دوسری طرف ہیر کی منگنی رنگپور کھیڑا (ضلع مظفر گڑھ) کے سیدا کھیڑا سے کر دی اور پھر ہیر کو اس کی مرضی کے سراسر خلاف زبردستی سیدا سے بیاہ دیا گیا۔ رانجھا ٹلہ بالناتھ (ضلع جہلم) پہ جا کر جوگی ہوا۔ جوگی کے روپ میں رنگ پور پہنچا۔ ہیر کی نند سہتی کے ذریعے ہیر تک رسائی حاصل کی اور آخر رنگ پور سے نکل پڑے۔ مگر کھیڑوں نے تعاقب کیا، پکڑے گئے راجہ کے دربار میں پیش کیے گئے۔ راجہ نے دونوں کو جدا کرنا چاہا، ہیر کھیڑوں کے سپرد کرنے کا فیصلہ دیا مگر اس ناانصافی پر اس کے شہر میں آگ لگ گئی، راجہ نے یہ دیکھ کر فیصلہ بدلا اور ہیر رانجھے کے حوالے کر دی، سیال ہیر رانجھا دونوں کو جھنگ لے آئے۔ رانجھے سے کہا کہ وہ تخت ہزارے جا کر باقاعدہ دولہا بنے، بارات لائے ہیر اس کے ساتھ بیاہ دی جائے گی۔ رانجھا فریب میں آ گیا، سیالوں نے ہیر کو زہر دے کر مارا اور شہر کے باہر دفن کر دیا۔ رانجھے کو علم ہوا تو وہ محبوب کی قبر پر پہنچا۔ قبر شق ہوئی اور رانجھا بھی اس میں سما گیا، دونوں کا مزار آج بھی جھنگ کے قبرستان میں اپنی منفرد طرز تعمیر کے باعث قابلِ دید ہے۔

Marfat.com

ہیر رانجھو

Marfat.com

حاکم تخت هزارجو، قسمت کیو کنگال
مسکيني ۽ جو مرد کي ، خطرو نکو نيال
محبت مستانو کري ، ههڙو کيڙس حال
پُڇي جهنگ سيال ، ڏَب نه تخت هزار جي

شاهي هُيم شان ، دلبر پنهنجي ديس ۾
اُتان آيس ادچتو ، ڪٽي سورن جو سامان
چا منجهاڙون چا ٿي آيس ، اهو ٿيم ارمان
حيرت ۾ حيران ، مون کي هير هِتي ڪيو

Marfat.com

حاکم تخت ہزارے کا قسمت نے کیا کنگال
خود مسکینی راہ چلا نہ دل میں کیا خیال
مستانہ دیوانہ عشق کا پہنچا کون سے حال
تخت ہزارہ یاد نہیں اور پوچھے جھنگ سیال

اپنے دیس میں دلبر میری تھی شاہوں سی شان
اک دم چھوڑ یہاں پر آیا درد کا لے سامان
میں کیا تھا اور اب کیا ہوں یہ جاننے کا ارمان
ہیر کو آن یہاں دیکھا تو رہ گیا میں حیران

Marfat.com

رانجھو هيس راڻو، مالڪ پنهنجي ملڪ جو

اديون عشق انڊو ڪيو، پيئرم ڪين سمائو

گهورن ڪيم گهاءُ، هتي آڇي هير جي

ڳئون چارينس ڳرن جون، ڪاڻ ڪنين جي ڪاڻ

اِهاروح رهاڻ، مَنَ پي ميلي محب سان

نورنگ نند درد، ڪيڙو وجهان ڪوڙ

رانجهو منهنجي روح، سدا وسي تو سرتيون

هرهر ڏينو هير جي، رانجهو ڏسي راهَ

ڏينو وڃائي ونجهلي، پاهون تي چناه

سانڊيو وتي ساهَ، "سچل" سورسچڻ جا

آلستي آواز ڪو، منهنجي ڪن پيو

هردي اندر هير جي، آهي ڪونه پيو

Marfat.com

اپنے دیس کا میں مالک تھا میں رانجھو نتھا راؤ
عشق میں ایسا اندھا ہو گیا یاد رہا نہ بھاؤ
ہیر کے نیناں دے گئے مجھ کو گہرے گہرے گھاؤ

ساری گوٹھ کی گائیں چراؤں لیکن کس کے کارن
شائد مل جائے اس صورت مجھ کو میرا ساجن

کھیڑے جھونکوں بھاڑ میں ان سے دل ہے تنگ
سکھیو رانجھو من میں بسے، میرا اس کا جیون سنگ

رانجھو دیکھ رہا ہے رستہ ہیر کا ہر اک پل
دنجلی کے سُر دیکھو کیسی چاہ میں جائیں ڈھل
کیا کیا دُکھ سینے میں چھپائے بیٹھا ہے وہ سچل

کیا آواز اُلستی تھی جو میرے کان پڑی
ہیر کے پردے پیچھے ہستی کوئی اور نہ تھی

Marfat.com

هُرليءَ مست ڪيو ، جوگيڙن جي جيڏيون

ڪاريهر قتيل ، گودين ڏاڳوڙڻي
مَندير وتي مندن سان ، نانگ نسورا نيل
رانجهن جي رسيل ، هُرليءَ مستاناڪيا

هُرليءَ تي تنهن مَردَ جي ، ڪنيا ڪاريهرن ڪَرَ
برڇڏي باهر ٽيا ، نيلا نڪري نَر
زهري منجهه زهر ، جوگيڙي جهتي وتا

جن کي اديون اوچتي ، ڪاڻيو ڪاريهَر
تن جي خاص خبر ، جاڻيو جوگيڙن کان

ڪُنڊل ڪَنَ ۾ وجهي ، خان چڏي خاني
جوگيسَرُ جاڻي ، راڍي عَطرف ڏي هليو

چڏي چاه چناب جو ، راڍي ءَ ڏانهن ڏيئو

Marfat.com

مست ہوئی میں جوگیوں کی جب مُرلی باج اٹھی

گودڑی والوں نے کیلے ہیں کیسے کیسے ناگ
ناگوں کو مسحور کریں ہیں جوگیوں کے ہی بھاگ
مست کریں رانجھن کی مُرلی سے نکلیں جو راگ

کیسا مرد قلندر تھا جب مُرلی آن بجائی
زہری ناگ بلوں سے نکلے پھن کی چھب دکھلائی
پل میں رام کیا جوگی نے ایسی کلا دکھائی

سکھیو جن کو ڈس کے گیا ہے زہری کالا ناگ
حال ان کا جوگی سے پوچھو جلی ہیں کون سی آگ

کان میں مندرے ڈال کے چھوڑی اپنی جانی
راوی رُخ سدھار گیا میرا جوگی جانی

چھوڑ کے چاہ چناب کی راوی اور گیا

Marfat.com

مُرليون سُرليون، ونجهليون وڃائيندو ويو
تانيڪو تيو، سونانگو نورنگ پُرهم

جوگي آيو جوءِ هم، مرڪٽو مَٽدار
مُرليءَ مستانا ڪيا، جنهن جي لک هزار
ڪاريهر ڪردار، نيلا نات نوائيا

جوجوگي زلفن وارو، سوسامي مون تاڪين سُجاتو
گل ڪئي ڪفني دست پهوتا، مشعل منهن موچارو
انگ پيوت بنائي آيو، بيڪ پئي وڃارو
ٻئي لباس کوانجهوايندو، ڇڏي تخت هزارو
سبب انهي ءَ ڪون ڪين سُجاتم، ماريو مئي ءَ لڏ وارو
"سچو" سُجاتو تہ رانجهوآهي، جڏهن جمال سلياڻن سارو

Marfat.com

میٹھے سروں میں بنسری کی تان اڑاتا تھا
آخر اس نے منزل کر لی رنگ پور میں جا

کیا گنوان تھا جوگی ہنستا میرے دیس میں آیا
اس کی مُرلی نے لاکھوں کو مست الست بنایا
نیلا زہر تھا کالے ناگ کا ناتھ نے اسے جھکایا

زلفوں کا چھتنارہ جوگی سوامی نہ پہچان سکی
گلے میں کفنی ہاتھ پہوڑا مشعل سا منہ سارا
انگ بھبھوت رما کر مانگے بھیک یہاں بنجارہ
اور لباس میں رانجھو آیا چھوڑ کے تخت ہزارہ
جان سکی نہ اُس کو اُس نے مجھ برہن کو مارا
سچو جانا رانجھو نے جب حسن دکھایا سارا

Marfat.com

Marfat.com

جوگ

Marfat.com

پورب پَنڌ نہ وڃڻا ، گِرنارِي گمنام
ديچاري ٿِي ڏات تي ، ڪرَن ڪين وسرام
سيني ۾ سنگرام ، سَچا سنياسن جي

ورلو ويراگي ، گيانِي ڏنم گوڏيو
پُليا ڏنم پير ، پوگِي ٿيا گِي
طالبُ تياگِي ، لکن ۾ ڪوهيڪڙو

جوگين جٽائُون ، جوڙِي جوڙيون جان تي
چمٽا بڌِي چيلهه سان ، تُنيون تَڻيائُون

Marfat.com

راہ چلتے تو نہیں ہے دیکھا رہیں سدا گمنام
عاجز بن کر راہ میں کریں نہیں بسرام
سچے سنیاسی کے من میں ہر دم ہے سنگرام

گودڑیوں میں گیانی دیکھا کوئی کوئی بیراگی
لاکھوں اس چکر میں گم قسمت نہ جن کی جاگی
بھوگی بھاگی لاکھوں ہیں اور ان میں ایک تیاگی

جوگی جگڑ لیں اپنی جٹاؤں میں اپنی ہی جان
چمٹے باندھ سریر پہ پھونکیں سنکھ ہر آن

Marfat.com

جنجيرن سان جهان تي ، ڪِشتا ڪڙ پائڻ،
گـروڙي گائڻون ، پـوءِ پنڌ پُڇي ويـا

جوگي پاتون پات ، پـرمنهنجو آڏوتن سـان
سَفر ويا ساجهري رهـيا رڳـي رات
طلب تنين جي تات ، راتيان ڏينهان روح کي

ڪاپڙي ڪن ڦاڙ ، آيل آج ننگهي ويـا
مَست ڪري ويا مَن کي ، مُـرليءَ سان مٽيار
تن جوگيڙن جي جاڙ ، مون کان مُئي نه وسري

لاتـي لاهـوتين ، ڏرم جي ڏوڻـي
پنبهِ جي پـوڻـي ، ساڙي سنيا سِي هليا

Marfat.com

زنجیروں سے کاسے باندھے ان کو سجاوٹ جان
پورب راہ کا پوچھتے جوگی گئے گذر ان

میرا عشق تو اور ہے ہیں جوگی بھانتوں بھانت
وہ جو صبح سفر کو نکلے رُکے تھے بس اک رات
میری روح کو ان کی طلب ہے ان سے ہے سنگ ساتھ

کان پھٹے تھے جوگی گذرے باندھ کے آج قطار
ایسی بجائی مُرلی کر گئے مست ہمیں منسیار
ان کی بات نہ بھول سکوں گی جیون کے اس پار

لاہوتی نے دین دھرم کی آج رمائی دھونی
سنیاسی نے آگ میں ڈالا کیا پنسبہ کیا پُونی

Marfat.com

سبائي ساري سَنيها ، چتج پُنهون ءَ کي، بيراگي آهيان ٻو

حالُ ڏسيو تو جو ڪيئن، سارو عرض ڪريان ٻو

دلاسو ڪو دوست ڏنهن ، ولي جلد ورين ٻو

ڪاوڪج نه ڪيج کي، پيڙَ تانه ڇڏين ٻو

پانهي ڀاڻي پانهنجي، گولن ساڻُ گڏين ٻو

توسان عمر گُذاريان ، جان ڪي هِت هُٿان ٻو

ڳالهين تُنهنجن ڳاري آهيان، جان تي رت روڙان ٻو

ڏوريندي مون ڏونگرين، گهٽا ڏينهن ٿيا ، ٻو

بڌا هوندا هوت تو، جي "سچوءَ" سڏ ڪيا، ٻو

Marfat.com

قاصد سب سندیس پنوں کو دینا میں بیراگن ہوں
جا کہنا اس سے جو دیکھا تو نے میرا حالِ زبوں
یار سے حرفِ تسلی لانا، تجھ کو کتنی بار کہوں
مجھ کو چھوڑ کے کچ نہ جانا میں شرمندہ تو نہ رہوں
باندی بن کر تیری باندیوں میں میں بھی رہنا چاہوں
جب تک جان میں جان رہے سنگ تیرے عمر بتاؤں
میں ہوں تیرے سخن کی ماری نسدن روؤں خوں
کتنے دنوں سے دشت و جبل میں میں تجھ کو ڈھونڈوں
ہوت صدائیں سچو کی سنیں تم بھی ہوں گی، کیوں ؟

Marfat.com

Marfat.com

پنجابی

دوہے

Marfat.com

چشماں شور شراب مثالی، غمزے رنگ گلابی
نظر گھتیں جہیں طرف اُتے تہیں طرف تھیوے بیتابی
مشتاقاں دے دلیاں ڈھوں کردیاں شہید شتابی
سٹن، جھٹن تے پٹکاون، سچل عین عذابی

اکھیاں باز عقاب سوہنے دیاں کرن پروں پرواز وڈے
اگوں اوہناں مشتاقاں دے ہوندے سو نیاز وڈے
بانہاں بدھ، گھت گل دتے گاری کردے کھڑا ایلاز وڈے
تاں بھی سچل معشوقاں دے ہوسن غمزے ناز وڈے

حسن دے جوہر کارے چڑھدے بانکے نین سپاہی
شہر دلیں دالٹ کر نیون ڈیندا عشق گواہی
عشاقاں دے سر چڑھ آوے فوج حسن دی شاہی
سچل نمانے داتوں جگ دتے پردہ رکھیں الٰہی

Marfat.com

آنکھیں شور شراب مثالی، غمزے رنگ گلابی
جس جانب تم آنکھ اُٹھاؤ سب کو ہو بیتابی
دیر لگے نہ کریں شہید دلوں کو وہ توشتابی
پھینکیں، جھٹکیں، پٹکیں سچّل ساری طرز عذابی

آنکھیں باز عقاب کہ جن کی حد سے پرے پرواز
چاہنے والوں کی خاطر ہیں سو سو ناز نیاز
گلے میں پلّو ڈال کر دوں میں اس سے عرض نیاز
سچّل سننے کو تو سُن لے مگر وہ اس کے ناز

حُسن کے بن ہر کالے چڑھ گئے بانکے نین سپاہی
لوٹ کے لے گئے دل کا نگر دیتا ہے عشق گواہی
چڑھ دوڑا ہے مشتاقوں پر حسن کا لشکر شاہی
سچّل نمانے کا تو جگ میں پردہ رکھ الٰہی

Marfat.com

شہر حسن دے وچوں چڑھدے ڈونہیں نین نواباں
کاہ پوان تریندیاں نستی شوکیاں پھرن شتاباں
قہر کمیندیاں عشاقاں نوں ڈیون لکھ عذاباں
ویکھ سچل حیران رہیا اُتھ مونہہ والیاں مہتاباں

کشتی ڈٹھم وچ بحر دے تہیں وچ میر ملاحاں
جھٹیاں مارن مچھیاں کون، نہیں کوئی غرض انہاں
کم اوہناں دا ایہو جیہا مار گھتن بادشاہاں
ہند، سندھ تے آن فلک نہ سچل، مارن ملک سپاہاں

ڈِٹھا میں رخسار سوہنے دا خوش خورشیدی خوبی
اکھیاں قاتل بھیون قہاری مشعل مونہہ محبوبی
عشاقاں کوں کرے اسیری، عشق والی اسلوبی
نا مخلوق ایکھیجے سچل سارا رنگ ریوبی

Marfat.com

حسن کے شہر سے اُٹھے دونوں دونوں نین نواب
خون کے پیاسے، خاک اڑاتے پھنکاریں وہ شتاب
اہلِ وفا پر قہر بنے ہیں نازل کریں عذاب
دیکھ سچل حیران رہا اس کا مکھڑا مہتاب

کشتی دیکھی بیچ سمندر جس میں میرا ملاح
جھپٹیں مچھلی مچھلی پر وہ ظالم بے پرواہ
رنگ ڈھنگ ان کے مار گرائیں ایک نہیں کئی شاہ
ہندُ سندھ کیا ہیں سچل فلک پر چڑھ دوڑی ہے سپاہ

کیا رخسار کا جلوہ تھا وہ خوش خورشیدی خوبی
آنکھیں قاتل قہر کمائیں، مشعل رو محبوبی
قید کرے عشاق کو تیرے عشق کی خوش اسلوبی
وہ مخلوق نہیں ہے سچل اس کے رنگ ہے لوبی

Marfat.com

وِنج تلا پانی دے بیٹھے ڈوں شہزادے شوری
کر دے عالم اُتے حکومت، حکم زور آور زوری
دست کمان اوہناں دے ہیئی مارن تیر لاہوری
سچل صف بصف مشتاقاں جان، جُثا سر گھوری

سوہنے دے مشتاقاں کوں ایہہ لُوہ گھنن لٹکاوے
سوئی جانن جھلے جنھاں نے چشماں دے چٹکارے
عشاقاں دے وت بازاں وانگن جھڑپ ڈیون جھٹکارے
ایہناں سرّاں نوں سچل جانے، کون ڈیون اٹکارے

بانکے نین سجن دے غالب مار دیندے مشتاقاں
دلیاں لٹ لیون ہک واری کر دے کم فساقاں
بانہاں بدھ کھڑوتے اگوں صفاں صف عشاقاں
عشق والیاں دیاں ہر دم سچل ونج چمیجن خاکاں

Marfat.com

ایک تال میں بیٹھے دیکھے دو شہزادے شوری
جگ پر حکم چلائیں دیکھو زور آور کی زوری
تیر کمان ہاتھوں میں ان کے ماریں تیر لاہوری
سچّل عاشق حاضر کر دیں، روح، بدن، سر فوری

جُھلس کے رکھ دیں سوہنے کے، مشتاقوں کو، لٹکارے
بس وہی جانیں جنھوں نے جھیلے آنکھوں کے چٹکارے
جھپٹیں چاہنے والوں پر، دیں باز صفت جھٹکارے
سچّل اس کے دستِ جفا کو کون بھلا اٹکارے

بانکے نین سجن کے غالب، ماریں جو عشاق
لوٹ کے لے گئے شہر دلوں کے وہ ظالم قزاق
باندھ صفیں، سو پاس ادب سے، حاضر ہیں مشتاق
سچّل عشق کے مارے چومیں اس کے پیر کی خاک

Marfat.com

چمکن جھلکن، جھمکن رُخ تے واہ موتی دے دانے
ساگی صورت حق دی ویکھو جے کوئی آن سنجانے
جھلکن جوڑ، جبیں تے جادو یار سوہنے کوں بھانے
سچل قدر اوہناں دا جاناں یا وت آپ ادہ جانے

سوہنیاں دے مونہہ سوہنیاں جُڑدیاں کجا کج محرابیاں
مسجد ہے یا کعبہ قبلہ ڈیون عشق عذابیاں
ڈنگیاں ونگیاں واہ واہ دیکھو مصحف دیاں اعرابیاں
یا وت حسن دے شہر تے کردا سچل نینہہ نوابیاں

سُرخ لباں ہن لعل امانی یا یاقوت یمانی
موتی مونہہ اگوں شرمندے ہیرے تھئے حیرانی
جھلک جھلک رخسار سوہنے دا پرتو نور نشانی
سچل ویکھ تجلا تہیں دا ہوئی دل دیوانی

Marfat.com

چمکیں، جھلکیں، جھمکیں اس کے رُخ پہ موتی دانے
ساری صورت حق کی دیکھے گر کوئی پہچانے
یار سوہنے کی پیشانی پہ جادو عجب لگانے
اِس کی قدر تو سچّل جانے یا پھر آپ وہ جانے

اس کے رُخ پہ کتنی حسیں ہیں کج کج یہ محراب
مسجد ہو یا قبلہ کعبہ، عشق پہ سدا عذاب
ٹیڑھے میڑھے کیسے حسیں ہیں مصحف کے اعراب
جیسے حسن کے شہر کے سچّل، ہو گئے نین نواب

سُرخ ہیں لب کہ لعل رمانی یا یاقوت یمانی
موتی دیکھ اسے شرمائیں ہیرے ہیں حیرانی
جھلک جھلک رخسار ہے اس کا پرتو نور نشانی
سچّل دیکھ تجلّی اس کی ہو گئی میں دیوانی

Marfat.com

سوہنے یار دیاں سوہنیاں اکھیاں شاہینیاں تے شاہبازاں
ماس یتیماں اتوں آکر کرن پر دل پرواز اں
چھوڑ تمنا سر دی کھڑ دے عاشق عشقے بازاں
معشوقاں نوں رحم نہ پوندا رہندے بے نیازاں
درد ڈامڈے کنوں کر دے عاشق آہاں نال آوازاں
ہر جا قدر اوہناں دا سچل نہیں توڑے شہر درازاں

Marfat.com

سوہنے کی سوہنی آنکھیں ہیں شاہین ہیں وہ شہباز ہیں وہ
بے آس یتیموں کے سر پر ہر دم محو پرواز ہیں وہ
سر دینے کی خواہش لے کر کیا عاشق عشق نواز ہیں وہ
کوئی رحم نہیں ان کے دل میں کتنے محروم نیاز ہیں وہ
عاشق ہیں ہمہ تن درد ہوئے ہاں درد کی اِک آواز ہیں وہ
عزت ہے سجل ہر جا ان کی، محدود نہ شہرِ دراز ہیں وہ

Marfat.com

Marfat.com

کافی

Marfat.com

بغیر عشق دے ڈوجھا کوئی خیال نہیں
نہیں جو عشق تاں اے دوست تیڈا حال نہیں
سجن دے درتے شب ورز دھواں پا رہندے
نہ اڈے اوڈے تھیون عاشق ایک جا رہندے
انہاں دے عشق دا تیکوں کوئی خیال نہیں
انہاں دا حال دچھوڑے صفا ونجا چھوڑیا
انہاں نے بار برہ دا ہے سر تے چا چھوڑیا
بغیر درد، محبت دا کوئی مال نہیں
اوہ ہائے ہائے کرے راہ تے ونار وے
زمانے وچ نہ جیون جیہا سکھ نہیں سو دے
اوہیں غریب کوں حاصل کڈاں وصال نہیں
سجن دے دستوں جو عاشق غریب قتل تھیا

Marfat.com

بغیر عشق کوئی دوسرا کمال نہیں
نہیں جو عشق تو اے دوست تیرا حال نہیں
دھواں سجن کی گلی میں رما کے رہتے ہیں
بس اک مقام پہ دل کو لگا کے رہتے ہیں
انہیں کے عشق کا لیکن تمہیں خیال نہیں

اُجڑ گئے ہیں وہ دردِ فراق میں تیرے
اُنہوں نے سر پہ اُٹھائے ہیں درد کے ڈیرے
بغیر درد، محبت کا کوئی مال نہیں

ترے خیال کی راہوں میں وہ بہت روئے
ترے فراق میں وہ ایک پل نہیں سوئے
کہ ان غریبوں کو حاصل کہیں وصال نہیں
تمہارے ہاتھوں ہوا قتل جو بھی اہلِ وفا

Marfat.com

اوہو ای مرد بنیا عشق والے مقصد دا
قسم سجن دی اوہیں تے کوئی وبال نہیں
سجن کوں جیں بھی ڈٹھا تھی گیا اوہ دیوانہ
رہیا نہ ہوش اوہیں کوں تھیا اوہ مستانہ
سجن دے حسن دا ڈوھا کوئی مثال نہیں
کرم کرکے سجن گھر اساڈے آ، سائیں
سجل غریب کنوں چیت کڈاں نہ چا، سائیں
اوہیں جدائی جیہا کوئی بیا زوال نہیں

Marfat.com

وہی تو مرد بنا منزلِ محبت کا
قسم تمہاری کہ اس پر کوئی وبال نہیں

اُسے تو جس نے بھی دیکھا ہوا ہے دیوانہ
رہے نہ ہوش و خرد ہو گیا وہ مستانہ
کہ تیرے حسن کی جگ میں کوئی مثال نہیں

کبھی تو مہر کرا اور میرے گھر میں آ سائیں
سچل غریب کو دل سے نہ تو بھلا سائیں
اسے جدائی سے بڑھ کر کوئی زوال نہیں

Marfat.com

جہیں دل پیتا عشق دا جام سا دل مست و مست مدام
دین مذاہب رہندے کتھے، کفر کتھاں اِسلام
پنجتن پاک حمایت میڈی حسنؓ حسینؓ امام
بخش کریندا عشاقاں تے جنت جا مقام
سر ڈیون کیتے عشاقاں نوں عشق بدھائے احرام
راتیں ڈینہاں مشتاقاں نوں مستی موج مدام
عشاقاں دا اصل کنوں ہے سولی سر انجام
سُولی تے منصورؒ چڑھایا، 'انا الحق' کلام
چادن بار ملامت سر تے برہ سارا بدنام
چھوڑیا تہیں کوں علم عقل نے جہیں دا عشق امام
جا صفت دی مُول نہ وڑدا کلی چھوڑ کمام
درسائیاں دے سوئیں سپاہی، سچل بھی ہک غلام

Marfat.com

جس نے پی لیا عشق کا جام وہ دل مست و مست مدام
مذہب دین کہاں رہتے ہیں، رہیں نہ کفر اسلام
میرے حامی پنجتن پاک ــــ اور حسنؓ حسینؓ امام
کرم کرے عشاق پہ ان کو دے جنت میں مقام
سر دینے کو عشق نے باندھے عاشقوں کو احرام
شام و سحر مشتاقوں کو ہے مستی موج مدام
مشتاقوں کے بخت میں ہے بس سُولی کا انجام
سُولی پر منصور تھا اس کا اناالحق کلام
ہجر سبب تھا، اس کے سر پر جو آیا الزام
عقل اور علم کو اس نے چھوڑا جس کا عشق امام
دنیا داری سب چھوٹے بس رہ جائے اک کام
کھڑا ہے مالک کے در پر سچل بھی ایک غلام

Marfat.com

رو رہی آں یار، ہُن ہے مناسب آون تیڈا
روزِ الستی سر تے چاتم برہ تیڈے دا بار
ہجر تساڈے کاہل کیتا رووان زار و زار
لُوں لُوں دے وچ عشق لپیٹیا تن من تیڈی تار
لکھ کروڑیں، کِتلے آکھاں، ماریا اے حسن ہزار
اکھیاں تیڈیاں گل، گلابی، خونی عجب خمار
ظاہر نال زبان کریساں الفت دا اقرار
چشماں بحری باز تاڈیاں شوقی کرن شکار
عاشق کِتلے قتل جو کیتے، صورت دے سنگھار
تیڈے کارن جوڑ پاتو سے، گل ہنجواں دا ہار
سُولی تے منصور چڑھایا، چشماں دی چمکار
کویں کراں، جو دل دا دنجایا، برہ ہے صبر قرار
دین مذاہب کُل دے کولوں یار سچل بیزار

Marfat.com

روتے روتے عمر گذر گئی اب آجاؤ یار
روزِ الست سے میرے سر ہے، تیرے عشق کا بار
ہجر نے کچھ نہیں چھوڑا جاں میں رو دل زار و زار
عشق نے رواں رواں باندھا تن من اس کی تار
حسن کے ہاتھوں لاکھوں آخر جان گئے ہیں ہار
تیری آنکھیں گل گلابی، خونی عجب خمار
بھری بزم میں اس کے عشق کا کر لوں گا اقرار
تیری آنکھیں بحری بازیں، ان کا شوق شکار
کیا کیا عاشق قتل ہوئے ہیں، دیکھ تیرا سنگار
تیری خاطر ڈال پروئے گلے میں انسون ہار
سولی تک منصور کو لے گئی، آنکھوں کی چمکار
کچھ نہیں بس میں سوزِ فراق نے چھینا صبر قرار
جگ کے دین و مذاہب سے ہے یار سچل بیزار

Marfat.com

خدا کس جا نہیں چھپدا اللہ جگ لوک سارا ہے
نہ کوچے نہ گلی چھپدا اللہ جگ لوک سارا ہے
بہر جائی بھی حاضر ہے اندر باہر بھی ناظر ہے
اکھیں کھولو تے ظاہر ہے اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں دعوت کی درویشی کہاں دردوں کی دلریشی
کہاں رکھدا ہے بدکیشی اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں لکھ ورد پڑھدا ہے کتھ اپنے نال لڑدا ہے
کہاں خونناب کردا ہے اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں بازی گراں بازی، کہاں میدان دا غازی
کہاں مفتی کہاں قاضی اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں دلقی گداگر ہے کہاں پیری مجاور ہے
کہاں سلطان سرور ہے اللہ جگ لوک سارا ہے

Marfat.com

خدا کس جا نہیں رہتا اللہ جگ لوک سارا ہے
گلی کوچے میں ہے جلوہ اللہ جگ لوک سارا ہے
وہ ہر ہر جا پہ حاضر ہے اندر باہر بھی ناظر ہے
وہ آنکھوں پر بھی ظاہر ہے اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں دعوت کی درویشی کہیں دردوں کی دلریشی
کہیں رکھتا ہے بدکیشی، اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں اوراد پڑھتا ہے کہیں خود سے ہی لڑتا ہے
کہیں وہ قتل کرتا ہے اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں بازیگراں بازی، کہیں میدان کا غازی
کہیں مفتی کہیں قاضی اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں گدڑی گداگر ہے کہیں پیر اور مجاور ہے
کہیں سلطان سرور ہے اللہ جگ لوک سارا ہے

Marfat.com

کہاں کر دبدبے لشکر پکڑ دے زور ہر کشور
کہاں احمدؐ کہاں حیدرؓ اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں ہے شان شاہی کا کہاں درجہ سپاہی کا
تماشا خوش الائی کا اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں کرتا ہے بیداری کہاں کرتا ہے لکھ زاری
کہاں چلتا ہے خمّاری اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں ہے عبدہٗ سارا کہاں اسکندر و دارا
کہاں 'انا احمدی' نعرہ اللہ جگ لوک سارا ہے
کہاں مست و موالی ہے کہاں ہر کس دا والی ہے
کہاں سچو سوالی ہے' اللہ جگ لوک سارا ہے

Marfat.com

کہیں دہلائے بن لشکر کہیں ہے زیر ہر کشور
کہیں احمدؐ کہیں حیدرؓ اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں ہے شان شاہی کا کہیں درجہ سپاہی کا
تماشا خوش نوائی کا اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں ہے صرف بیداری کہیں ہے نالہ وزاری
کہیں مستی بنا ساری اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں ہے عبدۂ سارا کہیں اسکندر و دارا
کہیں "انا احمدی" نعرہ اللہ جگ لوک سارا ہے
کہیں مست و موالی ہے کہیں ہر اک کا والی ہے
کہیں سچو سوالی ہے اللہ جگ لوک سارا ہے

Marfat.com

آکھ تاں ناؤں "فقیر" کیوں کر سڈاؤندا ایں
عشق دے میدان وچ مُول نہ آؤندا ایں
غفلت وچ عمر بسھ تیڈی برباد ہوئی
مستی مے خانے ڈہوں وقت نہ کہیں جاؤندا ایں
زندگی ہے عذاب ہے ہے اوہیں یار بن
سمجھ تُساکوں نہیں لوک نوں سمجھاؤندا ایں
بات برہ دی بیان کریندا ایں عالم اگوں
وائے تیڈے حال تے پیر نہ اوڈہوں پاؤندا ایں
دعویٰ کریں عشق دی خوش رہیں تعریف وچ
یار ملامت والا سر تے نہیں چاؤندا ایں
خوش لباس تے غذا دی تیکوں بہوں آرزو
یار دی جدائی کنوں انگ نہ بھسم لاؤندا ایں
مست سچل ہو رہیا پیالہ پی شوق دا
آپ تے نچدا نہیں لوکاں نوں نچاؤندا ایں

Marfat.com

بول 'فقیر' تو خود کو کیوں کہلاتا ہے
عشق کا ہے میدان، نہیں تو آتا ہے
غفلت میں سب عمر تری برباد ہوئی
کبھی نہ مستی مے خانے کو جاتا ہے
اُس بِن جیتے رہنا ایک عذاب ہوَا
تو سمجھا نہیں لوگوں کو سمجھاتا ہے
خلقت سے تو ہجر کہانی کہتا ہے
تُف ہے تیرے حال پہ خود گھبراتا ہے
عشق کا دعویدار ہے خوش خوش رہتا ہے
سر پہ بارِ ملامت کہاں اُٹھاتا ہے
خوش خوراکی، خوش پوشی کا شوق تجھے
ہجر میں انگ بھبھوت تو نہیں رماتا ہے
پی کے پیالہ شوق سچل سرمست ہوَا
ناچتا خود نہیں پر لوگوں کو نچاتا ہے

Marfat.com

اس بازی وچ سربازی ہے
سر ڈیون سرافرازی ہے
ایہو عشق دی عرض نیازی ہے
وت شاہی عشق لگاون کیا
وت تیکوں آپ چھپاون کیا

آپ کنوں گذرتوں کر انہیں
سولی اُپر چڑھنا انہیں
مرن کولوں اگ مرنا انہیں
وت عاشق نام سڈاون کیا
وت انا الحق الاون کیا

جے سر ڈیویں سانگا چھوڑیں
وچ وحدت تے دوئی بوڑیں
سنگ سیاپا سارا توڑیں
نینہہ شاہاں نال لاون کیا
وت اس گلی وچ آون کیا

دل پیر پچھوں تے مڑنا نہیں
وت ایسا سودا کرنا نہیں
وت موت کنوں بھی ڈرنا نہیں
وت باریہ دا چاون کیا
وت در در آپ پناون کیا

Marfat.com

یہ بازی سر کی بازی ہے　　سر دینا سرافرازی ہے
یہ عشق کی عرض نیازی ہے　　ورنہ کیا عشق لگانا ہے
ورنہ کیا خود کو چھپانا ہے

تو اپنے آپ سے گذرا نہ　　سُولی کے اوپر جھولا نہ
مرنے سے پہلے گذرا نہ　　پھر عاشق نام کا شہرہ کیا
پھر اناالحق کا نعرہ کیا

جب سر دو، ساتھ سبھی چھوڑو　　وحدت میں دوئی کو چھوڑو
اور رشتے ناطے سب توڑو　　شاہوں سے نین لگانا کیا
پھر اس کی گلی میں آنا کیا

نہیں اُلٹے پیروں پھر پھرنا　　ایسا نہیں سودا پھر کرنا
اور موت سے بھی ہے نہیں ڈرنا　　پھر بار برہا کا اٹھانا کیا
پھر در در مانگ کے کھانا کیا

Marfat.com

عاشق ہو کر نوبت ماریں　　اپنا سر صحیح سنبھاریں
بانہب والی گاھ وساریں　　وت سر دے وال مُناون کیا
وت آپنے خلق کھلاون کیا

تھی تیار تماشہ لاویں　　انا الحق کلام الاویں
سُولی اُپر آپ سلاویں　　خیال خودی دا کھاون کیا
وت طرح اسی وچ تاون کیا

اوہ کتلے ڈیہنہ غلامی وچ　　وت سارا زور سلامی وچ
کیوں آپ گھتیوئی خامی وچ　　وت سُولی سر سلاون کیا
وت آپوں آپ اگھاون کیا

عشق دے ڈیرے عاشق آ　　سارے سِر دے لیئں سما
اس بازی دا عجب بنا　　وت گلی گلی وچ گاون کیا
وت ایسا سِر سناون کیا

Marfat.com

بن عاشق اور نوبت یہ بجا ہاں راز اپنا ہر اک پا جا
اور درد و الم کی بات بھلا پھر سر کے بال منڈانا کیا
خلقت کو خود پہ ہنسانا کیا

یہ کھیل بھی اب دِکھلاتا چل حرف انا الحق اٹھاتا چل
سُولی پہ خود کو سُلاتا چل اب فکر خودی کا کھانا کیا
اسی سوز میں جان کھپانا کیا

ہاں کتنے دن ہیں غلامی کے دن سالے نذر سلامی کے
گھیرے ہیں اپنی خامی کے پھر سُولی پہ چڑھ جانا کیا
پھر خود کو بڑا بنانا کیا

تو عاشق عشق کے ڈیرے آ ہاں بھید کی بات کا لُطف اُٹھا
ہیں اس بازی کے ڈھنگ جُدا پھر گلی گلی میں گانا کیا
یہ بھید کسی کو بتانا کیا

Marfat.com

دیں کفر کنوں منزل چاویں "ہو" تھی "ہو" دا حکم چلاویں
پچھے مُول نہ پیر ولاویں وت پیرا سی در پاون کیا
وت گھٹی آپ گھماون کیا

عاشق ہو نشانہ تھی یکدل یار لیگانہ تھی
عالم وچ بیگانہ تھی وت تیکوں آپ جھاون کیا
وت ایسا کام کماون کیا

وہ عشق دے کوچے آیا ہے وہ کیسا قدم اٹھایا ہے
ہُن درسن سارا پایا ہے سچّل سر ڈے آپ سجاون کیا
وت جوشاں جی جلاون کیا

Marfat.com

تو کفر اسلام سے بچتا جا　　تو "ہو" بن "ہو" کا حکم چلا
تو پیچھے قدم نہ ایک اٹھا　　پھر اس کے در پہ جانا کیا
دستک پر اس کا آنا کیا

تو عاشق بن کے نشانہ بن　　اور یکدل، یار یگانہ بن
تو عالم میں بیگانہ بن　　پھر جا کے اسے رجھانا کیا
پھر ایسا کام کمانا کیا

وہ عشق کے کوچے آیا ہے　　اور کیسا قدم اٹھایا ہے
اب سارا درشن پایا ہے　　سچل اب سر کو بچانا کیا
اس دکھ میں جاں کو جلانا کیا

Marfat.com

میں تاں آپ مستان ہوریہی ہن نال سیاں آکھاں حال کیہا
ماہی یار محرم میڈے حال وامیڈا کم اوراں دے نال کیہا
سنو سبھ سیالیں دو گالھ میڈی رانجھو یار باہجوں ملک مال کیہا
ماہی چاک میڈی دل لٹ نیتی تساں کیں کھیڑیاں دا خیال کیہا
جہیں دی روزِ الست میں ہو رہی تہیں دی آہس، بیا دو سیال کیہا
میں کون ہو تیکوں ڈورا پا ڈیواں سُن یار میڈا ہے مجال کیہا
دل آکھاں لٹیجن توں ہکو میکوں میڈا تھیوے اتھاں اقبال کیہا
مہر نال بچھیں جے توں آپ میکوں سچو آکھ تیڈا ہے سوال کیہا

سانورا بانورا میڈا ماہی مولے شال ملاوے
اب کے وچھڑی، کب سول ملے گی، ندی کنارے جاوے
راتاں ڈیہناں تا ہنگ تساڈی سینے سِک نہ سماوے
اللہ کریسی ڈیہناں او ہوای انگن سچو دے آوے

Marfat.com

میں مستی میں ڈوب گئی سکھیوں کو سناؤں حال کیا
ماہی میرے حال کا محرم غیر کا ہے جنجال کیا
سب کچھ میرا اپنا ہے میرا اور ہے مال دمنال کیا
ماہی نے دل لوٹ لیا ہے اب کھیڑوں کا خیال کیا
روزِ ازل میں اس کی ہو گئی جھنگ ہے کیا اور سیال کیا
دلبر جانی، میں اور تجھ کو دکھ دوں، مری مجال کیا
میں چاہوں پھر لوٹی جاؤں مرا ایسے ہے اقبال کیا
مہر محبت سے پوچھو سچو میرا بھی ہے سوال کیا

سانورا بانورا میرا ماہی مولے آن ملائے
اب کے بچھڑی کب سول ملے گی، ندی کنارے جائے
شام و سحر ترا دھیان آتش سینے میں نہ ہی سمائے
ربّ کرے سچو کے آنگن اک دن وہ بھی آئے

Marfat.com

ندی کنارے کھڑا وداکھو چل ویکھو کریندا زاری
پچھ پچھ آیا سُوراج سیالیں دا
وکھلی وجیندا سوت بہوں بہوں ونداں
آب اکھیں کنوں جاری
کڈاں کڈاں سوتاں بیٹھا روندا اے
گالھ سیالیں دی سبھ کنوں پچھدا اے
ہتھی آیا کوئی واپاری
سُوہے دا سبھ ویس کریسوں دے
چوتے چندن نال وال گندیسوں دے
تنہیں گل گھتیسوں گاری
مشک گلاب دے نال دھویسوں دے
خوشبویاں سبھ رنگیں کوں لیسوں دے
کرسوں کجلیاں کاری

Marfat.com

ندی کنارے کھڑا ہے رانجھا، کرتا گریہ و زاری
کہاں کہاں سے پوچھ پوچھ کے آیا دیس سیال
بنسی پہ وہ تان اُڑائے دکھ میں ہو کے نڈھال
آنکھوں سے آنسو جاری
کہاں کہاں پہ بیٹھ کے رویا کیسا اُسے ملال
کس کس سے وہ پوچھ چکا ہے جھنگ سیال کا حال
آیا ہے کوئی بیوپاری
میں پہنوں گی اس کی خاطر سُرخ سہاگ کا جوڑا
بال بناؤں ایسے جن میں چندن نہ ہو تھوڑا
گردن میں پھندا بھاری
مشک گلاب سے غسل کروں اور تن من کو مہکاؤں
اِک اِک انگ کو سو سو خوشبوؤں میں میں بساؤں
کجرے سے نین ہوں کاری

Marfat.com

عطر عبیر دا مینہ وسیوں وے
سجو سیرھا چاک کریوں وے
تہیں توں تھیوں واری واری

عشق دے باہجوں بیا سبھ کوڑ سوُلی تے منصور
نہ کوئی دوزخ نہ کوئی جنت نہ کوئی حور قصور
من اساڈا نہیں منیندا ملیاں دا مذکور
ڈیہنہ جوانی لنگھ گیوسے ہُن تھیو سے بھور
ظاہر ڈیکھم یار سجن دا نینیں والا نوُر
بیاں سبھ گالھیں پھُرتیاں پھاہیاں، چھوڑن ہے نی ضرور
سچل سچ صحیح کر جانیں ہیئں توں آپ حضور

Marfat.com

عطر عبیر بکھیروں ایسے جیسے مینہ برساؤں
سچّل یہ کچھ کر کے میں پھر تجھ کو چاک بناؤں
جاؤں تجھ پر واری واری

عشق بِناں سب جھوٹ ہے پیارے سُولی پر منصور
نہ کوئی دوزخ نہ کوئی جنت نہ کوئی حور قصور
دل نے کبھی نہیں مانا ہے مُلّا کا مذکور
پیری آئی گئی جوانی جس کے دن مخمور
میں نے دیکھا یار سجن پر عشق سے پھوٹا نور
باقی کیا ہے، جال بچھے ہیں، ان سے بچو ضرور
سچّل ایک حقیقت تو ہے، تو ہے آپ حضور

Marfat.com

تآب کنوں بے تاب میاں، ہیں تاب کنوں بے تاب
نہ ہیں گویا نہ ہیں جویا ، نہ ہیں سوال جواب
نہ ہیں خاکی نہ ہیں بادی ، نہ ہیں اگ نہ آب
نہ ہیں جنّی ، نہ ہیں اَنسی ، نہ مائی نہ باپ
نہ ہیں سُنی نہ ہیں شیعہ ، نہ ہیں ڈوہ ثواب
نہ ہیں شرعی ، نہ ہیں ورعی ، نہ ہیں رنگ رباب
نہ ہیں مُلّاں نہ ہیں قاضی ، نہ ہیں شور شراب
ذات سچّل دی کیہی پچھدائیں نالے تاں نایاب

آندا جاندا یار وے ویہڑے دے وچ یار اساڈے
مارن کان اساڈے کیتُس صورت دا سنگار وے
بُوعطر دی مست کیتا وت کوچہ شہر بازار وے
وچ فراق وصال گھدوے ، سچّل کیا اسرار وے

Marfat.com

تاب سے ہیں بے تاب ہوا ہوں تاب سے ہیں بے تاب
نہ ہیں گویا نہ ہیں جویا نہ ہیں سوال جواب
نہ ہیں خاکی نہ ہیں بادی نہ ہی آتش آب
نہ ہیں جنّی نہ ہیں انسی نہ مائی نہ باپ
نہ ہیں سُنّی نہ ہیں شیعہ، پاپ نہیں نہ ثواب
نہ ہیں شرعی نہ ہیں ورعی نہ ہیں رنگ رباب
نہ ہیں مُلّا نہ ہیں قاضی، نہ ہیں شور شراب
ذات سچّل کی کیا پوچھو ہو، نیچ ہے پر نایاب

اس آنگن میں آئے جائے، جائے آئے یار
گھائل کرنے ہمیں وہ نکلا کر کر عجب سنگھار
مست ہوئے اس کی خوشبو سے کوچے اور بازا
وصل کی شب میں مانگی جدائی سچّل دیکھ اسرار

Marfat.com

غیر دے خام خیال کنوں ہُن ہادی ساڈی توبہ توبہ
جیہی تیہی تیڈی آہیں دور نہ کریں وصال کنوں
آپوں آپ جمال وکھائیں میں گئی ہاں ہر حال کنوں
ناؤں سائیں دے ساکوں بچاویں غیر دی قیل مقال کنوں
عرض اساڈا من توں ہادی قسم ہے بیئے سوال کنوں
گڈھ ہوون داتیں آکھیا سانوں گھلی آں ایہیں گالھ کنوں
دین کفر توں قسم چاتوسے ساڈی بس ایہیں وبال کنوں
عشق اسانوں الف پڑھایا ٹھیہہ گئی دلڑی دال کنوں
کڑم سبھوئی کوڑی آکھے سچی تھئیں ایں سنبھال کنوں
جان سچل دی نال تساڈے چھیٹ گئی ہاں جنجال کنوں

Marfat.com

مرشد میری توبہ توبہ غیر کے خام خیال سے
جیسی ہوں، محروم نہ رکھنا، مجھ کو اپنے وصال سے
آنکھ پڑی ترے حسن پہ میں تو گذری اپنے حال سے
نام سائیں کے مجھے بچانا غیر کی قیل مقال سے
سائیں اک میری عرض سنو، میری توبہ اور سوال سے
سر نہیں کھینچا ترے اک رہنے کے حکمِ کمال سے
دین اور کفر سے ہاتھ اٹھایا چھوٹی جان وبال سے
عشق نے ایسا سبق پڑھایا گذرے قیل اور قال سے
جگ، جھوٹا کہتا تھا مجھ کو، میں سچی ہر حال سے
جان سچل کی تجھ پہ فدا، میں بچ گئی ہر جنجال سے

Marfat.com

کیہا شک گمان سبھ کہیں صورت سیر تاڈا
لکھ پوشاکاں کرکے عاشق کیتوئ ہمہ حیران
شاہ منصور دا اسر کپایئو، مل کھڑا میدان
اوہ بھی توں ہیئں ایہہ بھی توں ہیں آپ کریں ارمان
مُلاں تھی کر ڈیویں فتوے، آپ تھیویں قربان
سچو ہویا نام تساڈا، کریندیں آپ بیان

اول دلاسے ڈے گیا، ہُن کیہے گناہوں رُس ویندا
دل توں ساڈے وسر نہ ویندا، ہجر دے دکھ جو حال تھیا
سو سو طعنے لکھ لکھ بدیاں کردا سارا لوک گلہ
مہراوہیں توں مُول نہ چاویں پیش جو تیڈے یار پیا
عشق تیڈے دا ڈیرا دلبر ناگہ نیناں تے ہے تھیا
سنگ ہے سچل کڈاں چھوڑ نہ جاویں، سوہنا سینے نال لگا

Marfat.com

ہر صورت میں جلوہ اس کا کیسا شک گمان
تیرے روپ ہیں لاکھوں، عاشق رہ گئے سب حیران
دار پہ دارا شاہ منصور، تُو بیچ کھڑا میدان
وہ بھی تُو تھا، یہ بھی تو ہے، کیا کیا تیری شان
مُلّا بن کر فتوے دو، خود ہو جاؤ قربان
سچّو آپ ہی ازلی چپ ہے آپ ہی شرحِ بیان

جو دل کو سہارا دیتا تھا کس کارن ہم سے روٹھ گیا
کب بھول سکے گا دل اپنا ترے ہجر میں جو جو حال ہوا
جو طعن کے بول سہے میں نے لوگوں سے سُنا جو بُرا بھلا
گر تیری مہر ہے مجھ پر منظور ہے جو جو ظُلم ہوا
ترے عشق نے آنکھوں میں دلبر اک عمر سے ڈالا ہے ڈیرا
سچّل تو وفا کا پتلا ہے، اسے چھوڑ نہ جا، سینے سے لگا

Marfat.com

چھوڑ گمان گدائی والا شملا چنا بدھ شاہی دا
مار نغارا وحدت والا فکر رکھیں بادشاہی دا
غیر خیال گذار نہ دل تے غمزہ ہیئ گمراہی دا
گمراہی وچ ہیئ ہدائت نور سفید سیاہی دا
ہر کہیں طرفوں تارک تھیویں کم کر کج کلاہی دا
مار ڈغاتاں ظاہر تھیویں سُر کاپی صراحی دا
آپ سنجان انا الحق آکھیں، مانیں عیش الٰہی دا
نفی سچل اثبات کریندا ویکھو سیر سپاہی دا

بے رنگی تصویر مولا دی سو رنگ وچ سمایا ہے
آپے گاتا، آپ بجاتا آپ سمیع بصیر
کتھاں لیلیٰ، کتھاں مجنوں، کتھاں نینگر پیر
کتھاں صاحب حکم چلیندا کتھاں سڈیندا فقیر
سچل ہر جا رنگ رانجھن دا حاجت نہیں تقریر

Marfat.com

چھوڑ گمان گدائی والا شملہ باندھ لے شاہی کا
مار نقارہ وحدت والا، فکر ہو شاہنشاہی کا؟
غیر خیال گذار نہ دل سے ساماں ہے گمراہی کا
اس میں بھی ہے نور ہدائت نور سفید سیاہی کا
تارک ہو تو دنیا کا کر کام یہ کج کلاہی کا
مار کے ڈھول تو ظاہر ہو پی گھونٹ یہ مے کی صراحی کا
خود پہچان انا الحق کہنا، کرنا عیش الٰہی کا
نفی سے ہے اثبات سچل ہاں دیکھو روپ سپاہی کا

بے رنگی مورت مولےٰ کی سو رنگوں میں سمایا ہے
آپ ہی گائے آپ بجائے آپ ہی سمیع بصیر
مجنوں کبھی ہے، کبھی ہے لیلیٰ کبھی جواں کبھی پیر
کہیں پہ حاکم حکم چلائے کہیں بنے وہ فقیر
سچل سب رنگ رانجھے کے ہیں کیوں کیجے تقریر

Marfat.com

نال ڈاہڈے دے یاری لگڑی روزِ ازل کنوں
بانہاں بدھ کے پیش پواں ہیں، نال سائیاں دے زاری
علم عقل تے شرم حیا، کنوں عشق کیتی بیزاری
اپنی مرضی نال اساں خود برہ چا توسے باری
آنگن اساڈے نال کرم دے آتوں سجن ہک واری
عشق تیڈے دی دل میڈے تے، اصل کنوں مختاری
تیکوں ہے معلوم اے پیارا گالھ سچل دی ساری

حسن اساں تے ہلاں کیتیاں کنھوں آکھاں حال
چت داچولا تیڈے کارن رو رو کیتم لال
دوست تساڈے درد دے باہجوں جیون سبھ جنجال
نظر اساکوں کوئی نہ آیا پیار بناں بیا مال
نال سچل دے آن گذاریں سُن میڈا توں سوال

Marfat.com

روزِ ازل سے لگی ہوئی ہے اس منہ زور سے یاری
ہاتھ باندھ میں عرض گذاروں سُن مرا نالہ وزاری
عقل اور علم اور شرم و حیا سے عشق کو ہے بے زاری
جی چاہا تھا ہم نے اٹھالی ہجر کی گٹھڑی بھاری
کرم کرو، مرے آنگن آؤ: بے شک ایک ہی باری
میرے دل پر ایک تمہارے عشق کی ہے سرداری
پیارے تو جانے ہے سچل کی جو ہے حقیقت ساری

حسن نے کیا یلغاریں کی ہیں کس سے کہوں میں حال
خون کے آنسو رو رو کر ملبوس ہوا ہے لال
اور اگر نہ ہو دردِ جدائی تو جینا بھی محال
جگ میں پیار کا سودا سچا، کھرا یہی ہے مال
آؤ سچل سنگ عمر گذارو، مانو مرا سوال

Marfat.com

نیناں والی نوک اساناں سانوں لائیوای یار
ویکھن نال حیران رہی ہیں اکھیاں دا اسرار
محض ایہناں منصور مرایا خونیاں دے بھی خمار
ڈٹھڑ دای کیہہ عالم دے وچ عاشق تھی اظہار
کئی دانا دیوانے کیتے چشماں دے چمکار
رُخ تے زلفاں لٹکن لمکن خون کرن خمدار
کالے وال کار یہروانگے چارے تھئے چودھار
مونہہ ڈٹھم مہتاب سچل دا کیتم حج ہزار

اساں ونجنا تخت ہزارے رہنا راوی دے کنارے
ایہہ دل ساڈی تھئی دیوانی ویکھن ہک نظارے
ہو کنیزک ونج اتھائیں باقی ساعمر گذارے
ٹھڈڑیاں ٹاہلیاں راوی والیاں جتھاں رانجھو مست پکارے

Marfat.com

ان نینوں سے ہم کو کیسا گھائل کر گیا یار
دیکھ کے میں حیران ہی رہ گئی آنکھوں کے اسرار
یہ منصور کو لے بیٹھیں، یہ خونیں مست خمار
دیکھا جگ میں عاشق کی ہے کیا طرزِ اظہار
کیا کیا دانا ہوئے دوانے چشم کی ہے چمکار
خون کریں کیا کیا، رُخ پر بکھری زلفیں خمدار
بال، گھٹائیں سیاہ کالی، تاریک ہوئے چودھار
سچل چاند کا منہ دیکھا مرے ہو گئے حج ہزار

ہمیں جانا تخت ہزارے رہنا راوی کے کنارے
دل اپنا ہوا دیوانہ مانگے بس خاص نظارے
وہاں رہنا باندی بن کے یوں ساری عمر گذارے
راوی کی ٹاہلیاں ٹھنڈی جہاں رانجھو مست پکارے

Marfat.com

ہے ضرور اساں کوں ونجنا اُتھاں کینا یاد پیارے
سُن وے سچّے ہکو رانجھن جانیں لگ نہ کہیں دے لارے

لگڑی ونج دل رانجھے نال اڑے لوکو اڑے لوکو
روح اساڈا راتیں ڈیہناں پیا وِنج خاص خیال
رانجھو تخت ہزارے والے ہیں تاں ہیر سیال
دل تے آجو محکم رہی رانجھو دی ہک گالھ
اصلوں تہیں دے نال جو آہی جی میڈے دی جال
عشق رانجھوا اندر وڑیا دِسر گئی بئی چال
کیوں اپنا میں حال سناواں بڑہ کیستا بے حال
اگوں سجن دے عرض کرن دی میڈی کیا مجال
حاضری وِنج ہمیشہ ہوویں سچّو توں آپ سنبھال

Marfat.com

لازم ہے ہمیں واں جانا ہمیں یاد کیا ہے پیارے
رانجھن بس ایک ہی سچو لگنا نہ کسی کے لارے

دل رانجھے کے نال رہی دنیا دل رانجھے کے نال
شام و سحر اس دل میں بسے بس ایک ہی خاص خیال
رانجھو تخت ہزارے والا میں ہوں ہیر سیال
دل پر آکر بیٹھ گئی رانجھو کی بات کمال
روزِ ازل سے اس سنگ تھے مرے سارے سُر اور تال
دل میں عشق سمایا ایسا بھول گئی ہر چال
کیسے حال سناؤں دل کا ہجر سے ہوں بے حال
یار سے جا کر عرض کروں میں نہیں ہے میری مجال
سچو اس کے حضور رہو پر رکھنا خود کو سنبھال

Marfat.com

آپے محرم ہویا مہیں دا آپے محرم ہویا شاہ جی
نہ میں یاراں نال یاری لائی نہ میں عشق کمایا شاہ جی
نہ میں وچ تماشے آئی نہ میں پیر چلایا شاہ جی
نہ میں اِتھاں سیندھ گندائی نہ میں کوئی چت لایا شاہ جی
نہ میں شہ دے کول جو بیٹھی نہ میں سہرا گایا شاہ جی
سچو دا سہرتیں توں صدقے رہبر راز بتایا شاہ جی

کلنگی والا یار سُنا جیویں لکھ تھیویں یار
سدا جگ جیویں
مُلک تساڈے، مِلک تساڈی، کیا جو تخت ہزار
سبھ سیالیں تیں توں صدقے کیتی ہیر نثار
میں تاں کوہجی کملی کالی توں صورت دا سینگار
سچو نمانا در تیڈے تے روندا زار و زار

Marfat.com

محرم راز بنا وہ میرا محرم راز بنایا شاہ جی
نہ یاروں سنگ یاری میری نہ ہی عشق کمایا شاہ جی
نہ میں تماشے میں آئی نہ آگے قدم بڑھایا شاہ جی
نہ ہی بال سنوارے نہ ہی دل دنیا میں لگایا شاہ جی
شاہ کے پاس نہ بیٹھی ہوں نہ میں نے سہرا گایا شاہ جی
سچو کی جاں تجھ پر قرباں تو نے بھید بتایا شاہ جی

کلغی والا یار سالا جیویں لکھ تھیویں یار
سدا جگ جیویں

مُلک تمہارے مِلک تمہاری کیا ہے تخت ہزار
سب سیالاں تجھ پر صدقے ہو گئی ہیر نثار
میں کوہجی کالی کملی تو صورت کا سنگھار
سچو نمانا در تیرے پر روئے زار و زار

Marfat.com

آہل میڈی جان، آہل، آہل، آہل بیبا
عشق دیاں گالھیں ہن منصوبے عشق دا کیہڑا امکان
کیہڑا امکان وے بیبا!
اساں نمانیاں تے سوہنا سائیں آؤ کریں احسان
آؤ کریں احسان وے بیبا!
عشق تساڈے ڈیکھ جو کیتا توں ہیں سچل سُلطان
توں ہیں سچل سُلطان وے بیبا

اپنے ویہڑے دا چا غلام کیتوئی
ہوش اساڈا ہکو واری نیناں نال نیتوئی، چا غلام کیتوئی
ہجر گھتیوئی آن یتیماں کیویں دور سٹیوئی، چا غلام کیتوئی
اکھیاں کالیاں لعل شرابی مے دا مٹ پیتوئی، چا غلام کیتوئی
ساہ سریریوں یار سچل دا لیئے نال لیتوئی، چا غلام کیتوئی

Marfat.com

آ رہل میری جان، آ رہل، آ رہل، آ رہل پیارے
عشق کے کیا منصوبے ہیں اور اس کا کون مکان
کون مکان لے پیارے
ہم پر سوہنا دلبر سائیں آؤ، کرو احسان
آؤ کرو احسان لے پیارے
تیرے عشق نے ہم سے کیا کیا تو ہے سچل سلطان
تو ہے سچل سلطان لے پیارے

اپنے گھر کا کیا غلام
ہوش تمہارے نیناں لے گئے قصہ ہوا تمام، اپنے گھر کا کیا غلام
ہجر دیا اور کر لیا تو نے اپنا دور مقام، اپنے گھر کا کیا غلام
آنکھیں کالی، لال شرابی پیا ہے جام پہ جام، اپنے گھر کا کیا غلام
سانس کی ڈوری یار سچل کی پہنچی تا انجام، اپنے گھر کا کیا غلام

Marfat.com

عشق دی خبر نہ تیکوں ہے برہ دی خبر
جے پچھے اساں کنوں ہے بے زباں زہر
تیکوں نہیں کیتا ہے اچھا برہ بے خبر
سرجان دل سبھائی اگوں دوست ڈر نہ ڈر
نہیں خواب، نہیں آرام، ایہو عشق دا اثر
ڈیندا اوّل نکالی تیکوں سارا شہر
سچل اساڈے کیتے ہوویں روز منتظر

ایہیں سنسار دے وچ یار تماشا ویکھن آیا ہے
رنگاں رنگ وچ یار پیارے، عجب جیہا رنگ لایا ہے
آوڑی سیاں جھمّر ماردوں، اَج سارا کم سجایا ہے
لکھ لکھ پھیریاں دلبر ڈیندا ناچو ناچ نچایا ہے
بیرنگی ایہیں رنگ دے اندر سچل آپ رلایا ہے

Marfat.com

نہ عشق کا تو شناسا نہ ہجر کی ہے خبر
جو ہم سے پوچھو تو اس زہر میں نہیں ہے ضرر
نہیں کہ سوزِ محبت گیا ہے جاں میں اُتر
گذار یار کی خدمت میں جان و دل مت ڈر
نہیں ہے خواب نہ آرام، عشق کا ہے اثر
کہ شہر والوں نے تم کو کیا ہے شہر بدر
اور انتظار کرو تم سچلؔ کا شام و سحر

اس پھیلے سنسار میں یار تماشا دیکھنے آیا ہے
رنگوں کے اس میلے کو کیا یار نے رنگ لگایا ہے
آؤ سکھی ری جھومر ڈالو یہ منظر خوش آیا ہے
دلبر لاکھوں بھیرے دے اور کیسا ناچ نچایا ہے
ان رنگوں میں بیرنگی کو سچلؔ اس نے ملایا ہے

Marfat.com

عشق ڈتا احوال جنھاں نوں برہ کیتا بے حال تنھاں نوں
سودا سر دا سور نہیں کیتا ہویا مُڑن محال تنھاں نوں
ہر دو جہان کوں پٹھی ڈیون ہویا خاص خیال تنھاں نوں
جیہڑے سدھ سبھائی چھوڑن کیتا نینہہ نہال تنھاں نوں
جیہیں کوں شوق محبوب ملن دا جیون اتھ جنجال تنھاں نوں
سچل سائیں جیہیں نوں ملیا حاصل ہویا حال تنھاں نوں

ہر جا حکم ہلائیں توں یار ، بھلا بھلا
جوگی تھی کر جگ وچ آکر الگ بھبھوت رمائیں توں
رنگا رنگی ویس جو کر کے چھیرا تھاں چمکائیں توں
جوبن جلوہ کر کے آندئیں آپ پنچیں پنچوائیں توں
نعرہ مار انا الحق والا بر سرِ دار چڑھائیں توں
آپ کوں آپے ڈے کے ڈکھالے سچوناں سڈائیں توں

Marfat.com

عشق دکھائے حال جنہیں، ہجر کرے بے حال انہیں
جنھوں نے سودا سر کا کیا مڑنا ہوا محال انہیں
دونوں جگ ہی چھوڑ دیئے تیرا خاص خیال انہیں
جو سب کچھ ہی چھوڑ گئے پریم نے کیا نہال انہیں
جن کو شوقِ وصال ہوا جیون ہے جنجال انہیں
سچل سائیں ملا جنہیں کر گیا صاحبِ حال انہیں

ہر جا پر تو اپنا بھلا بھلا سا حکم چلائے
جوگی بن کر جگ میں آئے انگ بھبھوت رمائے
رنگ برنگے بھیس بدل کر جگ کو تو چمکائے
حسن کا جلوہ آپ کرے خود ناچے اور نچائے
نعرہ مار انا الحق والا تو سولی پہ چڑھائے
آپ ہی دیکھے روپ اپنے اور کیا کیا تو کہلائے

Marfat.com

تیڈیاں چشماں کیستا چور کہیں کوں آکھاں گالھ ایہیں حال دی
بُلھے شاہ کوں بیراگی کیتوئی جیہیں دا شہر قصور
نازنیناں دے نال پیارا سُولی چاڑھیوئی منصور
سرمد نوں لت ڈے کہایوئی وڑہ نیستا وَ ہلور
شمس الحق دی کھل کھلایوئی مُلکیں وچ مشہور
قتل تاڈا تنہاں قبولیا جو ہوندے وچ حضور
سچو حیرت دے وچ ہوویں سبئے محو کریں مذکور

کڈاں شاہ امیر بنیندا ہیئں کڈاں پیر فقیر سڈیندا ہیئں
کڈاں آپ وچ صلح کریندا ہیئں کڈاں آپ دے نال لڑیندا ہیئں
کڈاں ہو کا سچ پھریندا ہیئں کڈاں سُولی اپر چڑھیندا ہیئں
کڈاں کفر ایمان منیندا ہیئں کڈاں آئت مصحف پڑھیندا ہیئں
کڈاں سچل، حاکم ہوندا ہیئں کڈاں آپے دُہل وجیندا ہیئں

Marfat.com

کس کو بتاؤں حال کہ تیرے نیناں کر گئے چور
بیراگی کیا جُلھے شاہ کو جن کا شہر قصور
ان نینوں کے کارن سُولی پر لٹکا منصور
سرمد کو بھی تو نے دار پہ وارا اے مغرور
شمس الحق کی کھال کھنچا دی جگ میں ہے مشہور
موت انہیں منظور ہوئی یہ، تھے جو ترے حضور
سچّو اس حیرت میں رہنا بھول کے سب مذکور

کہیں شاہ امیر بنے ہو تم کہیں پیر فقیر ہو بن بیٹھے
کبھی کام ہے صلح صفائی کا کبھی خود سے کرتے ہو جھگڑے
اعلان کہیں پرچار کا ہے کہیں سولی پہ ہو لے جاتے
کبھی کفر ایمان کی باتیں ہیں کبھی آئت مصحف ہو پڑھتے
سچّل وہ کبھی تو حاکم ہے کبھی گلے میں ڈالے ڈھول پھرے

Marfat.com

بول پکھی پر دلیسڑا دے توں کیہڑے دیسوں آؤندا ایں
مونہہ دتے مُرلی پیریں گھونگھرو گلی گلی دو دجاؤندا ایں
اُتھوں آیا ہیں پیروں ننگڑا اِتھاں پا در پاؤندا ایں
جڈاں توں آیوں دھوندھ محل وچ تڈاں کیا کجھ کھاؤندا ایں
جڈاں توں آیوں مدگھر وچ وعدہ نت بُھل جاؤندا ایں
لالہ، موہن، لج نہیں آؤندی ذرّہ نہیں شرماؤندا ایں
سچو ذات صفات دے اندر سہجوں آپ سماؤندا ایں

نیناں دی میں ماری... ماری ہو ہو نیناں دی
عاشق بانہاں بدھ کراہن کھڑا کریندا زاری
میں ایانی، نیونہہ کیا جاناں، برہ چاڑھیو میں باری
میں نمانی کوں مژگاں والا کیجہ ماریوئی کاری
سچو آکھ سیاں دے اگوں حال حقیقت ساری

Marfat.com

بول رتے پنچھی پردیسی تو کون سے دیس سے آیا ہے
بنوں پہ مُرلی پاؤں میں گھنگھرو گلی گلی کیا گایا ہے
وہاں سے ننگے پاؤں آئے اب کیا ان میں سجایا ہے
دھندمحل میں آیا ہے وہاں کیا کیا تو نے کھایا ہے
وہاں سے اس گھر میں آئے تو وعدہ روز بھلایا ہے
لالہ "موہن" شرم نہ آئے تو نہ ذرا شرمایا ہے
سچو ذات صفات کے اندر وہ خود ہی تو سمایا ہے

نینوں کی میں ماری ہائے ہائے نینوں کی میں ماری
باندھ کے ہاتھ کھڑا ہے عاشق کرے ہے نالہ و زاری
میں معصوم ہوں عشق نہ جانوں، برہا بوجھ ہے بھاری
مژگاں والے نے بے بس پر وار کیا ہے کاری
سچو سکھیوں پاس کہو جا حال حقیقت ساری

Marfat.com

کیویں کاغذ کیستائی کارا ہائے ہائے دسے یارا
عالم سارے کوں مسئلے والا سبق پڑھایو ئی سارا
کیتوئی مونہہ کتاباں ڈھوں بھل گیوں بے چارا
بیاں گالھیں سبھ چھوڑ کراہن دو راہ گھنیں ونجارا
کیہہ کر گالھ الست والی، وسر گیوئی دسے سارا
ورد وظیفے دا راتیں ڈیہناں کریندائیں لکھ شمارا
سچل یار سجن دا ڈیکھو ہے تاں محل مچارا

اُلٹ بازی گرو یکھو عشق دیاں اُلٹیاں بازیاں
برہ دیاں باتاں سُنو سیّاں تن من اندر تازیاں
علم حقیقی عاشق جانن، کیا جانن مُلاں قاضیاں
محبت دے میدان دچوں گوئے چاتی کنھاں غازیاں
سچل ہر دم در اللہ دے کردا سو لکھ آزیاں

Marfat.com

ہائے ہائے کا غذ کیوں کالے کرتا ہے میرے یارا
کُل عالم کو سبق پڑھایا مسئلوں والا سارا
وہ تو کتابوں میں کھویا ہے رستہ بھول بیچارا
سب باتوں کو چھوڑ کے اپنی راہ پہ چل بنجارا
روزِ ازل کو یاد تو کر کیا بھولا عہد وہ سارا
وِرد وظیفے شام و سحر معمول بنے ہیں تمہارا
یار سچّل ساجن کا دیکھو اونچا محل منارا

اُلٹا بازی گر ہے دیکھو عشق کی اُلٹی بازی
کتھا برہا کی سُن سُن کر تن من میں لہر ہے تازی
علم حقیقی عاشق جانیں نہ جانیں مُلّا قاضی
گوئے محبت لے گیا اس میدان سے کون سا غازی
سچّل ہر دم در اللہ کے کرے ہے عرض نیازی

Marfat.com

دم اللہ وسدا ملک دیانی، سُن میاں تانسی، نہیں دل راضی، تیں کیہڑا جھگڑا لایا

اوّل عشق اللہ نوں ہویا جنھے رسُولؐ اُپایا
دوجا عشق محمدؐ نوں جنھے کلمہ پاک پڑھایا
تیجا عشق چونہہ یاراں نوں جنھاں صدق خوب کمایا
ہک دیہاڑے مُرشد مینوں آپ اینویں فرمایا
ایہو طریقہ وحدت والا، سانوں بہوں خوش آیا

کھیڑیاں نال گذارم ڈیہنڑے ہُن وینڈی آں رانجھن یار ڈھوں
میں موئی دی ہن دل شاد ہوئی گھلیا واتیڑا ادہیں پار ڈھوں
اس جگ دیاں جایاں چھوڑ کے لکھ دیاں سچے فرار ڈھوں
توں سیں ہیناں سبھے اتھ چاتوں دیر نہ پوسے دلدار ڈھوں
کیتے تائیں اِتھ مہجور ہوسیں آیا پاہندی اصل اسرار ڈھوں
بھگے شک سچوّ دے غیر کنوں دل اپنی اعتبار ڈھوں

Marfat.com

سُن میاں قاضی، دل نہیں راضی، کیا جھگڑا ہے لایا
اوّل عشق ہوا ہے رب کو جس نے رسُولؐ اُپایا
دوئم عشق محمدؐ کو جس کلمہ پاک پڑھایا
اس کے بعد ان چاروں یاروں نے ہے صدق کمایا
اک دن میرے مُرشد نے مجھ سے ایسے فرمایا
یہی طریقہ وحدت والا، خوش ہو کر اپنایا

دن کھیڑوں سنگ کئی گزارے اب ملون میں رانجھن یارے
میں درماندہ شاد ہوئی آئے جھونکے جب اس پار سے
اس جگ میں کیا دل کو لگانا، نہیں چھوٹی میں افسار سے
اس کا ٹھکانا افضل ہے چلوں چل کے ملوں دلدار سے
ہجر میں کب تک جان کھپاؤں دور رہوں اسرار سے
واقف ہو اعتبار سے اپنے اور سچو کے اغیار سے

Marfat.com

رانجھن چاک سڈایا کہیں نوں کوک سناواں
عبرت وچ اوہیں دے آہیں جیہیں تختوں جھنگ پچایا
آدم دا کر جوڑ آئینہ آپ کوں ڈیکھن آیا
آہا شاہ، مہیادت چاکر ایہو تاں ہُنر ہلایا
بازیگر تھی بازی کھیڈے بازی سیل بنایا
ظاہر باطن رسم اوہیں دا کیتس کو نہ کنایہ
سمجھ سچو ہر ہک وچ سائیں جیں ڈیکھ تماشا لایا

کتھ بابل کتھ مائی سیوڑی ہیں تاں رانجھن دے لڑ لگیاں،
ہیں تاں رانجھن بک بھیو سے کھیڑیاں نال جدائی
بیلے ویساں رانجھو والے چھوڑ بنائی شاہی
بنی ہر کائی ماپیو جائی، ہیر عشق دی جائی
سچو آکھے سوز ماہی دا ڈیندا عشق گواہی

Marfat.com

کس سے کروں فریاد کہ رانجھن خود چاکر کہلایا
یہ بھی سوچو کیسے تخت ہزارے سے جھنگ آیا
آدم کے شیشے میں دیکھو خود کو دیکھنے آیا
اس کا فن ہے راجہ تھا وہ اور چاکر کہلایا
وہ بازیگر، دنیا کو ہے بازی گاہ بنایا
ظاہر باطن اسم اسی کے کوئی نہیں کنایا
سچو، سائیں ہر شے میں، پر کیسا کھیل رچایا

میں رانجھے کی ہیر اب کوئی بابل ہے نہ مائی
میں اور رانجھا ایک ہوئے کھیڑوں سے ہوئی جدائی
رانجھن کے سنگ جاؤں گی میں چھوڑ بہانی شاہی
ہر کوئی ماں پے جایا لیکن ہیر ہے عشق کی جائی
سچو کہے کہ سوز ماہی کا عشق کی اصل گواہی

Marfat.com

نہ جاناں نہ جاناں جوگی کیہے دلیوں آیا
اگے کڈاہاں نہیں سوڈِٹھم صورت تاں نہ سنجانا ں
کیوں کریندا ئستونی سیّاں نال میڈے کیہا ماناں
گل وچ کفنی دست پھوڑا آدَ ملیندیاں بھاناں
ہیں ادھوای رانجھن آہس نیڑے درتے وکاناں
مہنے طعنے سب لوکاں دے پیچو ساہ سیبا ناں

کیا تھیوای دو کیا تھیوای آکھ سیّاں کوں کیا تھیو ای
راتیں ڈیہناں رووں تیکوں کوئی پُور پریں دا پیو ای
دوستی دی گالھ وچوں ڈی آکھ تاں کیا وٹیو ای
اساں سیالیں دیچوں باہر نئیں ایں کیا کیتو ای ٹی کیا کیتو ای
نصیحت اساڈی توں نہیں منیندی ایں ہوش ساڈا ہُن گیو ای
پیچو پریں دے پار کنوں ساکوں ایہا سیتہا عشق آیو ای

Marfat.com

جوگی کون سے دیس سے آیا میں نے یہ نہ جانا
پہلے کب دیکھا تھا اس کو میں نے نہیں پہچانا
مان کرے کیوں مجھ پر سکھیو، مجھ کو یہ سمجھانا
گلے میں کفنی ہاتھ میں پہوڑا اس نے کس کو پانا
میں وہی رانجھن جس کا نصیبہ در تیرے تک جانا
بول سُنے وہ مشکل ہو گیا سانس کا آنا جانا

کیا گذری ہے تجھ پر اپنی سکھیوں کو ہی بتا
شام و سحر رونے میں گذریں لگا ہے غم تجھے کیا
عشق کے سودے میں ری سکھی کیا تو نے لیا کما
باہر ذات سیال سے نکلی کیا کیا تو نے کیا
بات ہماری کوئی نہ مانی بیٹھی ہوش گنوا
پریت نگر سے ملا سندیسہ عشق ہے تری دوا

Marfat.com

رانجھن لے چل اپنے نال
نہیں تاں مر مر جاندیاں دوالا
عشق تساڈے ماریا نعرہ جھنگ سیال بھی چھوڑیم سارا
تخت ہزارے آندی آں دوالا
تیڈے کیتے پھراں اُداسی ویس وگا سبھ رنگ سناسی
بہوں بہوں اِتھ ماندی آں دوالا
درد فراق جو مینوں ماریا خویش، قبیلہ، وطن وِساریا
خون جگر دا کھاندی آں دوالا
توں تاں میڈے دل دا جانی عشق گھتی ہے گل وچ گانی
جوگن تھی کر گاندی آں دوالا
گھت جدائی میکوں نہ ماریں سچو، سائیں توں نہ وساریں
پانڈ گچی وچ پاندی آں دوالا

Marfat.com

رانجھن لے چل اپنے ساتھ
نہیں تو جان سے جاتی ہوں۔ ووالله

تیرے عشق نے نعرہ مارا جھنگ سیال بھی چھوڑا سارا
تخت ہزارے آتی ہوں ــ ووالله

تیری خاطر پھروں اداسی بھیس بدل کر بنوں سناسی
جان کو یہاں کھپاتی ہوں ــ ووالله

دردِ فراق نے مجھ کو مارا بھولی وطن قبیلہ سارا
خون جگر کا کھاتی ہوں ــ ووالله

تو ہے میرے دل کا جانی گلے میں تیری پیار نشانی
جوگن بن کر گاتی ہوں ــ ووالله

مجھے جدائی سے نہ مار سائیں مت بن بھولن ہار
میں فریاد سناتی ہوں ــ ووالله

Marfat.com

ساڈے گھر آیا..... آیا سوہنا، سدا آیا
اپنا وعدہ آپ پالیونیں اساں تاں درشن پایا
دسر گیو سے فلک ہجر دا گل سجن چا لایا
معاف مدایاں سب کیتو نیں یار سانوں پرچایا
آنگن میڈے ٹر آیا سویلے مولیٰ محب ملایا
سچل جیہیں داسگ ہے اصلوں سر میڈے اُوں داسایہ

پہلے دسدا رانجھو یار اساں نمانیاں نوں اللہ بلیندا
تہیں دے عشق آرام وںجایا گیا سو صبر قرار
ڈو نہیں جہانیں وچوں یار سجن دا عشق کیتم اختیار
رانجھن جیہا ہور نہ کوئی سیئے کھیڑے لکھ ہزار
انگن اساڈے جے رانجھن آوے دل تھیوے باغ بہار
ہے سچو کوں سوہنے باہجوں ردون زار و زار

Marfat.com

وہ دلبر وہ جانِ جاناں، گھر میں ہمارے آیا
خوب نبھایا وعدہ اس نے، ہم نے درشن پایا
ہجر کا دشت بھی بھولا جب ساجن نے گلے لگایا
سارے معاف گناہ کیے اور دل میرا بہلایا
آئے تڑپ کے آنگن میں مولا نے محب ملایا
سچل میں سگ جس در کا اس کا میرے سر سایہ

رب سے آپ ملائے ہم کو ملے جو رانجھو یار
عشق ترا، آرام بھی لے گیا، لے گیا صبر قرار
دونوں جہان سے پیارا ہے ہم نے تیرا عشق اے یار
رانجھن کا نہیں ثانی کوئی، کھیڑے لاکھ ہزار
رانجھن آئے گھر میرے جو، دل ہو باغ بہار
لیکن وہ نہ ملے تو سچو رونا زار قطار

Marfat.com

جڈاں سمجھ پئی ہے دل کوں تاں ایہہ جگ سارا ہیں ای
جھنگ سیال بھی سیرا ساڈا تخت ہزارا ہیں ای
ہر کہیں طرفیں دیکھ ونجایا عشق نگارا ہیں ای
محبت دے میدان دے اندر ماریا نعرہ ہیں ای
دل وچ دھماں عشق مچایاں نت ۔ چمکارہ ہیں ای
ڈوہاں جہاناں دے وچ سچو ہاں بے چارہ ہیں ای

سوہنے نال اساڈیاں اکھیاں اڑکن ۔ ہو اڑکن
غمزے رمزے یار سجن دے کڑکن ہو کڑکن
درتیڈے کنوں عاشق شوہدے پھڑکن ہو پھڑکن
سوز تیڈے کنوں برہے والے پھڑکن ہو پھڑکن
عشاقاں دے سر سولی تے لڑکن ہو لڑکن
برہا دیاں بھاہیں سچل دل وچ بھڑکن ہو بھڑکن

Marfat.com

جان لیا جب دل نے تب سے یہ جگ سارا میں ہوں
جھنگ سیال بھی شہر ہے میرا تخت ہزارا میں ہوں
چاروں کھونٹ میں دیکھ بجایا، عشق نقارہ میں نے
منزلِ عشق پہ جا پہنچا تو نعرہ مارا میں نے
دل میں عشق نے دھوم مچائی نت چمکارہ میں ہوں
دونوں جہاں میں سچ لیکن اِک بے چارہ میں ہوں

سوہنے سنگ ہماری آنکھیں اڑکیں ہو اڑکیں
یار سجن کے عشوے غمزے کڑکیں ہو کڑکیں
ترے در پہ ہجر کے مارے پھڑکیں ہو پھڑکیں
ہجر کے سوز سے تیرے عاشق دھڑکیں ہو دھڑکیں
عاشقوں کے سر سولی اوپر لٹکیں ہو لٹکیں
سچل ہجر کے شعلے دل میں بھڑکیں ہو بھڑکیں

Marfat.com

نیناں دی عجب نگاہ دل دل ہوندیاں ہادی دے نال
ہادی سانوں سِرّ ایہیں دی ایہا ڈکھائی راہ
اِتھاں پھیریاں ڈے کر رہیاں آپ لہاں ہر گاہ
کِتے نائیں نظر نہ آیا بن اللہ آگاہ
اکھیاں دے وچ سب کجھ آہا متاں بھیویں گمراہ
سچّل تینوں رمز ڈکھالی، ہادی تھیا ہمراہ

اوہی اندر اوہی باہر اوہی آہا مُو بمُو
ہر کہیں جا ظہور تہیں دا ہر کہیں کوچے سُو بسُو
آپ پھریندا لکھیں لباساں ہر کہیں خانے خو بخُو
اوہی روندا، اوہی ہسدا صاحب سوای ہُو بہُو
وَھُوَ مَعَکُم ایہا بشارت جانب وسدا جُو بجُو
آپ کنوں کڈاں خیال نہ باہر سچّل بہندا روبرُو

Marfat.com

نین نہ بھویں اس کا نظارہ واہ ہادی کی نگاہ
مرشد نے یہی راز بتایا، یہی دکھائی راہ
جو بھی جگ میں کیا ہے اس پہ ہوگی آہ یا واہ
بن اللہ کوئی نظر نہ آیا، جس کو کہیں آگاہ
آنکھیں سب کچھ جان گئی ہیں مست ہونا گمراہ
راز کی بات بتا دی سچل مرشد تھا ہمراہ

اندر وہ ہے باہر وہ ہے وہ ہے میرے مُو بمُو
ہر جا جلوہ اس کا ہے ہر کوچے میں اور سُو بسُو
لاکھوں اس کے بھیس ہوئے ہر اِک لیکن خُو بخُو
وہ روئے اور وہی ہنسے ہے صاحب سارا ہُو بہُو
وَھُوَ مَعَکُمْ ہوئی بشارت وہ رہتا ہے جُو بجُو
سچل اس کا دھیان ہے ہر دم وہ بیٹھا ہے رُو برُو

Marfat.com

نور بھریا رُخ پیارے دا اُلا پیارے دا دلدارے دا
میں نمانی ہیر جٹی توں صاحب تخت ہزارے دا
سوہنا مینوں اینویں بھاندا جیویں گل ہزارے دا
ڈڈڑے ویلے جو شاہ ملیا تھیا سبب ستارے دا
مستاں نوں سرمست جو کیتوای سچو کون بچارے دا

رانجھن نوں پرچائیں کھیڑا رُٹھا ناں گھولیا وو
میں رانجھن دی رانجھن میڈا کھیڑا کون بلائیں
لوکاں لیکھے چاک مجھیں دا رانجھن سِر دا سائیں
نال رانجھن دے کیوں نہ چراواں مجھیاں کیٹاں گائیں
ساہ سچو دا سوہنل کیتے منگدے بہوں دعائیں

رانجھو کھیڑا ڈوہیں میں ہاں ہیر رہی وچ کتھے کتھے
جھنگ سیال تے تخت ہزارا ڈوہیں ڈِٹھم اتھے اتھے

Marfat.com

دلدار کا میرے پیارے کا، رُخ نور منور پیارے کا
میں عاجز جٹی ہیر اور تو ہے صاحب تخت ہزارے کا
مجھے یار سجن یوں لگتا ہے جیسے ہو پھول ہزارے کا
جو نورِ سحر میں شاہ مِلا، تھا کام وہ صرف ستارے کا
جہاں مست ہوئے سرمست وہاں کیا حال ہوا بے چارے کا

کھیڑا روٹھا، صدقے کروں میں رانجھن کو پرچائیں
میں رانجھن کی رانجھن میرا کھیڑے کون بلائیں
لوک کہیں لسے چاک مہیں کا میرے سر کا سائیں
سنگ رانجھن کے کیوں نہ چراؤں مجھیاں، کیٹیاں گائیں
سچل اس کے دم سے دم ہے مانگوں بہت دعائیں

رانجھو کھیڑا دونوں ایک تھے رہ گئی ہیر سیال کہاں
جھنگ سیال اور تخت ہزارہ دونوں دیکھے ایک جہاں

Marfat.com

اسال پیو سے ونج انھائیں ناں نہ کہیں دا تتھے تتھے
گم ہوئی بھی ہیر انھائیں موج وڈھی آہی جتھے جتھے
پیجو صاحب ہکو آہا وال نہ کائی وتھے وتھے

چھوڑ بیانی شاہی وویں وطن را بھوڈے ولیاں
ہٹکے ہوڑے بابل بھائی متاں ڈیوے سانوں مائی
سٹ کھیڑے نھیساں راہی وو
سبھ سہیلیاں مل کر آندیاں تھی ایلازی پلو گل پاندیاں
گھن مستیاں تھی ڈاہی وو
اوراں دے نال ماہی کیویں مٹھاں طرف بھوڈے عنیاں پٹھاں
گھن کے قلم سیاہی وو
پیجو دی دل تھئی اداسی بے دس ہو کے پھرے سنیاسی
اصل کنوں اینویں آہی وو

Marfat.com

جا کے بسے پھر اس کے دوارے جہاں نہ نام نہ کوئی نشاں
وہیں پہ ہیر تمام ہوئی تھی ڈوب گئی تھی موج جہاں
پیجو، صاحب تو یکتا تھا رہا نہ فرق فراق وہاں

رانجھو سنگ میں جاؤں گی ہاں چھوڑ بہانی شاہی دو
روکیں ٹوکیں بابل بھائی اور سمجھائے ہم کو مائی
چھوڑ کے کھیڑے ہوں گی راہی دو
سب سہیلیاں مل کر آئیں گلے میں پلو ڈال سنائیں
چھوڑ دے راہ اس میں ہے تباہی دو
ان سنگ ماہی کیوں جانے دوں رانجھے کو پھر چھٹیاں بھیجوں
قلم پکڑ کر لے کے سیاہی دو
پیجو کے دل میں ہے اداسی بے بس ہو کر پھرے سنیاسی
وہ تو ازل سے تھا ایسا ہی دو

Marfat.com

ہیں تاں پھردی وتدی آں تیڈڑے نال
توں تاں تخت ہزارے دا سائیں ہیں تاں ہیر سیال
پائے رکاب تساڈی ہوساں، جیہے تیہے حال
توں تاں بے پرواہ جلیندائیں ساڈی جوشاں دے وچ جال
اپنے درد ا دلبر سائیں سچو سگ سنبھال

دولہن سائیں نہیں دِلیاں کنوں دور، وو رانجھن سائیں
لوں لوں دے وچ ماہی وسدا نیناں دے وی حضور
ہر دم حاضر ناظر ہیں ای یک مُوفرق نہ مُور
ڈس ایہو ای ہادی والا نورٌ علیٰ نور
بات برہ دی آکھن مشکل، سچو رہنا صبور

ہیں ماہی دی مستانی وسدا دل دتج دلبر جانی
برہ دے غمزے سوئیں ہزاریں گھیتوای مار اخوانی

Marfat.com

میں تیرے سنگ گھوم رہی ہوں گھومتی ہوں ہر حال
تخت ہزارے کا تو سائیں میں ہوں ہیر سیال
تیرے سنگ رہوں گی میں تو بُرے بھلے ہر حال
بے پرواہ تو، میرے چاروں اور ہے دُکھ دھمال
تیرے در کا کتا سچّل سائیں اسے سنبھال

دولہا سائیں، رانجھن سائیں، دل سے نہیں تو دُور
روم روم میں رہتا ہے اور نینوں کے بھی حضور
ہر دم حاضر ناظر دیکھوں یک مُو تو نہیں دور
یہی تو دم ہے مرشد والا، نورٌ علےٰ نور
بات برہا کی کہنا مشکل سچّو رہ صبور

دل میں بسے ہے دلبر جانی میں ماہی مستانی
بے حد دکھ برہا کے مجھ کو مار گئے اغوانی

Marfat.com

عاشق ہوویں تاں سہر ڈیویں گالھ ہیئ مردانی
دائم دل وچ پاویں جھاتی، رمز لیئں روحانی
جان سچو بن عشق رانجھن دے ڈوجھی سبھ نادانی

روح رانجھو دے رمزاں لٹیا کھیڑے کنوں بے زاریاں
ماہی دے مہنے جھولی جھلم چا تم سبھ خواریاں
میں تاں رہ گئی کول ادہیں دے محبت دی مت ماریاں
ہدواں کنیزک، باتھواں بدھ کر، پا پلو کراں زاریاں
آتن وچوں طعنے ڈیون بڈھیاں توڑے کنواریاں
لوکاں لیکھے چاک مجھیں دا میں تاں صدقے واریاں
لیسی گل ادھو جیں دے کارن وچ غماں دے گذاریاں
ساڈ گھتاں پچھے چرخے کوں میں تاڑیاں مینیاں اڈاریاں
سچو چھوڑ گیاں سبھ سیالیں رانجھو پچھے میں قطاریاں

Marfat.com

عاشق ہو تو سر دے دینا بات ہے یہ مردانی
دائم دیکھو شیشۂ دل ہے رمز اس میں روحانی
پیچو عشق ہے رانجھن کا اور باقی سب نادانی

روح میری رانجھے پہ فدا ہے کھیڑوں سے بے زاری
میں جھولی میں ڈال رہی ہوں سب طعنے سب خواری
رہ گئی اس کے ساتھ ہی میں تو پیار نے وہ مت ماری
باندی بن کر گلے میں پلو، کرتی پھروں میں زاری
چرخہ کاتوں طعنے دیں کیا، پیر ہے اور کنواری
دنیا جانے چاکر اس کو، میں اس پہ ہوں واری
آ سینے سے لگائے گا وہ، جس کے غم میں گذاری
راکھ کروں چرخے کو جلا کر مُنیاں اور اڈاری
چھوڑ گئی ہیں سبھی سہیلیں میں رانجھو راہ قطاری

Marfat.com

چھوڑ کے جھنگ سیال وے رانجھو ویندا رمز رلائی
پار دریاؤں جھوک رانجھن دی، رانجھو مجھیں دا مہینوال وے۔ ویندا لوک چھپائی
سانوں جوگی جادو لایا، ویکھ مرلی دی تال وے۔ ویندا مونہہ چلائی
اکھیاں سوہنے دیاں بلن مشالاں، پھنگن پٹویں وال وے۔ چھٹے اندر عشق سمائی
سچو جنج کھیڑیاں دی آئی، کھیڑیاں کنوں بھی خیال وے، مولا محب ملائی

جھنگ سدا خوشی ہوسوں سوہنیاں دے نال
ناں سائیں دے، سوہنا سائیں ورق وچھوڑے دا وال
حیرت دے وچ پے گیوے ویکھ چاکاں دی چال
اوڑے باڑے چڑی آکھن پے گئی اے کیہڑے خیال
عمر بھائی یار سچو دی برہا کیتس برحال

تخت ہزارہ چھوڑ چھوڑ آیا ماہی میڈے سانگے
ناں لیکھے چاک مجھیں دا، میڈے لیکھے حق توڑ آیا

Marfat.com

رانجھن رمزیں نئی سجھائے چھوڑ کے جھنگ سیال، رمزیں نئی سجھائے
پارندی کے جھوک ہے اس کی نباہے وہ مہینوال، لوگوں سے چھپ جائے
ہم پہ جادو کر گئی اس کی مُرلی کی ہر تال، ایسی تان اڑائے
زلف اڑتی ہے آنکھیں جیسے روشن کوئی مشال، چوٹ پیار کی کھائے
کھیڑوں کی بارات ہے آئی، سج کر دھیال، مولا یار ملائے

سدا رہوں خوش جھنگ، اگر جاناں ہے شریک حال
نامِ خدا وہ ورق جدائی کا کر دو پامال
ہم حیرت میں ڈوب گئے چاکوں کی دیکھ کے چال
ایرے غیرے کہیں دیوانی، کس کا اسے خیال
ساری عمر تو یار سچیل برہا نے کیا بے حال

دلبر میری خاطر اپنا تخت ہزارہ چھوڑ آیا
لوگ کہیں اسے چاکر، میرا حق سے رشتہ جوڑ آیا

Marfat.com

تخت ہزارے دا جوگی آیا، بیاں کنوں مونہہ موڑ آیا
اساں تے لے انجھاہک تھیوے ذات کھیڑیاں دی بوڑ آیا

رانجھن دیہڑے آیا ہے، کُل پیا وچ کُل بیالیں
گل وچ کفنی، ہتھ پھوڑا تہیں کیا بھیکھ بنایا ہے
جیڈے تیڈے رانجھن سائیں کھیڑا کہیں کھڑایا ہے
ایڈوں اوڈوں سیّاں آکھن چوچک چاک بنایا ہے
صورت دے وچ سچّو سائیں آ کے آپ سمایا ہے

بھلا جانی کیہیاں کیہیاں تیں سانوں تا ہنگاں لائیاں
ہک بنے پچھوں حسن دیاں فوجاں ویکھو چڑھ چڑھ آئیاں
آون دیاں دت دیس اساڈے تھیاں سوہنے دیاں وایاں
وڈڑے ویلے ویلیاں اُتھائیں جتھے سوہنے دیاں جایاں
ہر ہر عشاقاں نوں تساں سچّی برہ پڑھائیاں

Marfat.com

جوگی تخت ہزارے کا سب اپنوں سے منہ موڑ آیا
میں اور رانجھو ایک ہوئے کھیڑوں کی آن کو توڑ آیا

شور مچا ہے جھنگ میں، رانجھن میرے گھر میں آیا ہے
گلے میں کفنی ۔ ہاتھ عصا یہ کیسا بھیس بنایا ہے
چاروں اور میں رانجھن دیکھوں کھیڑا نظر نہ آیا ہے
سکھیاں بولیں، چوچک نے رانجھن کو ہاک بنایا ہے
سچو رانجھے کی صورت میں صاحب آپ سمایا ہے

جانی پیارے تو نے کیا کیا دل میں آس جگائی
موج کے پیچھے موج ہو جیسے، حسن کی فوج ہے آئی
اپنے دیس میں اس کے آنے کی پھر خبر ہے آئی
صبح کو میں وہاں جاؤں گی جہاں اس نے جوت جگائی
تو نے سب عشاق کو سچل، ہجر کتاب پڑھائی

Marfat.com

ہُن کیوں کیتی جیئں بے پرواہی
عشق تاں تیڈے صبر دسا ریا خونی خنجر بھر کے ماریا
شاہد سارا جگ الاہی
آپ کنوں چا دور کیتوئی دل اساڈی چا چور کیتوئی
من تیڈے وچ اصل دی آہی
دامن تیڈڑے آمیں پئی آں جوش عقل کولوں ہن میں گئی آں
بخش گناہ اساکوں ماہی
در تیڈے تے لکھیں سوالی گل وچ پہریم پہرن والی
سچو جیہے تیڈے لکھیں سیاہی

یار دسے پاروں آئے، آئے ڈاہڈے ڈور اپے
اِتھاں عتاباں سنوری سیاں عشق دے وچ مچائے

Marfat.com

کیوں کی ہے بے پرواہی
تیرے عشق نے صبر گنوایا خونی خنجر دل میں مارا
شاہد سب جگ ہے الٰہی
ہم سے خود کو دور کیا، دل یہ چکنا چور کیا
تیرے اصل کی دل تھے گواہی
تیرے دامن آن لگی عقل سے کوسوں دور ہوئی
اب بخش دے میرے ماہی
تیرے در پر لاکھ سوالی پہنے ہوئے ہیں پہرن والی
ترے سجّو سے لاکھ سپاہی

یار کی خاطر کیسے کیسے طوفان ہم پر آئے
ان طوفانوں نے ہی عشق کے شعلے آ بھڑکائے

Marfat.com

خاطی دے ہتھوں آن مُہتونیں جیں سبھ حال سنائے
نال سنن دے مونجھ وی پیوے برہے بوند بچھائے
اوہیں دیہاڑے سجّل منانے انگ بھبھوت رمائے

لائی کیوں دل لائی تساں پردیسی نال
نال تیڈے ہیں اصلوں لائی، تھیویں نہ توں دُکھی بھائی
یار مسافر چوٹک لائی مت تیکوں کیہی آئی
آون جاون دی سُدھ ناہیں دلبر دل گیا چائی
الٹ پلٹ دی گالھ ہے سجّل سمجھ ایہا توں وائی

اساں یتیماں نوں کیویں وسار یو ای
تیڈے ڈیکھن کیتے بہوں سکدی آں
کنھوں کوکاں، کنھوں آکھاں سیف ہجر نال مار یو ای
دکھ ڈورا پے تیکوں ڈیساں جو دم نال گذار یو ای
یار سجّل تیکوں مُکھ وکھلایا جیہیں کوں روز پچار یو ای

Marfat.com

قاصد نے سب سخن تمہارے ہم کو آن سنائے
حال سنا تو کتنے گہرے زخم اس دل پر آئے
اس دن سے سچل پھرتا ہے انگ بھبھوت رمائے

آنکھ لگائی پردیسی سنگ کیونکر آنکھ لگائی
دُکھی نہ ہونا میں نے تو بس عشق کیا ہے بھائی
بار مسافر کر گیا وار اور سمجھ نہ تجھ کو آئی
سدھ بُدھ بھولی جاتے یار کی جھلک نظر نہ آئی
الٹ پلٹ کی بات سچل ہے، سمجھ لے تو نے پائی

ایک تمنا دید کی تھی پوری بھی نہ کی اور یار گئے
کس سے کروں فریاد وہ مجھ کو ہجر کی سیف سے مار گئے
مجھ سے پائے دکھ ان لمحوں جو تم یہاں گذار گئے
سچل کب دکھلائے گا منہ جس کو ہم تو پکار گئے

Marfat.com

تیڈیاں اکھیاں لعلوں لال شوقی یار شرابی ہوندیاں
بانہاں بدھ کر دور کھڑ دون کیفی ڈیکھ کلال،
ڈیکھ پتنگ پرواز کریندے تیڈا مکھ مثال
دلیاں والے سودے دے وچ ڈو نہیں نین دلال
سچل صفت تمام نہ بھیتوے پھر دی آں بئے تاں خیال

تخت ہزارے دا شاہ میاں رانجھا دامن تیڈے لگی ہاں
جوگی تھی کر پھیرے سیلانی رہندلبے پرواہ میاں رانجھا
تیڈے باہجوں نال کھیڑیاں دے نہیں سوٹھیہند اٹھاہ میاں رانجھا
نال کرم دے دید مہر دی ہیں توں مول نہ لاہ میاں رانجھا
نام اللہ دے آپ سبحانیں سنگ پیجو دا نیاہ میاں رانجھا

تیں تے میڈڑی جان رانجھا دو تیں تے میڈڑی جان
عشاقاں توں دل کیوں چاتیوئی، عالم وچ گمان

Marfat.com

یار شراب سے آنکھیں تیری لعلوں سے بھی لال
کیف ایسا کہ باندھ کے ہاتھ کھڑے ہیں دور کلال
تیری مکھ مشعل کو دیکھ کے پروانے بے حال
دل کے سودے میں تو دونوں نین بنے دلال
سچل صفت کریں کیا اس کی، دے نہ ساتھ خیال

تیرا دامن پکڑا ہے اے تخت ہزارے کے شاہ میاں انجھا
جوگی ہے، بیلا نی ہے نہیں اسے کوئی پرواہ میاں انجھا
تجھ بن کھیڑوں کے سنگ میرا ممکن نہیں نباہ میاں انجھا
مجھ پہ کرم کر، مجھ کو عنایت مہر کی ایک نگاہ میاں انجھا
نام خدا پہچان مجھے ہاں سچل سے بھی نباہ میاں انجھا

تو میری ہے جان رانجھا تو میری ہے جان
منہ عاشق سے کیوں پھیرا دنیا کو ہے شک گمان

Marfat.com

جاندا ہیں توں ہیں تاں تیڈے قدماں توں قربان
راتی ڈیہناں دلڑی اساڈی درد کیتی دیوان
عشق تیڈے کنوں یار سچوڈی ہوئی جند حیران

سانوں متیاں بہن دیاں نہ ڈیلو ویں تاں جھوک ہا دی دی جاندی آں
طعنے تہمت یار دے کرکے ہار گئی وچ پاندی آں
نڈیساں انجھو نال ہیں رہساں کھیڑیاں وچوں نہیں جاندی آں
راتیں ڈیہناں یار دیاں گالھیں گلی گلی وچ گاندی آں
سچورا انجھن دل نوں بھاندا ہور کہیں کوں نہ بھاندی آں

Marfat.com

تو جانے مجھے میں ہوں تیرے قدموں پر قربان
دل کیا ہے ترے ہجر کا قصہ درد کا اِک دیوان
یار سچّل تیرے عشق میں میرا جیون ہے حیران

صبر کی مت تلقین کرو میں تو جھوک رانجھو کی جاؤں
طعنوں کے میں ہار پروؤں، اپنے گلے سجاؤں
سکھیو رانجھن سنگ رہوں میں کھیڑے چھوڑ کے جاؤں
آٹھ پہر میں اس کی یاد میں گلی گلی میں گاؤں
سچّل مجھ کو رانجھا بھائے نہ ہی غیر کو من میں بساؤں

Marfat.com

Marfat.com

سی حرفی

Marfat.com

الف آگ لگی سانوں عشق والی، قاضی اور گلاں وڈ سیندا ہیں
ساڈی دل تاں تخت ہزارے ڈھوں مسلے جوڑ کے آپ سنیندا ہیں
دنج بڈمر، ملاں منجھ پویں، کنوں راہ سچی دو گھسیندا ہیں
منگیں خیر کھیڑیاں دی دو کیہڑی گالھوں انجھو یار اساں توں رسیندا ہیں

ب بحر بہ دے دو زور رکھیا میڈی ذات سیال سائی لڑھ گئی
کتھے جھنگ تے تنگ ناموس رہیا پچھے چاک دے ہیں اجڑ گئی
دل دردمنداں دی چو بھار والی حکماں حکم سا غمزے نال لئی
مہنے ماہی دے سے قبول کیتم، جے کائی تھیونی ہائی سچو سائی تھئی

ت ترک دیہاڑے میثاق دے ہیں تاں رہیاں ذات سیال کنوں
توبہ توبہ تے استغفار کیتم، خوشی نال کھیڑیاں دے خیال کنوں
ہک دم نہ فارغ ہیں ہو سال، جانی یار رانجھو دے وصال کنوں
ڈوجھی کار نہیں میڈی دل لُتے، سچو یار دی سار سنبھال کنوں

Marfat.com

ہمیں آتشِ عشق جلاتی ہے قاضی کیا سخن سناتا ہے
دل تختِ ہزارے میں اٹکا، یہ مسئلے اپنے بناتا ہے
مُلّا پہ عذاب ہی نازل ہو، مجھے سچی رہ سے ہٹاتا ہے
کھیڑوں کی چاہے خیر، ہم سے رانجھے کا ساتھ چھڑاتا ہے

یہ سیلِ بلا تھا ہجراں کا ناموسِ سیالاں اس میں گیا
میں چاک کی خاطر اُجڑ گئی نہ جھنگ نہ ننگ ناموس رہا
پُرسوز تھا دل یہ پہلے ہی پھر عشق کا حکم بھی آ پہنچا
سچ جو ہونا تھی ہو کے رہی میں نے ہر ہر طعن قبول کیا

وہ روز الست تھا جب میں نے کی ترک یہ ذات سیال اپنی
کھیڑوں سے میں دامن کش گذری ان سے نبھنا تھی محال اپنی
اِک پل کے لئے بھی چھوٹے نہ رانجھو سے راہِ وصال اپنی
سچ بن رانجھن کار نہیں وہی سر اپنا وہی تال اپنی

Marfat.com

ث ثابت ساڈڑی دل ہوئی راناں ڈینہہ سیّاں رانجھے یار ڈہوں
اوہیں دم لاکوں اج توڑی ویکھو میڈا خیال تاں تخت ہزار ڈہوں
"الست بکا" ڈوہیں ہک ہوئے ڈتم گوش اوہیں اقرار ڈہوں
بھناشک گمان سچّو داسارا دل آ ہئی ایہیں اعتبار ڈہوں

ج جند چھٹ گئی میڈی جھنگ کنوں ہتھ ڈوگیاں دو سیالیاں جی
لاہاں نال پنگھوڑا دو ساڑ دیواں گھتاں اگ دے وچ نہالیاں جی
سبھے جان رہو دو خیال ایہو ہین چاک دے عشق دیاں چالیاں جی
سچّو رکھ سنبھال توں جو ہے نی برہ والیاں گوڑھیاں گالھیاں جی

ح حال تے ہل ہے سیالیاں دے چوچک کنے کیہا اج چاک کھڑے
غلبہ عشق اوہیں تے کیڈا کیتا نہیں دے جا بجا پھر دے پڑھے
سینگی ہیر سیال اساڈی آہی تہیں دے نال ایہیں دے ونین اڈے
ڈوہیں سرناگاہ جو آ ڈیکھو محبت والے سچّو کبڈے لڑھے چڑھے

Marfat.com

سکھیو مرا دل تو نہال ہوا دن رات ہے من میں رانجھن یار
اس وقت سے لے کر آج تلک دل میں ہے سمایا تخت ہزار
پابند ہوں میں نے جو بھی کیا تھا روزِ الست دبلیٰ اقرار
ٹوٹا ہے شک گمان سبھی سچو کا، ہے پکا قول قرار

ہاں جھنگ اور جھنگ سیالوں سے مری جان بچی میں بھر پائی
سامان جلا کر خاک کروں، لگے آگ یہ من میں سے آئی
اسرار و رموز یہ عشق کے ہیں کچھ تجھ کو بھی ان کی سمجھ آئی
یہ ہجر و فراق کی رمزیں ہیں سچو ہیں متاع تنہائی

چوچک نے چاک رکھا کیوں کر یہ پوچھ رہے ہیں سیال کھڑے
یہ عشق کا کیسا غلبہ ہے دیکھا ہے جسے ہر رہ میں کھڑے
ہاں ہیر سہیلی اپنی تھی پر نین اس کے کہاں جا کے اڑے
سچو دیکھ محبت والوں کے سر کتنی اوج پہ آج چڑھے

Marfat.com

خ خویش قبیلہ دُھل گئے رانجھونال میڈا ڈاہڈا خیال پیا
رنگپور کھیڑیاں دے وِچ شال کوئی سُناں ہیں تاں سگھیڑا کال پیا
تھیون غار سبھے وِچ غرق اُتھاں کیہا بھیڑیاں داو وبال پیا
اساں یار ماہی ڈوہیں ہک ہوئے ہر ویلے سچو وِچ وصال پیا

د دل ہک آہی ساڈی یار ڈھوں ڈوجھی ہوئے تاں اوہا میں عام ڈیواں
برہے ذات میڈی سادسار ڈتی بھٹھ ہک واری ننگ نام ڈیواں
ساڈے طرف اڈائیں دینداکوئی نہیں جیکوں پرت والے پیغام ڈیواں
بانہاں بدھ بہوں میں نواری کراں سچو دوست ڈہوں میں سلام ڈیواں

ذ ذات سیال ہیں مُنڈھوں نہ ہی کون چوچک؟ تہیں دا راج کیہا
جوئی نال ہک یار دے ہک ہوئی تہیں دا آکھ قاضی، بیا کاج کیہا
جہیں کوں عشق رانجھو دے کڈھ نیتا تہیں کوں اوراں دا احتیاج کیہا
دل ہک آہی، ماہی یار نیتی دت کھیڑیاں بھیڑیاں دا وڈ لاج کیہا

Marfat.com

گیا بھول قبیلہ خویش ہمیں رانجھو کا ہر دم خیال رہے
سُنوں خیر کہ رنگپور کھیڑے میں سدا قحط رہے اور کال رہے
ہو جائیں سارے غرق وہاں یا سب کے سر پہ وبال رہے
سچو یار اور میں تو ایک ہوئے دونوں کا سدا وصال رہے

دل ایک تھا نذرِ یار کیا، ہو اور تو اس کو عام کروں
اس عشق میں ذات گنوا بیٹھی کیا فکرِ ننگ و نام کروں
آئے نہ کوئی جائے نہ کوئی کیا پریت کا یہ پیغام کروں
سچو عرض میں باندھ کے ہاتھ کروں، میں یار کو عرض سلام کروں

نہ ذات سیال رہی میری نہ میں جانوں چوچک راج ہے کیا
میں ساجن کے سنگ ایک ہوئی یہاں قاضی کا بھلا کاج ہے کیا
جسے اس کا عشق ہی لے کے اڑا وہ اوروں کی محتاج ہے کیا
دل ایک تھا دے دیا ماہی کو کھیڑوں کو مجھ سے کاج ہے کیا

Marfat.com

ر ردر انجھو دے ہیں ہور بیاں کوئی اور نظر نہیں آؤندا ۔ جی
ندی دے کنارے ڈڑے ڈیلے دنجھلی سوز کنوں دد دجاؤندا ۔ جی
اللہ آپ جانے ماہی یار مینوں بناں کل کنوں اوہو بھاؤندا ۔ جی
اوہیں رانجھوا توں سچو صدقے تھیواں انگن اساڈے جڈاں پیر پاؤندا ۔ جی

ز زور گھتیا بروہ باری ڈاہڈا میں مست دیوانڑی ہوریہی
ہُن رنگ بھبھوت جولا کھڑا دل ہائے دیوانڑی ہوریہی
رانجھو کتھ اساں وت کتھ رہے نینہڑے دی دونشانڑی ہوریہی
اوہیں کیتے اداس بیراگ پھیراں سچو مونجھ متانڑی ہوریہی

س سبھ سیالیں چھوڑ گیاں ڈیکھ ڈیکھ اساڈڑا حال دی
شرم بوڑ دیوانڑی ہوریہی گھدی رانجھو دے عشق کمال دی
رآئیں ڈیہاں اوہیں وت چاک ڈہوں کھڑے دم بدم خیال دی
مست ساڈڑی مول نہ گھنسی اوہا ولن پچھوں سچو ہے مجال دی

Marfat.com

میں روبرو ہو گئی رانجھے کے مجھے اور نظر کیا آتا ہے
وہ ندی کنارے وقت سحر کس سوز سے بنسی بجاتا ہے
خود رب جانے کُل جگ اندر مجھے ایک وہی تو بھاتا ہے
میں سچو صدقے رانجھو پر جب میرے انگنا آتا ہے

اس ہجر نے زور وہ باندھا ہے میں مست دیوانی ہو کے رہی
وہ رنگ بھبھوت لگا آیا مجھ کو حیرانی ہو کے رہی
وہ اور کہیں میں اور کہیں بس پیار نشانی ہو کے رہی
سچو اس کے لئے بیراگن ہوں، غم میں متانی ہو کے رہی

مجھے ساری سیالیں چھوڑ گئیں یہ دیکھ کے میرا حال ہے کیا
گئی شرم حیا، دیوانی بھئی رانجھو کا عشق کمال ہے کیا
شب و روز اسی میں غلطاں ہیں اس چاک کا حسن خیال ہے کیا
سچو اس کا مڑنا محال ہوا سمجھائیں اسے یہ مجال ہے کیا

Marfat.com

ش شور جی عشق مچایا ڈاہڈا ہن عقل دا ای دو صلاح کیہی
راہ عشق دی سچی تاں ہیں گھدی تساں سجھ آکھو ڈوجھی راہ کیہی
رانجھو یار میڈے سر دا سائیں کھیڑیاں بھیڑیاں ڈہوں نگاہ کیہی
پلیاں باہر ننگ ناموس کنوں ہن آکھ سچو دو پناہ کیہی

ص صدق ساڈا رانجھو یار ڈہوں نہیں کھیڑے کوں ہیں لیکھدیاں جی
نظر غیر دی اساں نوں ٹٹ گئی جتھ کتھ ماہی نوں سو ڈیکھدیاں جی
سو رنگ دے وچ رنگ لاکھڑا دم دم کرے لکھ بیکھدیاں جی
ہے مٹھیاں گوڑھیاں گالھیاں نی سچو سچیں اساڈے شیخ دیاں جی

ض ضرور کھیڑیاں دا ویکھیں نہیں رانجھو یار مینوں گل لا رہیا
سُنو سب سیالیاں لوں لوں سبھا جند جان دے وچ پیچ پا رہیا
کائی غیر دی جا نہ رہندی اتھاں سدا پیا ادھو دو سما رہیا
سچو آپ سارا دو محیط تھیا جتھ کتھ دو جا بجا رہیا

Marfat.com

ہاں عشق کا شور ہے زوروں پر اب عقل کی کوئی صلاح نہیں
میں عشق کی راہ پہ چل نکلی کہو باقی کوئی راہ نہیں
رانجھو میرے سر کا سائیں ہے کھیڑوں کی اور نگاہ نہیں
سچو تج بیٹھیں ناموس کو جو اب ان کے لئے تو پناہ نہیں

مرا صدق و صفا تو رانجھا ہے کھیڑوں کی نہیں پروا ہ کوئی
کوئی غیر رہا نہ آنکھوں میں اس بن نہ رہا اب شاہ کوئی
رنگ اس کا جدا سو رنگوں میں پل پل اس کا واہ واہ کوئی
سچو اس کی باتیں رمز بھری ہو جیسے سخن کا شاہ کوئی

کھیڑوں سے نہیں کوئی کام مجھے رانجھو نے گلے لگایا ہے
ایک ایک سیال سن لے اب مرے روم روم میں سمایا ہے
کسی غیر کی جا نہ رہی کوئی مری روح پہ بھی وہ چھایا ہے
سچو مجھ پہ محیط ہوا رانجھو مرے سر پہ اس کا سایا ہے

Marfat.com

ط طلب میڈی رانجھو یار ڈہوں کھڑا ہو سی ندی دے کنارڑے جی
عشق لاؤن کیتے ساڈے طرف سیاں آیا کنوں سو تخت ہزارڑے جی
چوبارا چھوڑیں، جھنگ آ کھڑا، اساں طالب مفت نظارڑے جی
خواہش آپ ہئیں ڈیکھن سیالیاں دی ساڈا اتل نہیں اختیارڑے جی

ظ ظاہر ساڈا ڈڑا عشق تھیا میڈے پچھوں سیالیاں دھکی لائی
ڈیکھن آیا اسانوں جھنگ سارا کھیں سبھ دیوانی ہوئی جائی
مائی باپ نگھوڑے دے وچ تیکوں دعا پیراں فقیراں توں منگی کائی؟
ایہو حال ہویا دوسیال تیڈا سچو برہ تساکوں الفی پائی

ع عشق دریا کیتی موج کھڑی کندھی ڈسدی اُتے تے کا نہیں
اندر شوق مچایا دوشور ڈاہڈا ایہیں زور ہلن دی جا نہیں
ایہا دل آباد نہ تھیسی کڈاں جہیں دل دے وچ ہا ہا نہیں
میڈا خیال خلاصہ دیار ڈہوں ہک سینگیاں سچو ساڈے سا نہیں،

Marfat.com

رانجھو کو سچی طلب مری آئے گا ندی کنارے وہ
اس عشق کی ریت نبھانے کو چھوڑ آیا تخت ہزارے وہ
ہم سائل مفت نظارے کے آجھنگ میں روپ سنوارے وہ
مراد خل نہ تھا، آیا تھا سیالوں کے کرنے نظارے وہ

جب ظاہر مرا عشق ہوا سیالوں نے مجھے بدنام کیا
مجھے دیکھنے آیا جھنگ سارا دیوانوں سا جو کام کیا
ماں باپ نے رب سے میرے لئے یہ کیسا طلب انعام کیا
تقدیر میں الفی لکھی تھی سچو ہیر کا کیا انجام کیا

جو عشق کے دریا سے اٹھی اس موج کی خاص تو شان نہیں
جو غلغلہ اس نے ڈالا ہے اس کی سی کسی کی آن نہیں
جہاں حرکت، ہمت، درد نہیں وہ دل آباد مکان نہیں
مرے خواب و خیال میں اک وہ ہے سکھیوں کا نام نشان نہیں

Marfat.com

غ غم لتھار انجھو یار ملیا پنج کھیڑے بھیڑے بیزار تھئے
اساں دوست ڈوہیں جن ہک ہوئے کھیڑے سبھ خراب خوار تھئے
ڈیکھن نال ماہی دے وو دل میڈی ڈوجھے نین تاں باغ بہار تھئے
حاصل سبھ مدعا وو اساڈی جوئی سچو خیال میڈا مختار تھئے

ف فاش تھیا راز عشق والا تنبو قناتاں ونج صحرا لگیاں
چن ونج اوہے کیتے ڈینہہ ہویاں ہن ڈیکھوں تاں جا بجا لگیاں
زمیں سرزبوں نہ تھیسی کڈاں باریاں بار وڈے بر پا لگیاں
ہُن نینہہ دا مار نغارا اِتھاں سچو ویکھ تاں ونج ہوا لگیاں

ق قرب سانوں رانجھو یار ڈِتا ونج جھنگ سیالیاں نہ تے بئیاں بھی بہوں
راتی ڈیہناں اساڈڑی ہو رہی دم دم ہکا دل چاک ڈہوں
عاماں نال پرو رڈے پاک جانیں کڈاں مول نہ ٹھہرا ٹور ٹھہوں
قدماں نال سچو سچے یار دے نی اینویں عمر سبھا جوڑا جوڑ رہوں

Marfat.com

غم ٹل گیا را نجھو یار ملا کھیڑے ہم سے بیزار ہوئے
ہم دو تھے مِل کر ایک ہوئے کھیڑے سب جگ میں خوار ہوئے
دل خوش ہوا یار کے درشن سے مرے نین یہ باغ بہار ہوئے
مجھے حاصل اور حصول ہوا سچو کیسے کرم مختار ہوئے

جب کھل گیا عشق کا بھید وہاں صحرا میں فصلِ بہار آئی
پھر عشق کا چرچا عام ہوا ہر چشم ہی مستِ خمار آئی
تھا ہجر کا بارِ گراں لیکن دھرتی یہ بوجھ سہار آئی
سچو اک نعرۂ حق تیرا پھر خلقت دیکھ ہزار آئی

کتنی تھیں سیالیں جھنگ والی پر یار نے ہمیں ہی چاہا ہے
پل پل اس چاک کے نام کیا جیون بھر پیار نبھا ہا ہے
جو عالم تھے وہ شاد ہوئے مرے رب نے یوں ہی چاہا ہے
سچو رونق یار کے دم سے ہے جیون یہیں کرنا چاہا ہے

Marfat.com

ک کار سبھا دو سار ڈتی عشق چاک دے ہیں مستان کیتی
ادر گالھ اساں کنوں چک پئی دل درد ڈاہڈے دیوان کیتی
خاطر ڈیکھ ساڈی دو ہزار والی ہو ہو اینویں حیران کیتی
قربان اساں سوہنے یار اتوں سچو ساسبھو جند جان کیتی

ل لوک سارے بدنام کیتم ویکھاں یار ڈہوں خوش حال دلی
دل لٹ نیتی ساڈی چاک سیاں ڈوجھے طرف نہیں میڈ لخیال دلی
میں گھول گھتاں سر اپنا بھی اتوں دوست سیار اجھنگ سیال دلی
سچو روز ازل کنوں منگ گھدا یہو ہا دی والا حال دلی

م مست کیتی دل چاک میڈی ہن گئی آں شرم حیا کنوں
رانجھو ہک ہووے شالا ہاں اتے مینوں تو بہ سیالاں دسا کنوں
آپے بھج گیاں ہکو جیڈیاں نی ڈاہڈے عشق دے تکھے تا کنوں
ڈیکھ حال ساڈا سبھ حیران ہیاں سچو پاسا کرن نیہہ دے ناں کنوں

Marfat.com

سب دھندے مجھ کو بھول گئے اس عشق میں میں مستانی ہوں
سب باتیں چھوٹ گئیں مجھ سے دل کے ہاتھوں دیوانی ہوں
اس تنخت ہزارے والے کے طعنوں سے میں حیرانی ہوں
سچو اس یار کے سر صدقے میں سر تا پا قربانی ہوں

لوگوں نے کیا بدنام بہت پر میں اسے دیکھ نہال ہوئی
اس چاک نے لوٹ لیا ہے دل میں اس کے خواب و خیال ہوئی
اس پر مری جان و دل صدقے، قربان یہ جھنگ سیال ہوئی
سچو روزِ ازل سے مانگا تھا میں ہادی والے حال ہوئی

دل چاک نے ایسا مست کیا اب شرم و حیا سے کام نہیں
اک رانجھو میرے ساتھ رہے مجھے اپنے قبیلہ سے کام نہیں
ہم عمر تھیں جو سب بھاگ گئیں انہیں عشق ادا سے کام نہیں
حیران تھیں میری حالت پر انہیں نام و فا سے کام نہیں

Marfat.com

ن ناں گھنن تاں یار دسے نی ہووں جان جسم وِنج ہیں تا دوڑی
ہکے رانجھو باہجوں بئے لوک کنوں اساں دوستی والی سبھگا لھ توڑی
بابل، مائی، بھائی بیزار تھیوں اینویں آکھ گئے "اساں ایہا جھوڑی"
سچو حمد شکر ہزار کیتم، چاک نال اساں دنج محبت جوڑی

و والگی کائی وحدت والی تہیں سبھ گالھیں وسار ڈتیاں
جیہڑیاں حرص ہوا ہوس والیاں باتاں سیف "الا" دی مار ڈتیاں
جو گالھیں حق الحق آکھیاں اُتے دل دے جما اعتبار ڈتیاں
باطل والیاں اشارتاں مرشد سائیں سچو ویکھ تیکوں اظہار ڈتیاں

ہوش ساڈا رانجھو یار ڈھوں بئے لوک کنوں بے ہوش تھیاں
طعنے ڈیون لکھ ہزار میکوں طرفوں چاک دے ڈیکھو سبھ سیاں
بھل پل کیتی دو سیالیاں دی میڈے در اُتے کیڈیاں دھماں پیئاں
پردہ توڑ پئیں ہیں باہر اینویں سچو یار میں تاں ہُن وسوں گیئاں

Marfat.com

اس نام میں کیسا جادو ہے وہ نام جپوں تو جی جاؤں
ہے ترکِ تعلق اب سب سے اک رشتہ رانجھے کا پاؤں
کیا بابل، میا، بھائی ہیں میں چاک کے جوڑے جُٹ جاؤں
صد شکر سچّا اس ذات کا ہے جس در سے فیض اس کا پاؤں

ہر بات بھلا ڈالی اس نے کیسی یہ ہوائے وحدت ہے
یہ الا اللہ کی سیف جسے سب حرص و ہوا سے نفرت ہے
جو باتیں حق الحق کی ہیں ان سے مرے دل کو ہمت ہے
سچّو رمز ہے مرشد سائیں کی، باطل کے فنا کی علّت ہے

ہمیں ہوش رہا اک رانجھو کا کسی اور کا کوئی دھیان نہیں
سکھیوں کے لاکھوں بول سہے جُز چاک مرا ایمان نہیں
یلغار سیالوں کی مجھ پر تھی، منزل یہ آسان نہیں
دنیا سے پردہ چھوڑ دیا اب کوئی عذابِ جان نہیں

Marfat.com

ی یار رانجھو جڈے کڈے ہو یا ہر جا دیے ہک جا نہیں
ڈوجھی راہ رنگیلی تہیں نوں جانیں ہادی آپ آکھیا اور کا نہیں
آپ چھوڑتے خود خدا رہیں اور بات اساکوں بھا نہیں
سچو سمجھ نہ لائق سکھیں ایہا عشق والی سر وپا نہیں

Marfat.com

رانجھو یار نے کیا کیا راہ دیکھی اس راہ بناں کوئی راہ نہیں
مرشد نے کہا کہیں اور گئے تو تم سا کوئی گمراہ نہیں
تم آپ خدا بن کر بیٹھو یہ ڈھنگ تو خاطر خواہ نہیں
سچو ایسے عشق سے باز آنا یہ راہ تو کوئی راہ نہیں

Marfat.com

الف آمیڈی دل چاہنیستی جی جانہیں ہاہا میاں
اٹکا اکھیں، دکھ لاگنوں، پھر آ کے کجھ الا میاں
کائی دا گھلی سیّاں سا چھوڑیا طعنے ڈیون وادا میاں

ب بس سیاں کنوں رس نہیں، روح وس نہ میڈے وس میاں
جیڑا جس نہیں پروس پیّاں خاطر کس گنوں کیوں نس میاں
ہیں کس سیّاں دے ڈس نہیں، لگی کس نہ کائی چس میاں

ت تات تیڈی، دائی وات میکوں، تھیویں ساتھ نہ ڈیکھیں ذات میاں
سُن بات سوہنا، ہیہات ہوئی، ڈیہاں رات آویں پربھات میاں
تسلات ڈیویں، مصلات کائی، میکوں درد لائیواہی بھاتوں بھات میاں

ث ثابت سار سنبھار تیڈی اندر عشق کیتا انتظار میاں
کئی لکھ ہزار دوہیار تیڈے کیتے روون زار و زار میاں
تیڈی تار لگی دلدار مینوں، ہک واری بے اختیار میاں

Marfat.com

الف آ کے لے گیا دل میرا نہیں شور کی اب تو جا میاں
لڑے نین اور غم سوغات ملی کوئی بات بھی آن سُنا میاں
سنگ چھوڑ گئیں، طعنے دیں سکھیاں کیسی چلی ہے عجب ہوا میاں

پر لُطف نہ سخن سہیلیوں کا، نہیں روح پہ میرا بس میاں
من چین نہیں کیوں چھوڑ گئے غیروں میں ہوں بے بس میاں
کیا ترک جو سنگ تھا سکھیوں کا اس سنگ میں بھی نہیں حس میاں

ترے عشق کا چرچا عام ہوا، دوسا نتھ نہ پوچھو ذات میاں
اسی ذکر میں کٹ گیا دن سارا ہوئی رات سے پھر پربھات میاں
مرے سوہنے سجن مرا ہاتھ پکڑ، غم دے گیا ہے بھانت بھانت میاں

ترا حسن نظر مجھے جاں بخشے، ترے عشق نے کیا نزار میاں
ترے ہجر میں گریہ کناں دیکھے تیرے چاہنے والے ہزار میاں
مجھے بے بس کر کے مار گئی، یہ تیری لگن دلدار میاں

Marfat.com

ج جال میڈے توں نال سوہنا برحال ہتیویں توں بھال میاں
ورق وال وچھوڑے دا، گالھ سُنیں، اپنا آپ کریں بھلا بھال میاں
پیا وچ جنجال دے حال میڈا، بئی کیہی کراں قیل قال میاں

ح حال خیال دی تیکوں آگہ دل کیوں نہ لئیں دوسنبھال میاں
سُن سوال ساڈا کریں بھال بھلا، تھئے سکدیاں مینوں سال میاں
رولال کیتم اکھاں خیال تیڈے کیتا برہ تیڈے بے تال میاں

خ خواب گیا کنوں تات تیڈی، کیتا برہ سانوں بے تاب میاں
توں شتاب آویں، ڈیویں آب میکوں سائیں کھول نقاب حجاب میاں
تیڈے نینہہ نواب، کباب کیتم، کوئی نہیں عتاب خطاب میاں

د دم واندا نہیں غم کنوں، ہڈ چم وایا تیڈے واہ سائیں
ہمدم تھی گھیتیں نہ خم اِتھاں، سارا کم میڈے در جوڑ جائیں
چاویں چم نہ بھی میں طالب تم، نہیں کوئی شرم عاشق گل لائیں

Marfat.com

اب شرط ہے ساتھ نبھانے کی اے صاحبِ جاہ و جلال میاں
کر پاک اوراق ہجراں سے یہ میری کتابِ حال میاں
ہیں قیل و قال سے گذر چکی، کچھ پڑا ہے وہ جنجال میاں

آگاہ ہے میرے حال سے تو لیتا نہیں مجھ کو سنبھال میاں
اب مان سوال اس عاجز کا کئی رو رو گذرے سال میاں
رو رو کر آنکھیں لال ہوئیں بے سُر ہوئی ہیں بے تال میاں

ترے دھیان میں نیند بھی خواب ہوئی ترے ہجر میں ہوں بے تاب میاں
دے آبِ وصال شتابی سے اور کھول یہ بندِ نقاب میاں
ترے ہجر میں میں تو کباب ہوئی، نہیں کوئی بھی حدِ عتاب میاں

کوئی سانس نہیں غم سے خالی، تن داغ ہوا تری فرقت میں
ہمدم ہے تو مجھ سے دور نہ رہ کر شاملِ وصل کی عشرت میں
بوسہ نہ سہی، سینے سے لگا، نہیں شرم کی بات محبت میں

Marfat.com

ذ ذوق تیڈا سانوں شوق لگا، طعنہ لوک ڈیوے نت چوک میاں
نینہڑے نوک لگی، محبت موک لائیو اوراں پھوک لاون سانوں ٹوک میاں
تیڈا طوق گھیتم، گل بانہہ پوالا سوہنا سوز کیتا سانوں سوک میاں

ر راہ کھڑا ارداح نیڈے چت چانی سنجھ صباح میاں
واہ واہ سنبھال توں آہ کنوں میڈے نال سولاں دی سپاہ میاں
پنڈ پاتھیا تیں ماہ کیتے میڈی دل دی بھئی آگاہ میاں

ز زار رواں تیں یار کیتے تھیوے کارنہ کائی نزدار میاں
ڈوں چار بیئے دلدار تیکوں جی جار پیا دلدار میاں
گفتار ساں بک وار تیڈی تھیوے دل تاں باغ بہار میاں

س ساری آکھاں گل یاری والی تیں نال کریجے دوزاری میاں
باری برہ وہائی کاری سانوں گل چا گھتیوئی گاری میاں
واری یار تیں توں سو واری ونجاں دوستی وچ گھتیں متاں گھاری میاں

Marfat.com

اس عشرتِ عشق نے یار مرے دنیا میں کیا بدنام میاں
یہ تیر ترا زد دل میں ہوا، کیا عشق بنے زیرِ دام میاں
یہ طوق گلو کی زینت ہے، تن سانس پہ ہے الزام میاں

ترا رستہ تک تک بیکل ہوں ہو سانجھ سمال کہ صباح میاں
ہاں مجھ سے دامن کش رہنا مرے سنگ ہے غم کی سپاہ میاں
شرما گیا ماہ تیرے آگے ہے دل اس سے آگاہ میاں

تری یاد میں کیا کیا روئی ہوں نہیں کار سے کوئی کار میاں
محبوب کئی ہوں گے بے شک نہیں تجھ سا کوئی دلدار میاں
گفتار سنوں اک بار تری تب دل ہو باغ و بہار میاں

ترے سامنے عرض حال کروں ترے سامنے نالہ و زاری میاں
یہ ہجر کے دار و رسن جو ہیں میری جان پہ کتنے بھاری میاں
آئے فرق نہ اپنی یاری میں سو بار میں تجھ پہ واری میاں

Marfat.com

ش شام صبح آرام نہیں، پیغام پٹھیوئی نہ سلام میاں
اکھیں خواب تمام حرام کیتا، آون دا نہ کیتوئی انجام میاں
انعام غلام دیدار تھیوسے، کریں یار قبول کلام میاں

ص صورت آواز نیاز کنوں بانہاں بدھ کھڑیں بے نیاز اگوں
اتھاں ناز کنوں توں باز آویں تیڈا راز پووے کار ساز اگوں
تن ساز کریں آواز رگاں، کرنی صفت تے دل نواز اگوں

ض ضرر مشرد وچ عاشق، تھیا شیر شکر بھی سبھ تاں زہر میاں
شہر بحر دے وچ تنھاں دا ہو کا پھر یا ہل غل ہویا اندر باہر میاں
ایہناں عاشقاں کنوں نظر گذرا یہا بئے وہم تھئے دربدر میاں

ط طور ڈاہڈی پر شور ایہا زوری نال گھتے سوئی زور میاں
گھم گھور تنہن وچ جفا جوریاں، ہنیڑے نال لاویں تھیند اہور میاں
جنھاں کیف کلال کٹورہ پیتا اوہناں برہ بچھایا بور میاں،

Marfat.com

آرام نہیں ہے شام و سحر ترا پیام آیا نہ سلام میاں
کیا وعدۂ وصل ہوا تیرا، ہوئی مجھ پر نیند حرام میاں
انعام میں دے دیدار مجھے کر میرا قبول کلام میاں

میں باندھ کے ہاتھ کروں زاری اس بے پرواہ کے پاس میاں
بانداز بے پرواہی سے تیری پوری کرے رب آس میاں
گر مجھ کو نوازے ماہ رخا! پھر میں ہوں سراپا سپاس میاں

عاشق ہے خسارے میں ہر دم اسے شیر و شکر بھی زہر میاں
ہاں اس کے طفیل ترا چرچا ہوتا ہے اندر باہر میاں
تجھے ڈھونڈتی پھرتی ہیں نظریں نظروں پہ دھم کا قہر میاں

شوریدہ سری تری شور کرے نہیں عاشقوں کا کوئی زور میاں
یہ عاجز بے کس بندے ہیں تو سر تا پا ہے جور میاں
جو دُردِ تہہ ساغر پی لیں انہیں ہجر نے مارا اور میاں

Marfat.com

ظ ظلم جہول ظہور کیتا، منظور ہویا پُر نُور میاں
ایہہ مُصحف وچ مذکور ہویا معروف ایہو مشہور میاں
چک چور امانت عشق کیتا سر سُولی سُٹیا منصور میاں

ع عشق اجہل کیا عقل لگے توڑے کرے عقل تحمل میاں
کوئی پل نہ سوئی تحمل کرے بھنے برہ داڈیکھ بدل میاں
تنہن داہئی عمل اصل ڈاہڈا اندوہ دے وچ مشعل میاں

غ غازی چڑھے سر سُولی راضی، بانکے کیہی کیتی سر بازی میاں
آزی کرد وڑاون تازی اِتھاں، وت کیا کریسن قاضی میاں
کہیں دے حال نہ منین تے ماضی ایہے ہئی سُرخ رُو سرفرازی میاں

ف فال پئی عشق دے حال والی سر آدم سائی برحال میاں
حمال تھئے وچ خیال ایہیں کیتس حال جنجال کمال میاں
کشال چائس احوال کنوں کائی سر تیس امثال میاں

Marfat.com

ہے ظلم و جہل تو تاریکی اور نور کی صفت ہے نور میاں
یہی مصحف میں مذکور بھی ہے معروف بھی اور مشہور میاں
یہ عشق امانت جس نے کیا وہی سولی پر منصور میاں

کہاں عشق کہاں ہیں عقل و خرد منزل ہے الٹ دونوں کی میاں
کہاں عقل کو ہجر کی ہمت ہے عیار ہے بھیس بدلتی میاں
ہے ایک عمل ہی حقیقت جو ناری بھی ہے اور نوری بھی میاں

غازی ہیں جو دار پہ راضی ہیں کس دھج سے سر کی بازی میاں
وہ تازیوں کے اسوار ہوئے کیا کریں گے اب قاضی میاں
ماضی کا کہا کب مانتے ہیں یہی ان کی سرافرازی میاں

جب قرعۂ عشق پڑا آدم کے نام، تھا حال کمال میاں
حیران فرشتے پھرتے تھے کیا اس کا تھا جنجال میاں
دکھ درد مصائب سوز و الم تھی اس کی کوئی مثال میاں؟

Marfat.com

ق قال تے باہر ہال کنوں، نہیں خاص جانو ہے خیال میاں
الحال وصال احوال دسے وتح وت ڈیکھیں جوڑ جمال میاں
ڈینہہ رات جنہیں دی دو سنبھال تیکوں باہجوں ایہیں کیہی مجال میاں

ک کائی نہیں بئی جانیکوں باہجوں ہاوہو، نہیں وا میاں
اکھیں لا اِتھاں برپا کریں ایہو ڈیکھ سارا سروپا میاں
سر آڈیویں، چت چا اتھوں عاشق اور بازی نہ بنا میاں

ل لٹ نیتوئی پہلی ست میڈی دل چیٹ اُلٹ پلٹ میاں
سانوں پھٹ گھتیوئی زلناں وٹ سوہنا میڈا روح نیتوئی پٹ میاں
جُٹ لاکے سیاں پچھے ہٹ ہیاں طعنے ڈیون اسانوں سٹ میاں

م مار ترار فراق والی میکوں مار گئوں دلدار میاں
پئی پار اُوار دو یار تیڈی لنگھ نینہہ والی وو نظار میاں
ہوشیار ہزار ہلاک تھیون جنھاں آ ڈِٹھا چمکار میاں

Marfat.com

کہنے کی نہیں یہ بات ہے یہ، ہے سارا وہم خیال میاں
اس حال وصال میں حسن بھی ہے اس میں ہے سارا جمال میاں
دن رات اسی کی یادیں ہیں اس بن جینا ہے محال میاں

یہی شور شرابا ہاؤ ہو نہیں اس کے سوا کوئی اور میاں
یہیں آنکھ لڑے یہیں مجنوں ہوں یہیں چلتا ہے عشق کا دور میاں
یہیں سر دینے کی بازی ہے نہیں راہ کہیں کوئی اور میاں

دل لوٹ لیا، پھر زخموں سے سینے کو کیا ہے داغ میاں
زلفوں میں قید کیا، اُجڑا پھر روح کے سکوں کا باغ میاں
سکھیوں نے بہت سمجھایا تھا، طعنوں کے دیئے پھر داغ میاں

ترے ہجر فراق کے دکھ سارے مجھے مار گئے دلدار میاں
ہم عشق کے دریا میں ڈوبے یہی شور ہے آر اور پار میاں
تھے لاکھ ہشیار پہ مارے گئے سب دیکھ ترا چمکار میاں

Marfat.com

ن نسنگ چاڑھیوئی غمزے کٹک سان تے سٹک لافتح ساری کمک لیوے
لٹک نال میڈی دل چٹک نیتی کنہن دی پھٹک نہیں لٹک کون ڈیوے
وٹک نال زلفاں ڈاہڈا دام گھتیا جند جان میڈی جانی جھٹک نیوے

و وار کہیں توں نہ یار آسیں اقرار کریں سچا نال میڈے
ہنجوہار پوتا جی جار پیا اسرار کیتو ئی، لگوں گال میڈے
اختیار میڈا منڈھوں یار نہیں ہکے وار آویں اج کال میڈے

ہوش وچوں ملہوش تھیاں ڈیویں گوش میڈے وخروش ڈیہوں
سرپوش تھیویں آغوش میڈے آون والی کریں بے ہوش ڈیہوں
ہُل جوش گھتیا دارونوش تیڈے کائی گھت نگاہ آغوش ڈیہوں

ی یار آیا دل پار میڈے جنسار کرے سینگار میاں
اسرار وچوں اظہار ہویا انہاں دیداں ڈِٹھا دیدار میاں
سچل سار سنبھار وو جنھن دی آہی سوئی دیس ملیا دلدار میاں

Marfat.com

بے باک تھا دھاوا غمزوں کا پھر ان کو ملی ہے کمک میاں
مرا دل تو وہیں تسخیر ہوا باقی نہیں کوئی اٹک میاں
زلفوں کے دام میں جان پھنسی جانی کب دے گا جھٹک میاں

جو وعدۂ وصل کا دن ٹھہرے وہ پکا ہو قرار میاں
ترے ہجر میں بیٹھ پروتی ہوں اشکوں کے کیا کیا ہار میاں
تکرار نہ آج اور کل کی ہو آ جاؤ بس اک بار میاں

باتیں میں تمہاری سُن سُن کر ہوں ہوش میں بھی مدہوش میاں
آغوش میں آ کر چھپ جاؤ سرمست کرو بے ہوش میاں
مے ہجر کی شور شرابا ہے کرو وصل سے اب خاموش میاں

وہ حسن سراپا بن آیا جی خوش ہوا دیکھ کے یار میاں
اسرار سے جو اظہار ہوا آنکھوں نے کیا دیدار میاں
جس روپ میں اس کو سوچا تھا اس رنگ میں ملا دلدار میاں

Marfat.com

الف آب اواگھ کوں واگی ایہیں واڈاہڈی کائی موج مارئیں
تہیں موج دی کوئی انتہا نہیں چھولی چھوہ کنوں اسمان چاڑھیئں

ب بحر برہ دے دو یار چاڑھے کالے کُن کیتے کڑکار ڈاہڈے
ڈوڈاٹ دے وچ گھوگھاٹ لگے سرسی سر دے تھیئے شکار ڈاہڈے

ت تن تے من سارڈتیس لہریں نال آہے ڈونہیں لڑھ گئے
وڈکار کیتا دریا ڈاہڈا پار وپار تہیں دے پرواز تھیئے

ث ثابت پچھے اثبات کنوں باقی جان رہے دو غلام کہتے
کہتے نیک، کہتے بدنام رہیئے کہتے کفر کہتے اِسلام کہتے

ج جوش آندا بحر وحدت والے تھاں موجاں کھڑیاں گونا گون کیہیاں
اہے موجاں جانیں سبھ مورتیاں وچ واہ جلوہ گریاں دو عجب جیہیاں

Marfat.com

چلی تیز ہوا تو موج اُٹھی پھر جانے اس پر کیا بیتی
دھرتی سے اُٹھی تھی اور سرِ افلاک وہ پل میں جا پہنچی

اس بحر میں وہ طوفان اٹھا موجوں کی فلک تک مار ہوئی
بازی تھی سروں کی میداں میں اور کتنے سروں کی ہار ہوئی

انہیں تن من کی سُدھ بُدھ نہ رہی اور دونوں غرقِ آب ہوئے
دریا کے شناور تھے تو نہیں پر جرأت کا اک باب ہوئے

اثبات سے ہی ثابت ہوگا با ہوش تھے کتنے غلام ترے
کہاں کفران کا اسلام کہاں وہ نیک تھے یا بدنام ترے

جب جوش میں آیا، وحدت کے ساگر میں کیا کیا موج اُٹھی
ہر موج میں کیا کیا مورت تھی ہر موج میں کیا کیا جلوہ گری

Marfat.com

ح حال ہادی حق الحق سانوں بخشا راہ ڈیکھائس بار بارا
تصویر دے وچ اجسامیاں دے اوہ بحرِ عمیق سمندا سارا

خ خیال خبر ایہا پچھے ڈتی تحقیق ماریوئی اختیار سکھے
تھئی کثرت موجاں وچوں ڈیکھو یار دریائے وحدت وچ ہکے

د دل میڈی کوئی دَور کھادا عالم موج سارے نظر نہ آوندے جی
میڈا خیال خمار ودھا گیا سینے وچ سمندر سماوندے جی

ذ ذات سبحان صفات وچوں پچھے ذات صفات ہکائی ہیئی
ایہا آکھ صفات تاں کتھوں آئی ہکا ہک جائیں دو بھائی ہیئی

ر رُخ پیا رنگ رنگ اُتے تھئی موج کھڑی چھولیں چھول پئے
خس خار اتارا وَدھا ڈتس سارا بحر وچوں بدنیک گئے

Marfat.com

اس ہادی حق الحق نے ہمیں کیا سیدھی راہ دکھائی تھی
دکھلائی دنیاداری بھی اور ساگر کی گہرائی بھی

پھر حال حقیقت ہم پہ کھُلا یہ بات سمجھ میں تب آئی
یہ موجیں، کثرت وحدت کی، وحدت دریا کی گہرائی

دنیا نے دیئے وہ رنج والم مستی کا کہیں منظر ہی نہ تھا
سرمستی من کی ایسی تھی کئی ساگر من میں گئے سما

پہچان لو اس کی سب صفتیں وہ ذات تو ایک اکیلی ہے
یہ روپ سروپ ہیں کیا کیا کچھ یہ دنیا ایک پہیلی ہے

جب ساگر میں طوفان اُٹھا رخ روشن ہوا حقیقت کا
خاشاک کا واں پر ذکر ہی کیا نیکی کا بدی کا فرق مٹا

Marfat.com

ز زور تے بحر زخار آندا تہیں وچوں نکیا کوئی نطار کھڑا
اوہیں شور مچایا آسمان تائیں دسکار دا تھیا دو غبار کھڑا

س سیر اوہیں دا جہیئں سیر کیتا تہیں دی جند ساری ناپید تھئی
کتھے نام ونشان نسب تہیں دا "من" "ما" دچولے دی پھوک گئی

ش شور مچایا دو موج ڈاہڈا بئے زور جھلن دی دو جا نہیں
برابر زمیں اسمان کیتیئں ڈتی کنی تہیں دی دو کا نہیں

ص صورت گم ہوئی دو ساری لہریں پیا پئے دو چڑھ پیئاں
کائی خبر انھاں دو پوندی نہیں نور دو نور دیاں ندیاں آنیاں

ض ضرب بحر دی دو زور لگی ہکے وار وجود اوڈار ڈتس
"میں" دی ہک رتی کتھ رہندی اتھاں سارا نام نشان اتار ڈتس

Marfat.com

جب جوشِ سمندر میں آیا اس میں تھا کوئی نظّارہ کھڑا
وہ شور تھا اس کا، جو، بن کر اِ فلاک تلک تھا غبار کھڑا

دی جان اسی نے جس نے ہمارے دل کو اطمینان دیا
نے نام و نسب نے حیات کوئی نہ اس نے کوئی نشان دیا

وحدت کے سمندر کی موجیں کیا شور مچاتی پھرتی تھیں
دھرتی سے لے آکاش تلک کوئی فرق رہا تھا؟ نہیں نہیں

وحدت تھی کثرت میں کھوئی کثرت کی موجیں چڑھ دوڑیں
ان چڑھتی نور کی ندیوں میں سب اصلی باتیں کھو ڈالیں

اس بحر کے ایک تھپیڑے نے اس ہستی کو ہی مٹا ڈالا
اس "میں" کی رتی کیا رہتی اس بستی کو ہی مٹا ڈالا

Marfat.com

ط طالب دیدار عمیق پیئے ڈوہیں کنڈھیاں ایہیں کنوں بھل گیئاں
پچھے دس اوہیں دا دو کوئی نہیں موجاں موج تکھیریاں آپیئاں

ظ ظاہر دی ایہا بات نہیں جو آیا اوہیں کوں ایہا سُدھ پئی
پچھے سُدھ والا موجود نہیں دوئی والڑی گالھ نکال گئی

ع عشق عمیق دریاوچوں آئی موج ہکا ماریا نعرہ ہُو
تے میں ہک آہس اور کوئی نہیں "انا الحق" دا ہیئی نعارا ہُو

غ غش غریق دے وچ تھیاں کتھ جسم رہیا کتھ جان گئے
کتھے شکل رہی کتھے عقل رہیا کتھے فہم کتھے اوسان گئے

ف فکر فنا دا کیوں نہ رکھیں تا ملک بقا باللہ لئیں
چھوڑ آپ کوں آپ وسار سارا جانیں ہک خدا لے رنگ رہیں

Marfat.com

جنہیں طلب تھی اس گہرائی کی موجوں کے سہارے چل نکلے
موجوں نے ہی ان کو گھیر لیا ان کے سارے کس بل نکلے

ظاہر تھی اس کی وحدت بھی دوئی کی کوئی بات نہ تھی
جو آیا تھا یہ سمجھ جاتا اس کے پیچھے کوئی گھات نہ تھی

اس بحر سے موج اک اٹھی تھی تھا اس کا ایک ہی نعرہ ہُو
تھا ایک انا الحق کا نعرہ اور وہی تھا پھر نقارۂ ہُو

تہہ دریا غرق تو ہونا ہے پھر جسم کہاں اور جان کہاں
کہاں شکل رہے کہاں عقل رہے کہاں فہم رہے اوسان کہاں

جب یہ جگ سارا فانی ہے پھر فکرِ فنا ہو کیوں دل میں
باقی ہے نامِ خدا جس کا رنگ ایک نہیں اس محفل میں

Marfat.com

ق "قل ہو اللہ احد" ہیئی، جانیں، سمجھ سنجانیں کوئی اور نہیں
کھڑو حدت دے دریا دے وچ ایہو آپ سیئے دی ٹور نہیں

ک کتھ توڑی میں چھپیاں، ایہا گالھ ہادی والی ہُن چھپدی نہیں
تھیسی ظاہر آپوں آپ ایہا، پئی زور اساں کِنے لکدی نہیں

ل لہریاں بحریاں زور پئیاں، وس کوئی نہیں میں لڑھ گئی
ڈاہڈیاں موجاں چڑھیاں، بڑہ والیاں اتھاں ہستی گم ساری موج تھئی

م مے پیون نال موج چڑھی کوئی خم اوہیں، دو حسن مار ڈِتا
مدہوش کیتس کل ہوش گیا ایہیں عیش سارا عتبار ڈِتا

ن نام نشان اتار ڈِتس گئے رنگ ہمہ بے رنگ رہے
غوطہ مار کے جو ای غریق تھئے آزاد کنوں رنگ رنگ تھئے

Marfat.com

کہو ایک ہے رب کوئی اور نہیں اسی روپ میں اس کو جانو تم
ہے روزِ ازل سے دریا میں ہر بھیس میں اس کو مانو تم

جو بات بتائی مرشد نے وہ بات چھپاؤں میں کب تک
اس کا چھپنا اب بس میں نہیں ہو جائے گی ظاہر وہ سب تک

میں موجِ بلا میں بے بس تھی مجھے ساتھ بہاتی لے نکلی
نہیں کوئی وجود مرا باقی میں بحر کی موج میں موج ہوئی

یہ موج اٹھی مے پینے سے اس خم نے کتنا خمار دیا
ہم پہنچے یقیں کی منزل تک جب ہوش کو سر سے اتار دیا

نہ نام و نشان رہا باقی سب رنگ گئے بے رنگ ہوئے
جو غرق ہوئے ان موجوں میں، اُن موجوں کے وہ سنگ ہوئے

Marfat.com

و دا لگی تھئی موج کھڑی، بحر زور پئے چھولیاں چھٹک پئیاں
ایہا ہکل ماریس انا البحر آکھیس باراں دیاں ندیاں تیز پئیاں

ہ ہادی عبدالحق سائیں سچی راہ سانوں سمجھا گیا
تساں غیر نہیں سراپا جانیں او ہو آپ ہیئں پرچھا گیا

ی یاد رہیاں گالھیں وحدت دیاں جیہڑیاں آپ ہادی فرماڈتیاں
سچو حق ایہیں کل شک بھنے اوہیں راز دیاں گالھیں جماڈتیاں

Marfat.com

چلی تیز ہوا تو موج اٹھی ہر چیز اس میں نابود ہوئی
ندی نے کہا میں سمندر ہوں، مسعود ہوئی محمود ہوئی

مرا سائیں عبدالحق ہادی اک سیدھی راہ دِکھلا گیا وہ
ہم آپ ہیں وہ کوئی غیر نہیں یہ بات ہمیں سمجھا گیا وہ

جو مُرشد نے بتلائی ہیں یہ باتیں دل پہ بٹھائی ہیں
سچو حق نے شک کو مٹا ڈالا یہ باتیں کیا سمجھائی ہیں

Marfat.com

Marfat.com

فارسی

- غزل دیوان آشکار
- رباعی 〃
- مثنوی، عشق نامہ، وصلت نامہ

Marfat.com

گر بخوانی دو صد ہزار کتاب
مے شود بر تُو صد ہزار حجاب

جز محبت ہمہ ست گمراہی
اے بجز درد، زندگی ست عذاب

این طریقہ کدام مے باشد
کہ نہ تقویٰ نہ طاعت و نہ حساب

آشکارا گذر ز مذہب ہا
در رہِ عشق چہ گنہ چہ ثواب

Marfat.com

پڑھ بھی لے گر تو صد ہزار کتاب
آڑے آئیں گے صد ہزار حجاب

جزؔ محبت ہے ساری گمراہی
ہو نہ گر درد، زندگی ہے عذاب

یہ طریقِ حیات کیسا ہے
کہ نہ تقویٰ نہ طاعت اور نہ حساب

آشکارا گریز مذہب سے
عشق کی راہ میں گنہ نہ ثواب

Marfat.com

در ہر دو جہاں شرارِ عشق است
زیں شمس و قمر بہارِ عشق است
از کرسی و عرش تا ثُریٰ ہم
ایں جملہ مرغزارِ عشق است
بینی بجہاں چوں خوبرویاں
دانی کہ ہمیں نگارِ عشق است
جُز یار دگر طرف نہ بیند
آں دیدہ کہ پُر خمارِ عشق است
تاجِ سرِ ماست آشکارا
آں خاک کہ رہگذارِ عشق است

Marfat.com

دونوں جہان میں ہے فقط عشق کا شرار
یہ شمس یہ قمر ہیں سبھی عشق کی بہار
عرشِ بریں سے خاک کی پاتال تک جو ہے
ہر ہر جگہ پہ عشق کا پھیلا ہے مرغزار
دنیا میں دلبرانِ پری چہرہ دیکھئے
ہر اک پہ ہے گماں کہ ہے یہ عشق کی نگار
جز جانِ جاں کسی پہ بھی پڑتی نہیں نگہہ
اِس آنکھ کی کہ جس میں بسا عشق کا خمار
اے آشکار اپنے تو سر کا وہ تاج ہے
جو رہگذارِ عشق میں ہے خاک کا غبار

Marfat.com

مے کشد عاشق براہش انتظار
بے شمار و بے شمار و بے شمار
کارِ عاشق روز و شب باشد ہمیں
اشکبار و اشکبار و اشکبار
آں کسے کز خود رہد مردِ خداست
شہسوار و شہسوار و شہسوار
مجلسِ غم داشتن عُشّاق را
گریہ زار و گریہ زار و گریہ زار
مے شود عاشق ز عشقش دمبدم
بے قرار و بے قرار و بے قرار
سرِّ مخفی راز پنہاں فاش شد
آشکار و آشکار و آشکار،

Marfat.com

اس کی رہ میں عاشقوں کا انتظار
بے شمار و بے شمار و بے شمار
روز و شب عاشق کا کاروبار ہے
اشکبار و اشکبار و اشکبار
"میں" سے جو نکلا ہے وہ مردِ خدا
شہسوار و شہسوار و شہسوار
مجلسِ غم کا کرم عشاق پر
گریہ زار و گریہ زار و گریہ زار
عشق نے ہر لحظہ عاشق کو کیا
بے قرار و بے قرار و بے قرار
سرِ مخفی، رازِ پنہاں فاش ہے
آشکار و آشکار و آشکار

Marfat.com

مے زنم نعرہ انا الحق آشکار
اندریں آخر زماں منصور وار
کوسِ منصوری بکوبم در جہاں
گر رود سر، خوشترم باشد نثار
ہر کہ محروم است از اسرارِ عشق
کے شود از عاشقانِ دلفگار
نوبتِ آں بادشاہی مے زنم
شہر یارم، شہر یارم شہر یار
سدِ اسکندر بود ایں جسم و جاں
بشکنی فخت شود اے نامدار

Marfat.com

میرا نعرہ ہے انا الحق آشکار
اس زمانے میں ہوں میں منصور دار
کوبِ منصوری بجاؤں روز و شب
سر اگر جائے تو میں اس کے نثار
جو رہا محروم سرِّ عشق سے
کب ہوا وہ عاشق سینہ فگار
نعرہ زن ہوں نوبتِ منصور پر
شہریاری مجھ سے، میں ہوں شہریار
جسم و جاں تو راہ کی دیوار ہیں
توڑ کر ہو فتح مند، اے نامدار

Marfat.com

مے کنم از عشق در ہر کوچہ و بازار رقص
چونکہ مے آید تن و جاں را ازاں اسرار رقص

از نوائے چنگ و نے طنبور شیدا مے شود
دم بدم شد زاہدا در خواب در بیدار رقص

از وظائف از لطائف معرفت حاصل نہ شد
روز و شب از درد و غم مشغول اندر کارِ رقص

گر بیائی سوئے ماہشدار از خود مے روی
اندریں مے خانہ چوں مستاں کُنی یک بار رقص

وقتِ حالت نیست ہر دم تا ندانم کے شود
آشکارا ہم چوں شہہ منصور کن، بردارِ رقص

Marfat.com

عشق کے ہاتھوں ہم نے کیا ہر کوچے ہر بازار میں رقص
تن من جان اسرار گئے گو طرز رہی اظہار میں رقص

ایک نوائے چنگ و نے کے تم تو ہوئے ہو شیدائی
رقص کرو گے خواب میں بھی اور لمحۂ بیدار میں رقص

کیسے وظائف، کیسے لطائف، ان سے بھید نہ پاؤ گے
شام و سحر اس رنج و الم کا ساتھ ہو گا تکرار میں رقص

مستوں کی محفل میں آنا ہے تو خود کو بھول کے آ
اس مے خانے میں تو جاری ہے بس ایک ہی تار میں رقص

وہ تو مقام نہیں ہے لیکن کیا جانوں کب آ جائے
دار پہ ہو منصور کی صورت میری ہر رگ تار میں رقص

Marfat.com

در دیدۂ معشوقاں اسرار ہمے بینم
دا جلوہ گری حُسنش اظہار ہمے بینم
درکون و مکاں باشد حقّا کہ ظہورِ او
در دیرِ خراباتی دیدار ہمے بینم
ایں جملہ تجلّی او گر دیدہ بکشائی
دیوار چہ دروازہ آں یار ہمے بینم
اے شیخ گرو باید تسبیح و مُصلّا را
یک لمحۂ نورش در زنّار ہمے بینم

Marfat.com

محبوب کی آنکھوں میں اسرار کو دیکھا ہے
اس حُسن کے جلوے میں اظہار کو دیکھا ہے
یہ کون و مکاں بے شک اس کا ہی تو جلوہ ہیں
اس دیرِ خرابی میں دلدار کو دیکھا ہے
کھول آنکھ، نگاہوں میں یہ اس کی تجلّی ہے
دیوار ہو یا در ہو، اس یار کو دیکھا ہے
اے شیخ گرو رکھ دے تسبیح و مصلّا کو
اس نور کو دیکھا ہے زنّار کو دیکھا ہے

Marfat.com

بزرگی، پارسائی را نہ دانم
عداوت آشنائی را نہ دانم
کہ گم گشتیم در دریائے حیرت
ہماں جا چوں چرائی را نہ دانم
چوں رفتم از تنِ خاکی بیک بار
بہ بے خود، خود نمائی را نہ دانم
بگیرم راہِ عشق و درد و غم را
ہماں زہدِ ریائی را نہ دانم
اگرچہ شعلۂ نورش بہ بینم
سیاہ و روشنائی را نہ دانم
کجا رفتم ز خود رفتیم بارے
گدائی بادشائی را نہ دانم

Marfat.com

بزرگی پارسائی کو نہ جانوں
عداوت آشنائی کو نہ جانوں
میں گم دریائے حیرت میں ہوا ہوں
جہاں چوں اور چرائی کو نہ جانوں
تنِ خاکی کو جب یکبار چھوڑوں
تو بے خود خود نمائی کو نہ جانوں
مری رہ، عشق کے رنج والم ہیں
میں اس زہدِ ریائی کو نہ جانوں
اگرچہ اس کا شعلہ دیکھتا ہوں
سیاہی، روشنائی کو نہ جانوں
بچھڑ کر خود سے میں جانے کہاں ہوں
گدائی بادشائی کو نہ جانوں

Marfat.com

دِلا لقائے خدا ہست لقائے درویشاں
دِگر فنائے بباشد بقائے درویشاں
مپیچ روئے ز دروازۂ گدایاں، تو
بباش روز و شباں در قفائے درویشاں
مرو بمجلسِ شاہاں کہ جائے پُر خلل است
مگر کہ بے خلل است ایں بنائے درویشاں
بسوئے دنیائے دوں میل دل نمے آرند
کہ ہست طائفہ بے ریائے درویشاں
مباش دُور دمے زاں گروہِ خاص الخاص
اگر زما پُرسی خود خدائے درویشاں
ببیں جماعتِ مردانِ آشکارا تُو
مگر کہ مرد شوی از دعائے درویشاں

Marfat.com

دِلا لقائے خدا ہے لقائے درویشاں
فنا بھی ہے تو ہے وہ بھی بقائے درویشاں

نہ مُنہ تو پھیر کے جا محفلِ گدایاں سے
قیامِ شام و سحر کر قضائے درویشاں

خلل سے خالی نہیں مجلسِ شہاں، مت جا
جو بے خلل ہے تو وہ ہے بنائے درویشاں

جہانِ سفلہ کا کوئی گلہ نہیں کرتے
کہ ہے یہ طائفہ بے ریائے درویشاں

نہ ایک پل کے لئے ان سے تم جدا ہونا
جو ہم سے پوچھو تو خود ہے خدائے درویشاں

یہ اک جمعیتِ مردانِ آشکار آہے
جو مرد ہے تو بفیضِ دعائے درویشاں

Marfat.com

نہ من دیندارِ بے دینم چہ مے دانید اے یاراں
نہ از آنم نہ از اینم چہ مے دانید اے یاراں
نہ ہندیم، نہ سندھیم نہ پنجابی نہ دکھنی ام
نہ من از ملکِ قسطینم چہ مے دانید اے یاراں
نہ عربی ام، نہ شامی ام، نہ مصری ام نہ رومی ام
نہ از چینی و ماچینم چہ مے دانید اے یاراں
نہ شیرازی نہ حلبی ام نہ ایرانی نہ تورانی
نہ من از خاکِ غزنی ام چہ مے دانید اے یاراں
بہر مظہر نگار آمد، نہاں بُد آشکار آمد
عجب اسرارے بینم چہ مے دانید اے یاراں

Marfat.com

بے دین ہوں دیندار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ
اِس پار کہ اُس پار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ
ہندی ہوں نہ سندھی، نہ پنجابی ہوں نہ دکھنی
نے تُرکِ طرحدار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ
عربی ہوں نہ شامی ہوں نہ مصری ہوں نہ رومی
اور چین کا انکار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ
شیراز و حلب، فارس و توراں سے نہیں ہوں
غزنی کا نہ پروردار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ
ہر رنگ میں وہ ہے کہ نہاں ہے کہ عیاں ہے
میں دیدۂ اسرار ہوں کچھ تم ہی بتاؤ

Marfat.com

آں یارِ ما بصورتِ انساں برآمدہ
غازی شدہ مقابلِ میداں برآمدہ
گہ تخت بر ہوائے بدیو و پری بُرد
بارے دگر بشکلِ سلیماں برآمدہ
از عشق آں نمودہ مقام بجھنگ سیال
رانجھو صفت ز تخت ہزاراں برآمدہ
دیدہ جمالِ خویش بخود مست شد چناں
شیدا و والہ و ہمہ حیراں برآمدہ
آں آفتاب حسن بہ عالم ظہور کرد
یوسف بمصر از چہ کنعاں برآمدہ

Marfat.com

وہ یار تھا کہ صورتِ انسان آ گیا
غازی تھا اور برسرِ میدان آ گیا

جنّ و پری تھا اڑتا رہا لے کے تاج و تخت
پھر آ گیا بشکل سلیمان آ گیا

عشق اس کا جھنگ سیال، میں رانجھو صفت تھا وہ
ہاں چھوڑ کر جو تخت ہزاران آ گیا

اپنا جمال دیکھ کے اتنا وہ مست تھا
شیدا و دالہ خود پہ ہی حیران آ گیا

وہ آفتابِ حُسن جو چمکا جہان پر
جوں مصر میں وہ یوسفِ کنعان آ گیا

Marfat.com

در دلِ عُشاقہا ایں بے قراری تا بہ کے
نالہا، فریادہا و زار و زاری تا بہ کے
وز ملامت، وز شکایت سر نمے پیچیم ما
در رہت ایں دیدہا را انتظاری تا بہ کے
دُلدل عشقت ربود از ما زمامِ اختیار
اختیارم رفتہ است بے اختیاری تا بہ کے
اے زتیغِ ناز و غمزہ عاشقاں را مے کشی
بر سرِ مشتاقہا ایں حکم جاری تا بہ کے
از طرف دلدار آمد آشکارا ایں جواب
کز غمِ ایا مہا را مے شماری تا بہ کے

Marfat.com

عاشقوں کے دل میں ایسی بے قراری کب تلک
ایسے نالے، اتنی فریادیں یہ زاری کب تلک

ہر ملامت، ہر شکایت اپنے سر پہ جھیل لی
ہاں سرِ راہِ وفا یہ انتظاری کب تلک

چھین لی ہے عشق نے ہم سے زمامِ اختیار
اختیار اپنا چھنا، بے اختیاری کب تلک

کر رہے ہو عاشقوں کو قتل تیغِ ناز سے
اپنے مشتاقوں پہ لیکن حکم جاری کب تلک

آشکارا یار نے، دلدار نے کہلا دیا
کر سکو گے روز و شب کی غم شماری کب تلک

Marfat.com

عشق بے نام و نشان ست تو خود مے دانی
ذات آں عین و عیان ست تو خود مے دانی
عاشقاں رقص کناں بر درِ تو مخمور اند
گریہ و نالہ فغان ست تو خود مے دانی
اندریں درد فراقت، عمرم مے گذرد
ایں عیاں را چہ بیان ست تو خود مے دانی
زیستن جز تو دریں عالم دشوار بسے است
حالتم ہیں کہ چنان ست تو خود مے دانی
آشکار ست کہن سال بدانی صنما
در خیالِ تو جوان ست تو خود مے دانی

Marfat.com

عشق بے نام و نشاں ہے تمہیں معلوم تو ہے
ذات ہی عین و عیاں ہے تمہیں معلوم تو ہے

تیرے عُشاق ترے در پہ ہیں اب رقص کناں
ہر طرف شورِ فغاں ہے تمہیں معلوم تو ہے

زندگی کاٹ رہا ہوں میں تری فرقت میں
کوئی محتاجِ بیاں ہے ؟ تمہیں معلوم تو ہے

جینا دشوار ہے دنیا میں مجھے تیرے بغیر
میری حالت سے عیاں ہے تمہیں معلوم تو ہے

آشکارا ہے کہن سال مگر جانِ جہاں
یاد میں تیری جواں ہے تمہیں معلوم تو ہے

Marfat.com

ساقیا ده مرا پیاله شراب
تا شود محو ز دو گناه و ثواب
کن مرا مست در جهان همچون
دل گداز و همیشه چشم پرآب

ساقیا، آزاد تو ز هستی کن
لیل و نهار مرا بمستی کن
بی خبر از دو عالم همچون
چه بلندی و چه ز پستی کن

ساقیا، از مے لبالب کن ایاغ
خاطر از بوئش شود چون باغ باغ
بسکه غم دارم ز دوری یار خویش
یار مے جویم که چشمش چون چراغ

Marfat.com

ساقیا دے مجھے پیالہ شراب
بھول جاؤں میں سب گناہ و ثواب
مست کر اس طرح سے دنیا میں
دل ہو پُرسوز چشم ہو پرآب

ساقی مجھے آزاد تو کر ہستی سے
بھر دے یہ مرے شام و سحر مستی سے
رشتہ نہ رہے دونوں جہاں سے میرا
چھٹ جاؤں بلندی سے بھی اور پستی سے

ساقیا بھر دے لبالب یہ ایاغ
اس کی خوشبو سے یہ دل ہو باغ باغ
دردِ ہجراں، جستجو اس یار کی
جس کی آنکھیں ہیں کہ جلتے ہیں چراغ

Marfat.com

آں خدا بخشید اُو را شوقِ عشق
آں تعالیٰ داد اُو را ذوقِ عشق

آں کہ آدم ہست بالارِ فلک
داد سجدہ آں زماں اُورا فلک

کرسیٔ یزداں ایں آدم بود
چونکہ از آدم ہمہ عالم بود

ہست آدم درد و عالم سرفراز
ہست آں جا دہم ایں جا شاہباز

صد سلاطیں، را کہ مجنوں مے کند
در جہاں مجنون و مفتوں مے کند

عالمان و قاضیان و مفتیاں
صد فلایاں مے شود مجنوں زآں

Marfat.com

رب نے بخشا اس کو سارا شوقِ عشق
اس نے آدم کو دیا ہے ذوقِ عشق

ہاں وہی آدم ہے سالارِ فلک
اُس کو اُس دم سجدہ کرتے تھے ملک

کرسیٔ یزداں یہی آدم تو تھا
ایک اس کے دم سے ہی عالم تو تھا

آدمی دونوں جہاں میں سرفراز
اس طرف یا اس طرف ہے، شاہباز

عشق نے شاہوں کو مجنوں کر دیا
عشق نے دنیا کو مفتوں کر دیا

قاضی و مفتی و عالم ہیں غلام
عشق لاکھوں کے جنوں کا ہے امام

Marfat.com

ہر کجا آں شاہ عشق خیمہ زد
ہر کسے را زیرِ فرماں آورد

عقل را آں جا نہ جائے رفتن است
ہم ز ایماں کیش دیں برگشتن است

عشق شاہ است و عقل دربانِ او
ایں سپاہی یک بود سلطانِ او

عشق مے باشد ہمہ آگاہِ راز
عشق اندر ہر دو عالم شاہباز

اے پسر جز عشق دیگر راہ نیست
عشق سلطان است دیگر شاہ نیست

عشق جسم و جان را سازد فنا
از فنا مے آورد سوئے بقا

Marfat.com

عشق خیمہ زن جہاں پر ہو گیا
ہر کوئی طاعت میں اس کی کھو گیا

عقل کا واں تک پہنچنا ہے محال
دین و ایماں کا نہیں رہتا سوال

عشق شاہ اور عقل واں دربان ہے
یہ سپاہی ہے تو وہ سُلطان ہے

عشق سر سے پاؤں تک آگاہ راز
عشق ہے دونوں جہاں میں شاہباز

اے پسر جُستہ عشق کوئی رہ نہیں
عشق ہے سُلطان کوئی شہ نہیں

عشق جسم و جاں کو پیغامِ فنا
ہے فنا دراصل پیغامِ بقا

Marfat.com

عشق دریائے ست بے پایانِ آں
موج اندر موج آرد بے کراں

عشق آں از بطن آگاہی دہد
گہہ گدایاں را شہنشاہی دہد

عشق را دانی کہ شعلۂ آتش ست
در دلِ پروانہ آتش چہ خوش است

عقل گوید وِرد را ہر روز خواں
عشق گوید ایں ہمہ باشد زیاں

عقل گوید طاعت و تقویٰ بکُن
عشق گوید خویش را رسوا بکُن

عشق گوید از ملامت دور باش
عشق گوید ملحدِ مشہور باش

Marfat.com

عشق ہے دریائے ناپیدا کنار
موج اندر موج بے حد و شمار

عشق اندر کی ہے ساری آگہی
بخش دیتا ہے گداؤں کو شہی

عشق ہے یا شعلۂ جوّالا ہے
دیکھ کر پروانہ ناچے پے بہ پے

عقل کہتی ہے کہ ہر دم وِرد کر
عشق کہتا ہے زیاں ہے سر بسر

طاعت و تقویٰ کی باتیں عقل کی
عشق کہتا ہے ہو رسوائی تری

عقل کہتی ہے ملامت سے ہو دور
عشق کہتا ہے کہ ملحد ہو ضرور

Marfat.com

عقل مے گوید بُرو افگن نقاب
عشق مے گوید بروں شو از حجاب

عقل گوید سبحہ و سجّاد دار
عشق گوید کن تیاری سوئے دار

عقل گوید از بدی پرہیز کُن
عشق گوید نیک دیدآمیز کُن

عقل گوید پارسائی کُن بسے
عشق گوید بے نوائی کُن بسے

عقل مے گوید تو در ہستی بیا
عشق مے گوید تو در مستی بیا

عقل را دانی کہ در تقلید شُد
عشق را خوانی کہ صد توحید شُد

Marfat.com

عقل کہتی ہے کہ لے منہ پر نقاب
عشق کہتا ہے کہ چھوڑو سب حجاب

عقل کہتی ہے کہ کر تسبیح نماز
عشق بولے دار پہ ہو سرفراز

عقل کہتی ہے بدی سے بچ کے چل
عشق چاہے نیک و بد ہوں یک عمل

عقل کہتی ہے کہ بن جا پارسا
عشق کہتا ہے، سراپا بے نوا

عقل کہتی ہے کہ آ ہستی میں آ
عشق کہتا ہے، نہیں، مستی میں آ

عقل کیا ہے سرتاپا تقلید ہے
عشق کیا ہے نعرۂ توحید ہے

Marfat.com

ملک و جاہ و تخت خواہی در جہاں
کے شوی تو از گروہِ صوفیاں

با غلامانِ لطیف و تختِ زر
کے شوی از راہِ معنیٰ باخبر

با سپاہ و لشکر و طبل و علم
کے رسی در خوانِ فضلِ ذوالکرم

با سواران دلیر و کرّ و فر
کے رسی در راہِ مرداں اے پسر

با حکیمان و ندیمانِ جہاں
کے رسی اندر طریقِ عاشقاں

پردہ را اوّل زخود تو باز کُن
دانگہے برخیز و رہ را ساز کُن

Marfat.com

تاج و تخت اور ملک بھی تجھ کو ملے
صوفیا سے پھر ہوں کیسے رابطے

ہوں غلاموں کے گروہ اور تخت زر
راہ معنی سے رہے گا بے خبر

یہ سپاہ یہ لشکر و طبل و علم
کیسے ہو گا تجھ پہ فضلِ ذوالکرم

شہسواروں کا یہ ترے کر و فر
راہِ مرداں تک نہ پہنچے گا پسر

یہ حکیمان و ندیمانِ جہاں
کیسے سیکھے گا طریقِ عاشقاں

اپنے چاروں اور سے پردے ہٹا
پھر ستم اس راہ پر اپنا اٹھا

Marfat.com

رُوز نورِ عشق شمع برفروز
پردہ ہا را سر بسر کلی بسوز

چوں بسوزی پردہ ہا را اے قباد
آں زماں گردی ز وصلِ دوست شاد

چوں ترا پیدا شود آں بحرِ نور
ہر دو عالم از دلت گردد نفور

بادشاہی و بزرگی ایں جہاں
مختصر گردد بہ پیشت اے جواں

ایں سراؤ باغ چوں زنداں شود
سود ایں عالم ہمہ خسراں شود

ایں زر و ایں گنج و ملکِ بے شمار
جملہ در چشمِ تو گردد ہیچ مار

Marfat.com

عشق کی لَو سے منور کر چراغ
پھر جلا دے اس سے پردے داغ داغ

اے شہنشاہ جب یہ پردے جل بجھیں
وصل کے لمحے تجھے اس دم ملیں

سامنے آئے گا جب دریائے نُور
ہر دو عالم سے یہ دل ہو گا نفور

اس جہاں کی بادشاہی، عزّ و جاہ
بے حقیقت ہوں گے جیسے گردِ راہ

ہوں گے زنداں قصر یہ، یہ گلستاں
اس جہاں کا سُود بھی ہو گا زیاں

ملک و گنج و زر یہ تیرا بے شمار
سانپ بن کر آنکھ میں کھٹکے گا خار

Marfat.com

ایں سخن از جان و دل تُو کن قبول
تا شوَد فردا شفیعِ تو رسُولؐ

ایں سخن راہِ سلوک است و یقیں
تا شوَد علم الیقیں عین الیقیں

اے ز وصلت عاشقاں آشفتہ کار
ہمچو منصور آمدہ در پائے دار

اے وصالت آرزوئے جانِ من
آتشے زد در دلِ ویرانِ من

اے وصالت روشنائی جہاں
اے وصالت حاصلِ صاحبدلاں

اے وصالت گشتہ بر من آشکار
مے بُرد فردا مرا در پائے دار

Marfat.com

یہ سخن تو جان و دل سے کر قبول
روزِ محشر ہو شفیع تیرا رسولؐ

یہ سخن راہِ سلوک و صدیقیں
اس سے ہے علم الیقیں عین الیقیں

وصل سے عاشق ہیں سب آشفتہ کار
آئے ہیں منصور بن کر سوئے دار

وصل تیرا آرزوئے جانِ من
دل کے ویرانے میں آتش شعلہ زن

وصل تیرا، روشنی، اندر جہاں
وصل تیرا، حاصلِ صاحبدلاں

وصل تیرا مجھ پہ ہے اب آشکار
ہاں رسن میں دار میں ہے وصلِ یار

Marfat.com

Marfat.com

اُردو

Marfat.com

اگر صورت میں ہے آدم، سراسر خود خدا ہو گا
کبھی یونسؑ، کبھی یوسفؑ، کبھی وہ مصطفیٰؐ ہو گا

کبھی ماتم زدہ ہے وہ کبھی ہے بیچ عشرت کے
کبھی اسمِ حسنؓ ہے وہ کبھی شاہِ کربلا ہو گا

کبھی ہے صاحبِ عظمت، کبھی ہنسنا کبھی رونا
کبھی عیسیٰ کبھی موسیٰ، کبھی وہ مرتضیٰ ہو گا

کبھی تھگلی، کبھی گدڑی، کبھی اطلس، کبھی مخمل
کبھی درویش اور پیدل، کبھی وہ بادشاہ ہو گا

کبھی رونا، کبھی ہنسنا، کبھی وہ رنج و راحت میں
کبھی بدخواہ بدنیت، کبھی وہ آشنا ہو گا

کبھی موجیں، کبھی لہریں، کبھی اُٹھنا کبھی گرنا
کبھی دریا، کبھی کشتی، سچل وہ ناخدا ہو گا

Marfat.com

آنے کا تیرا مجھ کو، ہے انتظار ہونا
رُخ دیکھنے کو تیرے دل بے قرار ہونا

یہ چشم ہیں شکاری کرتی ہیں قتل مجھ کو
تجھ کو ہے عاشقوں کا شوقِ شکار ہونا

تجھ بن رہی نہ طاقت، مجھ میں مرے ستمگن
روزِ ازل سے یوں تھا بے اختیار ہونا

اس دل میں عشق نے ہے کیا شور و شر مچایا
فرقت میں تیری رونا ہے بار بار ہونا

آہوں سے عاشقوں کی تیرا کنارہ کرنا
ہے آگ عشق کی میں شورِ خمار ہونا

سچل غریب کیا ہے، آشفتہ اس صنم کا
درشن کو عاشقوں کا، لاکھوں ہزار ہونا

Marfat.com

مجھ کو بتا تو قاضیا کیسا تمہارا کام ہے
تجھ کو کتابوں کی خوشی میرے لئے ماتام ہے

عاشق جلا دے آگ میں سارے کتابوں کے ورق
اک نام میرا یاد کر، یہ دوست کا پیغام ہے

مجھ کو تو مارا ہجر نے کہتا ہے تو آ پڑھ کتاب
گھر میرے اس محبوب کی آمد کا آج انجام ہے

کیوں سہو کا سجدہ کرے وہ عشق ہے جس کا امام
دم بھر بھلانا دوست کو، نے عاشقوں کا کام ہے

کیا نیک نامی ہے تری اس عشق میں اے بے خبر
تیری جماعت میں ترا برہا بہت بدنام ہے

آخر یہ مطلب پا لیا مُرشد نے یہ ہم سے کہا
بن عشقِ دلبر کے سچّل کیا کفر کیا اِسلام ہے

Marfat.com

حیران ہوا، حیران ہوا، اس حسن پہ میں حیران ہوا
دل کس پہ مرا نادان ہوا، نادان ہوا، نادان ہوا

ترے جلوۂ حسن سے ہر عاشق فرقت میں جلا کرتا ہے صنم
اس زہد و ریا کاری سے مرا یکبارگی دل نادان ہوا

یہ غمزہ و ناز کی فوج کشی، اے دلبر تیری خاص ادا
کیا دل پہ میرے جادو ہے کیا، کیا تن من سب مستان ہوا

یہ زلف پڑی کیوں میرے گلے، یہ بیچاں پیچ اور مارِ سیہ
رُخ مجھ سے چھپایا کیوں تو نے جب تجھ پہ یہ دل نادان ہوا

منصور ہو یا سرمد ہو صنم یا شمس الحق تبریزی ہو
اس تیری گلی میں اے دلبر، ہر ایک کا سر قربان ہوا

ہاں عشق کا تیرے ہے دعویٰ، مسکین سچل کو میرے صنم
کیا خوب تری اس اُلفت میں، مسکین سے میں سلطان ہوا

Marfat.com

تو اپنی قدر کو پہچاں، سپہ سالار تو ہوگا
توئی اندر، توئی باہر، ہمہ اظہار تو ہوگا

اگر تو قدرِ نعمت سے رہا غافل، تو رہنے دے
مگر جب خود کو پہچانا، سدا سردار تو ہوگا

اگر منصور بن کر دہر میں مطلب کیا حاصل
انا الحق کہنے سے بے شک ہمہ دیدار تو ہوگا

جو ہے حلاج سُولی پر، ہوُا فارغ وہ ہستی سے
نڈر بن کر 'انا احمد' کیا اظہار تو ہوگا

کہاں کا تھا وہ اسکندر، ہوُا دنیا پہ جو قابض
جو جیتا ملکِ دل تو نے، سکندر وار تو ہوگا

سچل کی ذات ہے معلوم، جو سمجھا، وہی ہے تو
نہیں کوئی دوسرا دلبر، وہی دلدار تو ہوگا

Marfat.com

اناالحق جب کہوں گا میں سرِ میدان آؤں گا
گلی اب چھوڑ دلبر کی طرف دیگر نہ جاؤں گا

مقرر ہوں میسّر ہوں، قدم باہر نہیں رکھتا
ملامت بار ہے بھاری جواب سر پر اٹھاؤں گا

بتایا مجھ کو مُرشد نے نہیں تم غیرِ حق ہرگز
'ولاموجود الاھو' یہ نقارہ بجاؤں گا

مجھے جب حکم ہوتا ہے، بجا نوبت انا الحق کی
اسی عالم میں برہے کا تماشا اب دکھاؤں گا

ہوالظاہر ہوالباطن وہ حق موجود دو جگ میں
کہا سولی پہ جو منصور نے میں وہ کہاؤں گا

سچّل تو سرّ معنیٰ ہے جو کچھ دیکھا وہی پایا
دل و جاں عشق کی اس آگ میں یارو جلاؤں گا

Marfat.com

دل ہوا ویران، دلبر آج سیلانی ہوا
سن رے زاہد! مرے دل پر داغ صنعانی ہوا

کچھ نہیں تسکین دل کو، ہجر کی ہیہات سے
کیوں نہ دیوانہ بنوں جب دور وہ جانی ہوا

ہے غنیمت مجھ کو یارو دوستی دلدار کی
کیوں نہ بیگانہ رہوں، جب یہ جہاں فانی ہوا

ہم نے دم بھر جلوہ دیکھا، دے دیا اس نے فراق
یہ وصالِ یار گویا، ابرِ آسمانی ہوا

میں گدا گر پھر رہا ہوں، بہرِ جاناں دربدر
کیا خبر کس کس گلی میں، سیرِ سلطانی ہوا

شیوۂ مرداں ہے مرنا یاد میں اس دوست کی
سر سچل کا اس گلی میں کارِ قربانی ہوا

Marfat.com

سنورے آج سر میرے برہ باران آیا ہے
کرم کر کے صدف پر قطرہ نیسان آیا ہے

زلیخا کی تمنا اور طلب کو دیکھ کر بکنے
گلی میں مصر کی وہ دوست از کنعان آیا ہے

برائے خواہشِ الفت ہوا غیارہ بے چوں
اسی دنیا میں وہ دلدار بن انسان آیا ہے

گلابی رنگ کا چیرا ہے سر پر، زلف شانوں پر
برائے قتلِ معشوقاں وہ مع طولان آیا ہے

تجلی دیکھ کر موسیٰؑ ہوا مدہوش مستی میں
پلٹ کر پھر شعاعِ شمع پر پروان آیا ہے

سجل کر گوئے سر میداں یہ سر بھی دے ستر جن کو
کہ شاہِ حسن حملوں سے سرِ چوگان آیا ہے

Marfat.com

ملنے کو تیرے دلبر، میں منتظر ہوا ہوں
بے زر غلام تیرا، میں سربسر ہوا ہوں

پھر دیکھ میری جانب، تجھ بن پھروں اداسی
تیرے لئے گداگر، میں در بدر ہوا ہوں

فرقت میں تیری رونا، دن رین مجھ کو حاصل
"حبل الورید" سے بھی، میں بے خبر ہوا ہوں

اُمید لطف کی ہے تجھ سے ہی عاشقوں کو
لا تقنطوا من رحم، میں بے خطر ہوا ہوں

سمجھا تھا دور میں نے، لیکن نہ دور ہو تم
تیرے کرم سے جاناں، میں در نظر ہوا ہوں

فریاد سُن سریجن، بہر خدا سچل کی
آ دیکھ حال میرا، میں پُر شرر ہوا ہوں

Marfat.com

کس کو میں یہ سناؤں، وہ یار ہے خیالی
پوچھے نہ حال میرا کیوں دوست لا اُبالی

آنکھوں میں اس کی کاجل، ہاتھوں پر اس کے لالی
پیتا ہے خوب بھر بھر وہ جامِ پرتگالی

دیکھو اے دوستو تم، کیا خوب دلربا نے
اس دل کو لوٹنے کی ترکیب ہے نکالی

کر کے وہ نازِ عشوہ، عشّاق میں ہے آیا
مدہوش ہو رہا ہوں، دیکھو یہ چُست چالی

بے چارہ اک نہیں میں آشفتہ اس صنم کا
حیراں ہوئے ہیں لاکھوں، کیا حسن لایزالی

بہرِ کرم تم آؤ، میری گلی اے دلبر
دن رین تیرے در پر، ہے سگ سچل سوالی

Marfat.com

یار مرا ہر صورت رنگا رنگی آپ دکھائے گا
ملّا ہو یا قاضی ہو یا پھر سے تلک لگائے گا

حافظ بن کر حفظ کرے گا، پوتھی بھی وہ پڑھائے گا
جوگی بن کر، جوگ کما کر، گنگا پر بھی جائے گا

ہاٹ پہ آ کے بیٹھے گا اور پھر سے بانگ سنائے گا
لُوں لُوں دے وچ لالی لا کے، پیالہ عشق پلائے گا

شاہی نام جو آپ پہ دھر کر سارا دیس دبائے گا
مفتی بن کر، فتویٰ دے کر، سولی پر لٹکائے گا

کب کب پائے برہنہ بن کر، کو نتل پھیر کدائے گا
ساگا جوڑ سناسی پھرتا، سامی نام سنائے گا

سچّل کیوں نہ پچھانی صورت، سارا ایک سمائے گا
نوعا نوع پوشاکاں کر کے، دلبر اس جگ آئے گا

Marfat.com

ہر نئی آنکھوں نے اے دلبر، عجب اسرار دیکھا تھا
بیانِ ابر، اُس خورشید کا، انوار دیکھا تھا

جلایا طورِ سینا کو تھا جس نورِ تجلّی نے
ترے کوچے میں اس انوار کو اظہار دیکھا تھا

مرا تو کام تھا اس ہادی و رہبر کی صورت سے
اسی صورت کا میں نے ہر جگہ اظہار دیکھا تھا

کہا اس بار اسی نے بالیقیں کلمہ انا الحق کا
راہِ اسرار میں منصور کو بردار دیکھا تھا

جو آیا تھا وہاں سے ایک بار اس بزمِ رنداں میں
نہ اس مدہوش کو ہم نے کبھی ہشیار دیکھا تھا

کنارا تھا نہ جس کا، تو سچل اس بحر میں آیا
نگوں سار اس میں ہر اک طالبِ دیدار دیکھا تھا

Marfat.com

برہا ہے سب مشکل بازی، کون رے ہاتھ لگائے گا
جس نے ہاتھ لگایا اس کو، سارا ہوش گنوائے گا

نام و نشان سے بن کے یگانہ، دلبر اس جگ آئے گا
عشق کی اس کے ہے یہ نشانی، دین اور کفر اُڑائے گا

برہا ہے جس کا ہاتھ ہے پکڑا اس کا سر کٹوائے گا
عشق کا ہے یہ عشوہ، یارو، سُولی پر چڑھوائے گا

دیکھنا ہے اب بعد میں اس کے کیسا رنگ بنائے گا
اسپِ محبت دل کے اس میدان پہ وہ دوڑائے گا

سچل سوز فراق صنم کا نت نت رنگ دکھائے گا
غم کی فوجیں کریں گی حملہ، مجھ کو برہا بچھائے گا

Marfat.com

بلبل کو برہا پہنچا، آئی ہے رُت بہاراں
فریادِ وصل اس کی ہے مثلِ بے قراراں

میں نے یہ اس سے پوچھا، عاشق ہے تو گلوں کا
یہ وصل ہے یا فرقت روتا ہے زار زاراں

منقار ہے گلوں پر، پھر بھی ہیں لاکھ نالے
یہ کیا سبب ہے آخر حاصل ہیں گل ہزاراں

بلبل نے یہ بتایا اے عشق سے بے بہرہ
اس باغ میں نہیں ہے مرے لئے نگاراں

آئی نہ راس میری فریاد میرے گل کو
اس واسطے سچل میں چھوڑوں نہیں پکاراں

Marfat.com

کرتا ہوں اے سرتجن اس باب شکر للہ
اس برہا نے کیا ہے بے تاب شکر للہ

تیرے جو نین دیکھے حیرت میں پڑ گیا ہوں
تو نے کیا ہے مجھ کو بے خواب شکر للہ

کیا ورد، کیا وظائف، کیا قول کیا یہ پارے
بھولا ہوا ہوں شدّو اعراب شکر للہ

وحدت کا اڑ کے آیا شہباز میرے دل پر
اب مٹ چکے ہیں سارے آداب شکر للہ

ظاہر ہو یا ہو باطن اندر ہو یا ہو باہر
سچّل سپرد تیرے ہر باب شکر للہ

Marfat.com

ترے ہی ناز سے آنکھوں کے میں غلام ہوا
ترا ہی عشق مرا پیشوا امام ہوا

کروں میں کس کو بھلا اپنے حال سے آگاہ
ترے ہی درد سے قصہ مرا تمام ہوا

ترے غرور کا چرچا ہوا زمانے میں
سبھی نے گوش میں دیں انگلیاں یہ کام ہوا

کیا ہے دل پہ ترے عشق نے قیام اپنا
مرا فرائض و سُنت کو اب سلام ہوا

کروں میں شکرِ خدا اور پڑھا کروں الحمد
سحرؔ، یہ عشق کا تحفہ ترے ہی نام ہوا

Marfat.com

قاضی تم سے کیا میں کہوں وہ یار ہے موجِ دار ہوَا
یار ہے موجِ دار ہوَا، اِک بحر ہوَا نہ خار ہوَا

دیکھ الف کی گدڑی میں تو اوروں کو دیدار ہوَا
جس کو اپنے دل کی سوجھی وہ نہ کبھی ہوشیار ہوَا

سُرخی لال لبوں پر اس کے، رُخ بھی ہے محراب نما
جس نے دیکھا مست ہوَا، مدہوش ہوَا، مے خوار ہوَا

اس خاکی رنگ کی گدڑی میں اور کوئی اسرار ہوَا
خود کو چھپایا جُثہ میں اور خود سے خود بیزار ہوَا

آیا اس چوگان میں سچّل نام لیا اس دلبر کا
سُولی پر وہ سوار ہوَا اور مستی میں سرشار ہوَا

Marfat.com

الفت کا شہباز صنم نے میری طرف اڑایا ہے
علم و عقل اور شرم و حیا کو طعمہ کر کے کھایا ہے

مُرغِ ادب کی تاب ہے اس کی، لیکن آپ چھپایا ہے
اس کا ہے ماں باپ نہ کوئی وہ نہ کسی کا جایا ہے

عرش اور کرسی پر وہ پریشاں، دھرتی پر چل آیا ہے
دردمندوں کے دل پر اس شہباز نے گھر بنوایا ہے

جان سے وہ بے جان ہے اس کے دام میں جو بھی آیا ہے
دو جگ اس کے پر میں چھپے ہیں سچل پر بھی چھایا ہے

Marfat.com

کاگانے یہ خبر سنائی یار مرے گھر آئے گا
آئے گا وَل جائے گا، پھر تجھ کو برہا بچھائے گا

یار مرا غیور ازل سے، عاشق کو ازمائے گا
پہلے اپنا مکھ دِکھلا کر، پھر سے ہجر اُڑھائے گا

دم دم دوست دلاسہ دے کر غم کا جام پلائے گا
کس دن آپ دکھائے گا پھر کس دن آپ چھپائے گا

سچل تجھ کو دلبر اپنا خود دیدار دکھائے گا
جب تب اوّل آخر ساجن پاؤں ترے دِرپائے گا

Marfat.com

مجھ کو فنا کرے گی جاناں تری جدائی
فرقت میں تیری در در کرتا ہوں میں گدائی

ترے فراق سے میں دیوانہ بن چکا ہوں
مجھ کو ہوئی ہے حاصل اُلفت میں جگ ہنسائی

دو چار دن کا میلہ دو چار دن فراقی
سیکھی کہاں سے تُو نے یہ رسم آشنائی

واپس دے دل سچّل کا کوچے میں جو پڑا ہے
سینے پہ اس کے نوبت اُلفت نے ہے بجائی

Marfat.com

Sachal Sarmast:

one of the leading mystics, is known as Haft Zuban Shair being master of seven languages. He wrote in Sindhi, Saraiki, Persian and Urdu languages.

Sachal Sarmast was born in Sindh but enjoys a large following all over Pakistan. Although he is considered a difficult poet but his general message is for the masses. He sympathises with the hardship of the common man.

Urdu versified translation of his works is being published by the Lok Virsa under its series on mystic poets.

Cover Design: Athar Rasul

زیر اہتمام
مشترکہ اشاعتی پروگرام

لوک ورثہ
LOK VIRSA
Garden Avenue, Shakarparian,
Islamabad, Pakistan.

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Rs:750.00